

جیمس ہیڈ لے چیز کے شہکار

حکم کی پیغم

گیم گیم

اشرفیانی

تیس ہینڈل کے تیز رفتار گیم نے لاتعداد اداکاروں کو شہر
میر تقی میر ان سب سے ممتاز ایک مشہور اور

نیویارک کے دکاندار کو آج پر مقدمہ چلانے کی ہدایت کرے گا لیکن خود ہینڈل
کے اس سلسلہ میں طرٹ ہونے کے بارے میں اس کا تاثر کیا ہوگا۔ یہ تھا وہ
سوال جو میڈل کے غضب کی وجہ بنا ہوا تھا، آیا دولت اسے معصوم سمجھے گا۔
سادہ لوح خیال کرے گا یا احمق گردانے گا۔ یہ بھی ممکن تھا کہ وہ آئندہ اس پر
اعتبار کرنا چھوڑ دے۔

ریوز لیڈر سے آنے والا جو بیٹ طیارہ اپنے
مقررہ وقت پر میانی انٹرنیشنل ایرپورٹ پر اترا۔
ہینڈل کا رولت عموماً اس خصوصی برتاؤ و تعظیم و تکریم کو پسند کرتی تھی جو دنیا کے
امیر ترین افراد میں سے ایک کی ہوتی ہوئے کی حیثیت سے اس کے ساتھ تھا
لکھا جاتا تھا۔ لیکن اس طویل سفر کے دوران یہ تکلفات اسے بے حد ناگوار
محسوس ہو رہے تھے کیونکہ اس کا ذہن ایک پریشان کن سلسلہ میں الجھا ہوا تھا،
اور وہ اس سلسلہ پر کیسوی سے سوچنے کے لیے تہائی کی خواہاں تھی۔ میانی ایر
پورٹ پر اسے ایک شاندار کیڑا لاک کا دے اور دوسرے طیارہ تک اسے
جایا گیا جو میانی سے ناساؤ پر واز کرنے والا تھا جہاں اس کا دولت مند، مہنگی
اپا بچ شو پر رولت اس کی آمد کا منتظر تھا۔ طیارہ فضائیں بلند ہوا تو ہینڈل کا
ذہن دوبارہ اس پریشان کن مسئلے کے بارے میں سوچنے لگا۔ ریوز سے میانی
کے دوران طویل سفر میں وہ حساب کتاب کے کاغذات کا مغانہ کرتی رہی
تھی اور اسے یقین ہو گیا تھا کہ حساب میں بیس لاکھ ڈالر کم ہیں۔ اس پرچہ نے اس
کا اعتراف بھی کر لیا تھا اور ہینڈل کا سوچ رہی تھی کہ جب وہ یہ بات اپنے
شوہر ہرمن رولت کو بتائے گی تو اس کا رد عمل کیا ہوگا۔ یقیناً وہ اپنے

اسے ان دلوں کا خیال آیا جب وہ آج پر واز سوئڈن کے ایک
مکان میں دامیش دیتے رہے تھے لیکن وہ بہت جلد آج سے اکٹائی ہوئی
اس دوران آج پر واز نے اپنی پوزیشن سے فائدہ اٹھاتے ہوئے بیس لاکھ ڈالر
سے زیادہ رقم خود برد کر دی۔ یہ تمام باتیں سوچتے ہوئے ہینڈل نے اپنے
جذبات میں پھوہ پھوہ پھوہ کی کیفیت محسوس کی جو آکٹو وینسٹر اس پر طاری ہوئی
رہتی تھی۔ چینی طلب اس کی واحد کمزوری تھی جو اسے بے بس کر دیا
کرتی تھی۔ اس کی سیٹ سے کچھ آگے ایک صحت مند خوبصورت نوجوان
رسالہ پڑھنے میں مصروف تھا۔ ہینڈل نے اس کی طرف لمبائی نظروں
سے دیکھا۔ یہ ایک دلچسپ ساتھی ثابت ہو سکتا ہے اس نے دل میں کہا، مگر
فراموشی اس نے سنبھل کر لپٹے آپ کو خبردار کیا کہ اسے ایسے خیالات ذہن سے



دور رکھنا چاہیے۔ وہ اپنے خوب کے پاس واپس جا رہی ہے جو اب راج اور جنسی تعلقات کے اعتبار سے بالکل بے کار و خطرناک حد تک شکی مزاج انسان ہے۔

طیارہ نماد کے ہوائی اڈے پر اتار تو سب پہلے میڈیگا ہوائی۔
 ہنگل اس کے استقبال کے لیے موجود تھا۔ ہنگل رولف کا تیار دار ، خدمت گزار باورچی تھا۔ مزاحیہ ایک ایسا شخص تھا جو ہر کام کو انتہائی تکمیلی طور سے انجام دینے کا خواہش مند رہتا تھا۔ اس کی عمر پچاس سال کے لگ بھگ تھی گو کہ نہ سفید بالوں اور نصف سے زیادہ گتے سر کی بدولت زیادہ عمر میں معلوم ہوتا تھا۔ یوں جسمانی طور پر وہ بہت صحت مند اور چاق و چوبند تھا۔ ابتداء میں ایسا معلوم ہوتا تھا جیسے اسے رولف اور میڈیگا کی شادی پسند نہ آئی ہو مگر پھر چند ماہ کے بعد میڈیگا کو قریب سے دیکھ کر اور جان کر وہ یہ بات سمجھ گیا تھا کہ میڈیگا ذہن، ہوشیار، پیشہ ورانہ ہدایت کی مالک اور خود اس کی طرح تکمیل پسند ہے۔ اگرچاس کے بعد بھی اس کا طرز عمل غیر جانبدارانہ اور ایک فرض شناس خادم کار رہا تھا گو یہ میڈیگا کو ایسا محسوس ہونے لگا تھا کہ ہنگل نہ صرف اسے پسند کرنے لگا ہے بلکہ اس کی صلاحیتوں کا معترف اور قدردان بھی ہے۔

ہنگل ایک شاندار دولہا کا رولف کے ساتھ اس کا منتظر تھا۔ میڈیگا کا رولف میں بیٹھ گئی۔ اس نے مسافروں کے ہجوم میں اس نوجوان کو دیکھ کر اپنی جہاز میں تاؤم پختار با تھا اور ایک بار پھر جنسی طلب غم کو اس کی مگر ڈاڑھی اس خیال کو نہ ہنسنے نکالتے ہوئے اس نے ہنگل سے اپنے شوہر کی طبیعت کے بارے میں دریافت کیا۔

کارملی تو ایر پورٹ پر موجود علما اور افسران نے میڈیگا کو سلام کیا۔

وہ جہاں بھی آتی جاتی لوگوں کا رولف اس قدر احترام آمیز ہوتا کہ کسی ملک کے صدر کی بیوی بھی اس سے فرواد بنا عوس کیے بغیر نہیں رہ سکتی تھی۔ رولف کی دولت و طاقت کا حادو کبھی بھی اسے بورضہ نہ کرتا تھا مگر وہ جانتی تھی کہ یہ ایک ایسا طمس ہے جو اس کے لیے دنیا کے بند و دروازے کھول دیتا ہے۔

”کیا رولف کی طبیعت ٹھیک نہیں ہے؟“ میڈیگلنے پھر پوچھا۔
 ”نہیں مادام“ ہنگل نے جواب دیا۔ ”وہ بہت زیادہ کام کرتے رہے ہیں۔ آج صبح ڈاکٹر طبعی بھی آگئے ہیں“

”کیا اس کی حالت اتنی خراب ہے؟“ میڈیگا پوچھی۔
 ”یہ کہنا چاہیے کہ ٹھیک نہیں ہے۔“ ہنگل نے کہا۔ وہ کبھی کوئی جواب براہ راست اپنی ذمہ داری پر نہیں دیتا تھا چنانچہ بہتر نہیں ہے کا مطلب یہ بھی ہو سکتا تھا کہ رولف قریب المرگ ہے۔ ہنگل کی عادت سے واقفیت کی بنا پر میڈیگلنے موضوع بدل دیا اور جس ہوٹل میں رولف کا قیام تھا اس کے بارے میں سوال کیا۔ اس پر ہنگل نے جواب دیا کہ وہ عذر ہی جا کر دیکھ لے گی۔ اسے افسوس تھا کہ رولف نے تاسا ڈانے کا فیصلہ اتنی جلدت میں کیا کہ وہ کوئی مناسب انتظام نہیں کر سکا۔ وہ ناگزیر قوت ملتا تو وہ کوئی مناسب ہنگل تلاش کر لیتا۔ اب سیزن شروع ہونے کی وجہ سے تمام چھپے تنگے کولتے پر اٹھ چکے تھے۔ میڈیگا کو معلوم تھا کہ ہنگل ہوٹل میں ٹھہرنے کو کتنا نا پسند کرتا ہے کیونکہ ہوٹل میں رہتے ہوئے اسے خود کھانا پکانے یا دوسرے ملازموں پر اپنی مرضی چلانے کا موقع نہیں مل سکتا تھا۔

وہ جلد ہی ڈاکٹر سے ملنے ہوٹل پہنچ گئے جو کہ ایک شاندار ایر پورٹ



”یہ ہی وجہ ہے کہ میں آج سہ پہر واپس جا رہا ہوں۔ ڈاکٹر لیوی نے سر ہلایا: ”لیکن یہ کیسے غیر یقین رہ سکتا کہ اگر مقدار شوہر اسی طرح کام کرتا رہا تو بہت جلد مر جائے گا۔“

”اس کی بیوی ہونے کی حیثیت ہے اس کی صحت و تندرستی کے بارے میں جاننا میرا فرض ہے کیا تم لیوی صفائی سے یہ بتا سکتے ہو کہ وہ کتنا عرصہ زندہ رہے گا؟ یہ الفاظ زبان سے نکلتے ہی ہیڈلگ کو یوں شوش ہوا جیسے وہ اپنے دل کی گڑبڑوں میں پوشیدہ خیالات کا اظہار کر رہی ہو۔ اسے اپنی جلد بازی پر افسوس ہوا مگر ڈاکٹر لیوی اس کے تاثرات سے بے خبر تھا۔

”وہ کل بھی مر سکتا ہے اور ایک سال بعد بھی۔ ویسے میرا اندازہ ہے کہ اگر اس نے کام چھوڑ کر مکمل آرام میں کی تو شاید چھ ماہ سے زیادہ زندہ نہ رہے۔“

”لیکن یہاں وہ آرام تو کر رہا ہے ڈاکٹر۔“
”نہیں۔ وہ مستقل فون پر بیٹھا رہتا ہے۔ اسے مسلسل تالیف و سربری قسم کے مقامات پر ہر طرف سے موصول ہو رہے ہیں وہ یہاں بھی اپنے وسیع کلاسیک نگہبانی اور دیگر بھال میں مصروف ہے۔“

”لیکن یہ ایک ایسی بات ہے جس میں نہ تو کچھ کر سکتے ہو اور نہ میں۔“
”دست ہے، اسے نرو اور کیا نر اور فزمن تھا۔ اب وہ میز مشورہ سننے پر آمادہ نہیں یہ اس کی مرضی میں بہر حال آج پیرا فائنڈی واپس جا رہا ہوں۔“

ڈاکٹر جیلا اور ہیڈلگ سوچ رہی تھی کہ جب پرشین رولف مر جائے گا تو وہ اس کے چھوڑے ڈالر سے زیادہ کی مالیت کے علاوہ اور اور دو مری جائیداد کی مالک ہوگی۔ اسے جس مری خواہ ہوگی حاصل کر لے گی۔ مگر اس وقت جب رولف مر جائے گا۔

مارشینی کے تین چار گلاس کی کہ ہلکا سا رولف خود اعتمادی محسوس کرتے ہوئے اس نے ہنکل کو فون کیا اور پوچھا کہ کیا رولف کو اس کے آنے کی اطلاع ہے۔ ہنکل نے انہماک میں جواب دیا اور کہا کہ رولف اس کا انتظار کر رہا ہے اور یہ اس کا کہ وہ ہیڈلگ کے اپنے کمرے سے باہر جانے پر دودھ اندر سے چھوڑ کر خارج ہے۔

ہیڈلگ نے آئینہ میں اپنا جائزہ لیا اور طہن ہو کر چوڑے کلاہ ناسل اٹھا کر جس میں حساب کتاب کے تمام متعلقہ کاغذات موجود تھے کمرے سے باہر نکل گئی۔ رولف اپنے وسیع کمرے کے باندے میں پھیلی ہوئی تیز دھوپ کے درمیان ایک بڑی سائے دار چھتری کے نیچے اپنی بیویوں پر کرسی پر بیٹھا تھا۔ وہ جسمانی طور پر بڑے حدیقت و نر اور شخص تھا۔ دہلا پتلا جسم دہلا پتلا چہرہ۔ گنجا سر نہ ایسا کہ ہونٹ معلوم ہی نہ ہوتے تھے اس نے آنکھوں پر دھوپ کی عینک لگا رکھی تھی حسب معمول ایک موزمر انداز میں اس نے ہیڈلگ کو خوش آمدید کہا۔ کچھ دیر تک دونوں ادھر ادھر کی

عریض ہوئے تھے۔ اتنا بڑا کہ اس کے اپنے ٹینس کورٹ اور گولف گراؤنڈ ہونے کے علاوہ اپنا پارکریٹ ساحل بھی تھا۔ ہوٹل کے میجر اور متعلقہ عکس نے اس کا استقبال کیا۔ ہیڈلگ بہت تھکی ہوئی تھی۔ چھوڑ کر وہ سونڈ لینڈ سے آ رہی تھی جہاں ہر طرف باری ہورہی تھی جیکہ ناماد کا موسم گرم تھا اس لیے اس کے بھاری کپڑے بھی اسے پریشان کر رہے تھے۔ اس کی فزائن پر اسے اس کے کمرے میں پہنچا دیا گیا جو کہ بالائی منزل پر واقع تھے۔ غسل کا پانی تیار تھا۔ اس نے کپڑے انار سے اور باجھ روم میں گھس گئی۔ آئینہ میں اس نے اپنے سر ہا کا جائزہ لیا۔ پتلا آئینہ سال کی عمر ہونے کے باوجود بہت حسین خط وخال و دلکش و متناسب جسم اور ایک پمفٹ فائنا زکی مالک بھی جس سے کردار کی کچھلی کا اندازہ ہوتا تھا۔

اس کی ذاتی ملازم میرا نے تمام ضروری اور مناسب ملبومات پہلے ہی سدا کر دی تھیں۔ غسل کے بعد اس نے ایک ہلکا سا سوٹ پہنا۔ ہوٹل کی روم سروس کو دو گلاس ٹینی شرب اور سینڈویچ کا آرڈر دیا اور شرس پر آکر بیٹھ گئی جہاں سے ساحل سمندر کا نظارہ بہت اچھا معلوم ہو رہا تھا۔ فوجان جوڑوں کو چھیل کر دیکھ کر اسے ایک مرتبہ چھریسی طلب محسوس ہوئی۔ وہ اٹھ کر کمرے میں آئی اور سینڈو گھر ڈاکٹر لیوی سے بات کرنے کی خواہش ظاہر کی۔ ڈاکٹر لیوی پیرا فائنڈی کا سب سے ہوشیار نامور اور ساتھ ہی سب سے ہنگامہ ڈاکٹر تھا۔ رولف کا ذاتی معالج تھا اسی لیے اس کی طبیعت خراب ہوئے پر اسے پیرا فائنڈی سے بلایا گیا تھا۔ ڈاکٹر اگرچہ خود بھی بہت دولت مند تھا مگر وہ جب بھی ہیڈلگ سے بات کرتا، اس کا غیر نرم اور احترام آمیز ہوتا تھا۔ ہیڈلگ نے فون پر اس سے زیادہ بات نہیں کی بلکہ اسے اپنے کمرے میں آنے کے لیے کہا۔ اس درمیان میں دربار ٹینی اور سینڈو چیز لے آیا تھا۔ ڈاکٹر لیوی اس کے کمرے میں آیا تو ہیڈلگ نے اسے کچھ پیسے کی پیشکش کی مگر ڈاکٹر نے انکار کر دیا۔

”میں اپنے شوہر کے بارے میں جاننا چاہتی ہوں۔“ ہیڈلگ نے براہ راست سوال کیا۔

”مر رولف کی عمارت ستر سال کی ہو چکی ہے۔ ڈاکٹر نے بیٹھتے ہوئے جواب دیا۔ اس عمر میں جیکہ آدمی بیروں سے معذور اور دیکھ بھلے کام کاج چھوڑ کر آرام کرنا چاہیے، لیکن وہ مسلسل کام کرنے پر مجبور ہے۔ مگر شرس میں فزوں سے وہ ایک ایسے سودے کی تفصیلات تیار کرنے میں مصروف ہے جس میں کام کا دواؤ کسی تندرست آدمی کے لیے بھی برواقت کرنا مشکل ہوتا، کچا ایک بوڑھا کر دیا بیچ شخص۔ حقیقت یہ ہے مر رولف کو کھانے شوہر کی صحت بہت زیادہ خراب ہے مگر وہ اسے تسلیم کرنے پر آمادہ نہیں ہیں اسے مشورہ دیا ہے کہ وہ پیرا فائنڈی میں اپنے آرام دہ جنگل میں واپس جاتے اور کم سے کم تین ماہ تک مکمل طور پر آرام کرے۔“
”یہ تک کوئی بھی اسے کام سے باز نہ رکھے میں کامیاب نہیں ہوا۔“
ہیڈلگ نے سینڈو چیز کھاتے ہوئے کہا۔

باتیں کرتے ہے۔ اس نے ہیلگے کے سفر کے بارے میں پوچھا۔ ہیلگے اس کی خیریت دریافت کی۔ رولف نے بتایا کہ اگرچہ وہ خود کو صحت مند محسوس نہیں کرتا مگر اسے ڈاکٹر لیوی کی رائے سے بھی اتفاق نہیں ہے۔ ڈاکٹر لیوی ہمیشہ بات کا بیگن کرنا شروع کرتا ہے۔
 ”کیا تم مجھے کچھ بتانا چاہتی ہو؟“ رولف نے سہمی گفتگو کے خاتمہ پر اچانک پوچھا۔

”ہاں“ ہیلگہ خود کو سنبھال کر بولی۔ ”بیک آپر ایک خاتون اور جیلساز شخص ثابت ہوا ہے۔“
 ”میں جانتا ہوں“ رولف نے متین انداز میں کہا۔ ”حساب میں ہیں لاکھ ڈالر غائب ہیں۔“
 ”تھیں کیسے معلوم ہوا ہے؟“ ہیلگہ کے جسم میں ایک مرد بھر پوری سی دوڑ گئی۔

”کیسے معلوم ہوا؟ میرا کام ہی ایسی باتوں پر نگاہ رکھنا ہے لیکن یہ بات ماننا چاہتی ہے کہ اگرچہ مجھے کچھ کیا بڑی ذہانت سے کیا۔“
 جب آدرچر نے ہیلگہ کو بلیک میل کرنے کی کوشش کی تھی تو اسے یقین دلایا تھا کہ رولف کو یہ تفصیلات کبھی معلوم نہیں ہو سکتیں کہ اس نے کون سے ہانڈل کون سے ٹریفیکٹ یا کون سے شخص چرائے ہیں۔ اس کا کاہل بدلتا ہوا تھا۔ وہ اسے کہہ کر ہی اسے محسوس ہی نہ ہوئی مگر اب وہ محسوس کر رہی تھی کہ اگر کتنی غلط فہمی میں مبتلا تھا۔
 ”تو گویا آدرچر ایک خاتون اور اصل سازنکلے“ رولف نے کہا۔ ”جہاں ایسا بھی ہوتا ہے۔ میں نے اسے سمجھنے میں غلطی کی۔ غالباً اس نے تمہارے جعلی دستخط بنائے تھے۔“

”ہاں“ ہیلگہ نے شکست خوردہ لہجہ میں کہا۔
 ”مجھے اس امکان کا خیال رکھنا چاہیے تھا۔ کسی تیسرے فرد کے دستخط بھی لازمی ہونا چاہیے تھے۔ مگر کوئی بات نہیں ہم اس نقصان کو ایک تجربے کی قیمت خیال کریں گے۔“
 ”میرا خیال تھا کہ تم اس پر مقدمہ چلاؤ گے۔“ ہیلگہ نے ہیرت زدہ لہجہ میں کہا۔

”میرے لیے میں لاکھ ڈالر کی کوئی قیمت نہیں ہے۔ میں اسے مقدمہ چلاؤں۔ لیکن مجھے مندر سے سکتا ہوں اور میں نے اس کا انتظام کر دیا ہے کہ آئندہ اسے کہیں بھی کوئی قابل لحاظ ملازمت نہ مل سکے۔ ویسے میں اس پر مقدمہ ضرور چلاؤں لیکن ایک بات نے مجھے روک دیا۔ مجھے معلوم ہوا ہے کہ میرے ساتھ شادی کرنے سے پہلے تم اس کی داہتر رہ چکی ہو۔ مجھے مشورہ دیا گیا کہ اگر میں آدرچر کو عدالت میں لے گیا تو اس بات کا پورا امکان ہے کہ وہاں یہ حقیقت ظاہر ہو جائے چنانچہ تھیں اور اپنے آپ کو ایک اکیڈنڈل سے بچانے کے لیے مجھے آدرچر کو آزاد چھوڑنے کا فیصلہ کرنا پڑا۔“

ہیلگہ کا گویا دھکا کشادی کی پیشکش کرتے ہوئے رولف نے اسے خبردار کر دیا تھا کہ اس کی بیوی ہنس کے بعد اسے جنسی جذبات کو خیر باد کہنا پڑے گا اور اس نے یہ سوچ کر شادی کرنا منظور کر لیا تھا کہ شاید رولف کی بے انداز دولت اور اس سے حاصل کردہ عیش و آرام جن کا نعم البدل ثابت ہوں۔ مگر اس کی یہ توقع پوری نہیں ہوئی۔ اسے یہ حقیقت تسلیم کرنا پڑی کہ جنس کے بغیر زندگی کوئی معنی نہیں رکھتی۔

”مجھے افسوس ہے“ ہیلگہ نے رولف کی بات کے جواب میں کہا۔
 ”ماضی میں یہ ہونا تھا ہو چکا اس میں اس کے لیے تھیں مورد الزام نہیں ٹھہراتا۔ رولف بولا۔ ”لیکن آئندہ کے لیے میں تھیں اپنے کا شہرہ کی ذمہ داریوں سے سبکدوش کرتا ہوں۔ آئندہ تم صرف ایک وفادار بیوی کا فرض انجام دو گی۔ جہاں تک سوئزر لینڈ کے کاروبار کا تعلق ہے تو اسے وینزسجال لے گا۔“ اس نے اپنے قریب لگی ہوئی گھنٹی کا بٹن دیا۔

”کیا اس کا یہ مطلب ہوا کہ تھیں اب مجھ پر اعتبار نہیں رہا۔“ ہیلگہ کو غصہ آگیا۔

”بات اعتبار کی نہیں ہے۔“ رولف نے مرد لہجہ میں جواب دیا۔
 ”آدرچر کے معاملہ میں ملاشہر غلطی میری تھی۔ تم نے اپنا کام بہت اچھی طرح انجام دیا لیکن موجودہ حالات میں یہ زیادہ بہتر ہے کہ تھیں سبکدوش کرنا چاہتے۔“
 گھنٹی کے جواب میں ہٹکل نمودار ہوا لیکن ان دونوں کو دیکھ کر وہ درد و غم کے پاس ہی اتنے فاصلہ پر رک گیا جہاں وہ ان کی گفتگو نہیں سن سکتا تھا۔

”گویا تمہاری غلطی کے لیے مجھے مندرادی جملے کی، مجھے تفریق کا متفق ٹھہرا دیا ہے گا۔“ ہیلگہ نے تیزی سے کہا۔

”مگر اس کے غصہ کا رولف پر کوئی اثر نہیں ہوا۔“
 ”ماحول پر چاکر تفریح کر دو۔“ وہ سپاٹ لہجہ میں بولا۔ ”ادب بات یاد رکھو کہ اول تو میں غلطی نہیں کرتا اور کرتا ہوں تو پھر وہی غلطی مجھ سے دوبارہ سرزد نہیں ہوتی۔“

اس نے ہٹکل کو آگے بڑھنے کا اشارہ کیا اور ہیلگہ غصہ میں کھولتی ہوئی اپنے کمرے کی طرف واپس چل دی۔

ہیلگہ ایک ذہین اور دین الاوآئی شہریت یافتہ وکیل کی اکلوتی بیٹی تھی۔ اعلیٰ تعلیم یافتہ ہونے کے علاوہ اسے قانونی اور دفتری نوعیت کے کام کا کچھ کاوشیں بھی تھیں۔ اس کا باپ سوئزر لینڈ کی ایک بڑی فرم سے وابستہ تھا اور جب ہیلگہ کی عمر چوبیس سال کی ہوئی تو اس نے اسے بھی فرم کا ملازمت دلا دی جہاں دفتری اور مالیاتی امور پر اس کی دسترس نے اسے فرم کے لیے لازمی بنا دیا۔ پھر جب چھ سال کے بعد اس کے باپ کا انتقال ہو گیا تب ہی ہیلگہ فرم میں کام کرنی لگی۔ ایک اور اسی فرم کا ایک جونیئر پارٹنر تھا۔ اس نے ہیلگہ کو اپنی بیوی بنایا۔ وہ خوبصورت تھا اور اس کی

شخصیت میں عموماً قوس کے لیے کافی کشش تھی۔ دوسری طرف میڈیگا شروع سے ہی بہت زیادہ جنسیات کی طرف مائل تھی۔ مرد اس کی زندگی کی ایک لازمی ضرورت تھے۔ اور اس کے تعلقات اتنے مردوں سے رہ چکے تھے کہ وہ خود بھی انھیں شکار کرنے سے قاصر تھی۔ سیکڑی بننے کے ایک گھنٹہ بعد وہ آدھ کی داکشتر بن چکی تھی۔ جو معلوم نہیں کس طرح آدھ پر میں رولف کا اکوٹھ حاصل کرنے میں کامیاب ہو گیا اور اس بنا پر اسے فرم کا سیکٹر پاڈیز بنالیا گیا۔ رولف کا اکوٹھ سمجھانے میں میڈیگانے اس کی بھرپور مدد کی۔ اس سلسلہ میں بارہا اس کی رولف سے ملاقات بھی ہوئی اور رولف مالیاتی امداد میں اس کی دانت اور بصیرت سے اتنا زیادہ متاثر ہوا کہ اس نے اسے شادی کی پیشکش کر دی۔ کچھ اپنی مرضی اور کچھ آرچے کے ارادہ پر میڈیگانے رولف سے شادی کر لی۔ سلسلہ معاملات ڈیڑی خوش اسطوئی سے چلتے رہے کہ آرچر نے غدا پیسے دس لاکھ ڈالر کمیشن کم کرنے کے لالچ میں رولف کا سرمایہ ایک ایسے کاروبار میں لگا دیا جس میں سراسر خسرانہ ہوا۔ نتیجہ میں اپنے آپ کو تباہی سے بچانے کے لیے آرچر نے میڈیگانے کے جعلی دستخط بنانا کر رولف کے اکوٹھ سے ہیں لاکھ ڈالر کا ٹھیک کر لیا۔

آرچر نے اسے لالچ دینے کی کوشش کی۔ اس نے میڈیگا کو سمجھایا کہ اگر وہ رولف اپنے وسیع کاروبار میں ہر ہر چیز کو حلیک نہیں کر سکتا اگر میڈیگا اس پر غبن کا انکشاف نہ کرے تو اسے کہیں اس کا علم نہیں ہو سکتا مگر میڈیگانے آرچر کے بھگنے میں آنے سے انکار کر دیا اور اسی وقت اپنے کہنے میں بیٹھے ہوئے اس نے یو سی جی کے اطمینان کی سائنس لی کہ اس کا فیصلہ کتنا درست ثابت ہوا۔ رولف کو پہلے ہی آرچر کے وارڈ کا علم ہو گیا تھا کہ اسے چیلنے کی کوشش کرتی تو خدا جانے کیا کچھ نہ ہو جاتا۔ لیکن اسی کے ساتھ اسے رولف پر غصہ بھی آ رہا تھا کہ اس کی برسوں کی محنت لگن اور خدمت کا احترام کرنے کے بجائے رولف نے اسے دودھ کی مکھی کی طرح نکال باہر کیا تھا۔ اس سے تمام احتیارات چھین لیے تھے۔ اب وہ اسے محض ایک خدمت گزار خادم کا روپ دینا چاہتا تھا۔ اب وہ کارڈ باری معاملات کی دیکھ بھال کے لیے دنیا کے بڑے بڑے شہروں کا سفر نہیں کر سکتی گی۔ مختلف مقامات اور مختلف پوٹوں میں شہزادیوں کی طرح اس کا استقبال نہیں ہوا کہ گاہ اور سب سے زیادہ یہ کہ اب اسے نئے نئے مرد حاصل کرنے کا کوئی موقع نہیں ملے گا کیونکہ وہ اپنی جنسی تئیکس کے لیے ادھر ادھر سیاحت سفر کے دوران ہی شکار تلاش کرتی تھی کیونکہ زیادہ عرصہ تھا اور اس طرح رولف کو اس کے تعلقات کی اطلاع بھی نہیں ہو سکتی تھی جبکہ ایک گھر میں بند بستہ ہوئے اگر اس نے کوئی ایسی حرکت کرنے کی کوشش کی تو اس کا رولف کے علم میں آنا ناگزیر تھا۔

ادتب اچانک میڈیگا کو اکثر بیوی کی بات یاد آتی۔ اگر رولف نے اسے انداز سے کام جاری رکھا اور کام نہ کیا تو وہ چھ ماہ کے اندر انتقال کر سکتا ہے اور وہ چھ ماہ انتظار کر سکتی تھی۔ اس کے بعد رولف کے چھ کروڑ

ڈالر اس کی ملکیت ہوں گے۔ عدالت سے اٹھ کھڑی ہوئی۔ غسل کا بکلی منٹ پنا۔ لہذا اسے بچے بچھی اور میجر سے کہا کہ وہ اس کے لیے ایک ساحلی گاڑی کا انتظام کرے۔ تین منٹ بعد ایک ساحلی گاڑی ہارنل کے سامنے کھڑی تھی۔ میڈیگا گاڑی میں بیٹھی اور تیزی سے گاڑی چلائے ہوئے بہت جلد لوگوں کے جوم کو پیچھے چھوڑ کر ساحل کے ایک حصہ میں پہنچ گئی۔ یہاں دور دور تک ریت کے ٹیلوں کے علاوہ کچھ نظر نہیں آ رہا تھا۔ وہ بہترین پیراک تھی۔ کافی دیر تک سمندر میں تیرنے کے بعد باہر نکلی تو اسے ایک طویل قامت صحت مند لڑکی جس کے چہرے کے خصاوصہ خال دوتا انداز میںہے تھے ساحلی گاڑی کے پاس کھڑا نظر آیا۔ اس نے بتایا کہ اس کا نام پیری ٹیکس ہے اور وہ پھٹیاں گوارا رہا ہے۔ اس نے میڈیگانے تیرنے کے انداز کی بھی تعریف کی۔ میڈیگانے اس کے تندرست جسم کی تعریف دیکھا اور اس کے جذبات میں ایک بار بھر پھل سی گئی تھی۔ اس نے ٹیکسین اس کے ساتھ جوسلوک چاہتا کہ اس کا تھا میڈیگا کو کوئی احترام نہ ہوتا۔ خود کو سمجھاتے ہوئے میڈیگانے اس سے پوچھا کہ وہ یہاں کیسے آیا۔

ٹیکسین نے کہا کہ وہ لوگوں کے شور و جوم سے تنگ آ گیا تھا اس لیے ٹھٹھا ہوا اس طرف چلا آیا۔ میڈیگانے اسے اپنی گاڑی میں داخل کرنے کی دعوت دی۔ ٹیکسین نے مسکراتے ہوئے دعوت قبول کر لی۔ گاڑی میں دوران گفتگو ٹیکسین نے اپنے بارے میں بتایا کہ وہ ایک سیزن میں ہے اور گھر بلو استعمال کی مشینیں فروخت کرتا ہے۔ قریب ہی ایک ساحلی ہسٹ میں رہتا ہے غیر شادی شدہ ہے اور چونکہ کچھ سی دن قبل آیا ہے اس لیے کسی لڑکی کو دعوت بھی نہیں بنا سکا ہے۔ میڈیگانے صرف اپنے نام سے اپنے آپ کو متعارف کرایا کہ وہ آج رات فرصت میں ہے کیوں نہ نہ کرے پھر وہ بتا لیا جلتے ٹیکسین ڈیڑی خوشی سے تیار ہو گیا۔ طے ہوا کہ ٹیکسین اپنی کار میں رات کے نو بجے اور ٹیکسین کلب پہنچ جائے۔ میڈیگانے وہاں مل جائے گی۔

کچھ فاصلہ طے کرنے کے بعد ٹیکسین کی ہسٹ آگئی۔ یہاں سمندر سے تقریباً سو گز کے فاصلہ پر پام کے درختوں کے سامنے میں ساحلی کی ایک طویل قطار نظر آ رہی تھی۔ ان میں سے ایک ہسٹ میں ٹیکسین ٹھہرا ہوا تھا۔ وہ دونوں ایک دوسرے سے رخصت ہوئے اور ٹیکسین نے اسے انداز سے اسے رخصت کیا اس سے ظاہر ہوتا تھا کہ وہ میڈیگانے کے جذباتی چہان سے کوئی واقف ہے۔ میڈیگا ایک بڑے ہوئے خوش کے ساتھ رات کے نو بجے اور ٹیکسین کلب میں ملنے کا وعدہ کر کے ہوسٹ کی طرف چل دی۔

تھوڑی دیر سو کر وہ اٹھی۔ ہوسٹ کے پیرڈ لیمر نے اس کے بال بنائے۔ وہ پیرڈ ٹھہری لے آیا۔ اس وقت اموات بجے تھے اور میڈیگانے رات کو بچے کے پھر گرام کے باسے میں سوچ رہی تھی کہ اچانک فون کی گھنٹی بجنے لگی۔ اس نے رسوہا اور کارکان سے لگالیا۔ فون پکلی کا تھا اور وہ چند منٹ بات کرنے کی اجازت طلب کر رہا تھا۔ میڈیگا اس کی درخواست پر

تجربہ تو ہوا مگر اس نے اسے اُسنے کے لیے کھڑا کیا۔ وہ سرخ روی تھی کہ منگل کی ملاقات کا تعلق یقیناً کسی نہ کسی طرح رولف سے ہوگا۔ وہ تقریباً تین سال سے اسے جانتی تھی مگر اس نے اس انداز میں کبھی اس سے ملنے کی کوشش نہیں کی تھی۔ زندہ منگل سے کوئی اپنا ذاتی کام لیتی تھی۔ اس کی اپنی ایک خادہ بھی اودھ منگل کو قطعی طور پر اپنے شوہر کا خدام حاصل خیال کرتی تھی۔

چند لمحوں کے بعد منگل کمرے میں داخل ہوا۔ بے تکلفی سے بات کرنے کی اجازت چاہی۔ تہنید کے طور پر بتایا کہ وہ تقریباً زندہ سال سے رولف کا ملازم ہے اور اگرچہ رولف جیسے آدمی کو خوش رکھنا ناگن ہے مگر اس نے اچھے الامکان اسے کسی شکایت کا موقع نہیں دیا ہے۔ وہ نہ صرف اس کا ملازم ہے بلکہ سرخ روی کے دواں دہ اس کے ذاتی کاغذات کی دیکھ بھال بھی کرتا ہے۔

”میں چند کاغذات فائل کر رہا تھا کہ مجھے ایک خط کا مسودہ نظر آیا۔ جو مشرورولف نے مشروربن کے نام لکھا ہے؟“ اس نے کہا۔ ”یہ جاننے کے لیے کہ اسے کس فائل میں رکھوں میں نے اس خط کو پڑھا۔ لیکن اسے پڑھنے کے بعد میں ایک کشمکش میں پڑ گیا۔ کچھ نہیں کر سکا تھا کہ اس سے متعلق ایک اودھ کا پیش کیا اور میں نے فیصلہ کیا کہ مجھے تم سے بات کرنا چاہیے۔“ ”میں کچھ نہیں سمجھی کہ تم کیا کہنا چاہتے ہو؟“ ہیلگ نے چونکتے ہوئے کہا۔

”میں ابھی اس کی وضاحت کروں گا تو سب کچھ سمجھ جاؤ گی۔“ منگل بولا۔ ”مجھے اعتراف ہے کہ جب تم نے مشرورولف سے شادی کی تھی تو ابتدا میں میں تمہیں پسند نہیں کرتا تھا لیکن کچھ عرصہ بعد مجھے تمہاری صلاحیتوں کا احساس ہوتا گیا۔ میں نے دیکھا کہ تم نے مشرورولف کے لیے کیا کچھ کیا ہے تم نے اس کی گھر پر زندگی پر موقوف نہانے کی ہر بود کوشش کی۔ اس کے غائب ہونے کی حقیقت سے کاروبار کی دیکھ بھال کے لیے مسلسل سفر میں رہتی ہو۔ ہمیشہ اس کے کام اُسنے کے لیے آمادہ رہتی ہو۔ یہ حقیقت سب سے کہ میں تمہاری قابلیت، تمہاری وفاداری، مالیاتی اُمداد میں تمہاری بہترین ذمہ داری اور سب سے زیادہ یہ کہ سب کچھ کرنے کے لیے تم نے جس ابتدائی قربانی سے کام لیا ہے میں اس سے بہت متاثر ہوا ہوں۔ میں یہ بھی دیکھ رہا ہوں کہ مشرورولف کی صحت کتنی خطرناک حد تک کمزور ہو چکی ہے۔ اس کا اندازہ مجھے ڈاکٹر لوی سے زیادہ ہے کیونکہ میں اس کے زیادہ قریب ہوں اور میں نے محسوس کیا ہے کہ مشرورولف دن بدن ذہنی عدم توازن کو اپنی قربانی میں مبتلا ہوتا جا رہا ہے جس کا کوئی اعلازہ ڈاکٹر لوی کو نہیں ہے۔“ ”تمہارا مطلب ہے کہ میرے شوہر کا ذہنی توازن خراب ہو گیا ہے؟“ ”نہیں اسے ذہنی توازن خراب ہونا تو نہیں کہہ سکتے، لیکن مشرورولف کو بہت زیادہ تکلیف رہتی ہے اور غالباً ان دواؤں کے اثر سے جو ڈاکٹر

لیوی اسے دیتے ہیں اس کے ذہن میں ایک عجیب سی کمی نمایاں ہونے لگی۔

ہے۔ کچھ مدت پہلے تک اس نے جب بھی میرے سامنے تمہارا ذکر کیا عرت اور تفریق کے ساتھ کیا۔ لیکن حال ہی میں اس کے رویہ میں تبدیلی آگئی ہے۔ وہ اب تک اپنی بیٹی شیلہ میں بھی دلچسپی لینے لگا ہے۔ جب کہ تھیں معلوم ہوگا کہ تین سال پہلے شیلہ اپنے باپ سے جھگڑ کر گھر سے نکل گئی تھی اور اس تمام عرصہ میں اس نے اپنے باپ سے کوئی رابطہ قائم نہیں کیا ہے۔ میں نے ورنن کے نام جس خط کا ابھی ذکر کیا اس خط کے خدیوہ مشرورولف نے ورنن کو ایک نئی وصیت تیار کرنے کی ہدایت کی ہے۔ مشرورولف اپنی دولت کا کیا کرتا ہے اس سے میرا کوئی تعلق نہیں لیکن تم نے جس طرح اس کی خدمت کی ہے اس کے اور ایک حالیہ واقعہ کے پیش نظر میں نے ضروری خیال کیا کہ تمہیں اس بارے میں آگاہ کر دیا جائے۔“ ”کیسا واقعہ؟“ ہیلگ نے پریشانی سے پوچھا۔

”میں نے کل مشرورولف کو فون پر ایک پرائیویٹ جاسوس سے باتیں کرتے سنا ہے۔ وہ اسے تمہاری نگرانی کرنے کی ہدایت سے رہا تھا۔ یہ جانتے ہوئے کہ تم ہر طرح مشرورولف کے اعتماد کی توقع ہوئے اس کی یہ ہدایت اتنی تو بین آئینہ محسوس ہوئی کہ یہ سوچے بغیر نہیں رہ سکا کہ وہ نہ صرف جسمانی بلکہ ذہنی طور پر بھی بیمار ہونے لگا ہے۔“

یہ اطلاع سن کر ہیلگ کانپوں لگنے لگا۔ اس کا جسم مرد ہونے لگا۔ ”مشرورولف اپنے بستر پر آرام کر رہا ہے؟“ منگل نے آواز میں کہا۔ ”میں نے اسے سکین دوا کی ایک خرداک نہ دی ہے۔ ورنن کے نام وہ خط ہے میرے خیال میں تمہیں ضرور ایک نظر دیکھنا چاہیے۔ اس کی میز کی دایں جانب سب سے نیچے دروازہ رکھا ہے۔ اسے ابھی سپرد ڈاک کیا جاتا ہے۔“

ہیلگ نے اس اطلاع پر منگل کا شکریہ ادا کیا اور منگل نے کہہ کر رخصت ہو گیا کہ اس نے وہ ہی پوچھ لیا ہے جو اس کے خیال میں انصاف کا تقاضا تھا۔ پندرہ سال تک عمل زندگی میں حقد لینے اور نہانے کے لہجہ و فزائے کرنے کے بعد ہیلگ ہر قسم کا جذباتی دھچکا برداشت کرنے کی صلاحیت رکھتی تھی۔ اس شاک سے بھی وہ جلد ہی منسلک گئی اور اس کا ذہن تیزی سے سوچنے میں مصروف ہو گیا۔ اسے منگل کے اس خیال سے اتفاق نہیں تھا کہ رولف ذہنی طور پر بیمار ہو گیا ہے اور اگر یہ بات نہیں تھی تو کیا اس نے ہیلگ کے بارے میں کوئی افواہ بھی سنی۔ یا کسی نے اسے گناہ فون کیا تھا۔ وہ اپنے جسمی تعلقات میں بے حد محتاط رہتی تھی پھر رولف نے کسی پرائیویٹ جاسوس کو اس کی نگرانی پر کیوں مامور کیا لیکن اس مسئلہ سے بھی زیادہ عجیب و غریب تو یہ کہ طالب تھی وہ ورنن کو نکھانے والا خط تھا۔ اسٹیلے ورنن کا لازمی معاملات کا انچارج تھا۔ ہیلگ اس سے نفرت کرتی تھی اور وہ بھی ہیلگ کا سخت نا پسند کرتا تھا۔ چنانچہ اس کے لیے پہلے اس خط کو دیکھنا ضروری تھا۔

وہ دبے پاؤں رولف کے کمرے میں داخل ہوئی تو رولف پلنگ

پرام سے سوا تھا۔ ہیلگائے میز کی بجلی دلاڑ کھوئی۔ اس میں سرخ چٹے کا ایک فائل رکھا تھا۔ اس نے فائل کھولا اور خط اس کے سامنے تھا۔

”مائی ڈیر ہیرن!“

میرے پاس یہ یقین کرنے کی مقول وجوہات موجود ہیں کہ ہیلگا میری دولت کی وارث بننے کی اہل نہیں رہی ہے۔ میں نے اسے اتھارے منوے کے برخلاف اپنی سابقہ وصیت میں جو کہ بھائے پاس محفوظ ہے، اسے اپنی چھوڑ ڈالنے سے زیادہ کی دولت دیا تھا۔ وارث قرار دیا تھا۔ جب میں نے وہ وصیت لکھوائی تھی تب میں اس کی یا نڈری اور مالی معاملات میں اس کی تجربہ کار ذہانت سے بہت متاثر تھا۔ لیکن اب اس کی وجہ سے اگرچہ میں لاکھ ڈالر کا فریب دینے کا کامیاب ہو گیا۔ اتنا ہی نہیں بلکہ میں نے یہ بھی سنا ہے کہ جب وہ ورثہ میں ہوتی ہے تو اس کا طرز عمل مناسب نہیں ہوتا۔ میرے پاس اس بات کا کوئی ثبوت نہیں ہے لیکن میں نے ایک جاسوس کو اس کی نگہبانی پر لگا دیا ہے جیسے ہی مجھے اس کے خلاف کوئی ٹھوس ثبوت ملا میں اسے طلاق دے دوں گا۔ اپنے عقائد کا روٹنے کی حیثیت سے میں انھیں بدایت کرتا ہوں کہ تم فریڈرک کے ساتھ مل کر نیوزی لینڈ کا کاروبار سنبھال لو۔ جہاں تک ہیلگا کا تعلق ہے تو جو کچھ اس نے میرے اعتماد کو دھوکا دیا ہے اس لیے میں نے فیصلہ کیا ہے کہ میری موت کے بعد میری جائداد سے صرف ایک لاکھ ڈالر سالانہ آمدنی کی حقدار ہوگی بشرطیکہ وہ کوئی اسکینڈل کھڑا نہ کرے، دوبارہ شادی نہ کرے گا۔ اس امر کی تحقیقات کر لیتے جانے کیلئے تیار رہے کہ اس کا طرز عمل پاک صاف ہے اگر اس نے ان میں سے کسی شرط کی بھی خلاف ورزی کی تو آئندہ میری جائداد سے کچھ بھی پانے کی حقدار نہیں رہے گی۔ میں اپنی بیٹی شیلے کے بارے میں کافی مطمئن ہوں۔ اس نے مجھ سے جھگڑا کر گھر سے جانے کے بعد میری اطلاع کے مطابق اپنا نام بھی تبدیل کر لیا ہے لیکن چونکہ اس کے سیاسی نظریات یا اس کے طرز عمل سے دولت کے نام کو کوئی نقصان نہیں پہنچا اس لیے میں چاہتا ہوں کہ نہی وصیت میں اسے میری موت کے بعد دس لاکھ ڈالر ادا کر دیے جائیں۔ ان تمام باتوں کو قانونی پیر لستے میں

ترتیب دے کر اس کا مسودہ جلد از جلد مجھے واپس کر دو۔

ہیرن رولف

ہیلگا جی دیر جیگ خط لکھتی رہی۔ خط کی شرائط کا وضع مطلب یہ تھا کہ اسے دنیاوی زندگی سے کنارہ کش کر کے کسی تارک الدنیا باہر کا طرح زندگی گزارنے پر مجبور کیا جائے۔ اسے احساس تھا کہ جب وہ بن کو بیٹھنے لگے گا تو وہ کتنا خوش ہوگا۔ وہ رولف کے مرتبے ہی اس کے پیچھے جاسوسوں کی ایک فوج چھوڑنے کا اور ہر طرح کوکوشش کرے گا کہ اسے کوئی ایسا بہادار مل جائے جس سے وہ ہیلگا کو پیسے سے محتاج نہ رہے۔

ایچانک اہٹ سن کر ہیلگا کھوئی اس نے دیکھا کہ رولف میا کیوں کے سہائے کھڑے غصیل نظر کھڑے رہے۔

”تھیں میرے ذاتی کاغذات کو ہاتھ لگانے کی ہمت کیسے ہوتی۔“ اور تھیں ایک جاسوس سے میری نگہبانی کرنے کی ہمت کیسے ہوتی۔“ جواب میں ہیلگائے بھی چلا کر کہا۔ ”لغت ہو تم پر اور بھائے نام پر۔ بھائے نام کی پرواہ کرے۔ تم انسان نہیں ایک مشین ایک کمپیوٹر ہو۔ جو صرف دولت بنانا چاہتا ہے۔ بھائے اندر انسانی رجم و پھڑکی کا خاتمہ تک بھی نہیں ہے اور نہ ہی تم انسانوں کے جذبات کو سمجھنے کے قابل ہو۔“ رولف لکھ کر اٹھا ہوا گئے بھائے اس کی آنکھیں شعلے برسا رہی تھیں۔

”تم آوارہ بدچلن اور طواغیت سے بھی بدتر ہو۔ وہ پسلی نفرت سے بولا۔

”میں طواغیت ہی سہی مگر ایک ایسا بچ جو کہ بہتر ہوں۔“ ہیلگا نے حقارت سے جواب دیا۔

اور تب وہ حادثہ پیش آگیا۔ رولف کا چہرہ غصہ سے سرخ ہو رہا تھا۔ اس کا سیم کا نہ رہا تھا۔ ایک دم سے اس نے اپنا سینہ کھول دیا۔ بیساکھی اس کے ہاتھ سے چھوٹ گئی۔ چہرے پر انتہائی کرب و اذیت کے تاثرات ظاہر ہوئے اور وہ بے ہوش ہو کر ہیلگا کے قدموں کے قریب گرنا چلا گیا۔



کیا وہ مر چلے گا اپنے کمرے میں بیٹھے ہوئے ہیلگا کے ذہن میں بار بار یہ سوال گردش کر رہا تھا۔ اس وقت رات کے گیارہ بج چکا تھا۔ فرمنٹ ہوئے تھے۔ یہ خبر پڑیں تک پہنچ گئی تھی اور ہوٹل کے باہر اخباروں پر ڈیو اوٹلی وی کے نمائندوں کا ایک جھوم تھا۔ رولف کے کرتے ہی ہینکل نے جلتے کہاں سے نکل کر کمرے میں آگیا تھا۔ اس نے رولف کو اٹھا کر بہتر پر لٹا دیا۔ ہیلگائے فون کر کے فوری طور پر ایک ڈاکٹر کو بھیجنے کی ہدایت کی۔ ہینکل نے اسے بتایا کہ غالباً رولف کو دل کا دورہ پڑا ہے۔ وہ ڈاکٹر لیوی کو ادھر ساتھ ہی ساتھ وہ بن اور فٹک کو فون کر کے اطلاع کر دے۔ ہیلگا اپنے کمرے میں گئی۔ متعلقہ افراد کو فون کیا۔ چھوڑا پس آئی۔ ہوٹل کے

میخربے رہ پڑا۔ دل ابد و سرے از خود کو آنے سے رکنے کے لیے مسلح گارڈ کھڑے کر دیتے تھے۔ اس نے ہینگا کو بتایا کہ ڈاکٹر بیلائی مشر و لطف کو دیکھ رہا ہے۔ سرخ فائل ابھی تک میز پر پڑا ہوا تھا۔ تھوڑی دیر کے بعد ڈاکٹر بیلائی نے بیڈروم سے نکل کر بتایا کہ رولف کو دل کا شدید دورہ پڑا ہے۔ میخربہ ہنگل کے مشورے پر ہینگا اپنے کمرے میں چلی گئی مگر جانتے ہوئے وہ سرخ فائل اٹھا کر بیٹھ گئی۔

ہینگا کو اپنے کمرے میں چلنے کے بعد میری نیکیں کے ساتھ طے کیے جوتے پر دو گرام کا خیال آیا۔ اسے کھنا اُمید ہی رہتی کہ وہ اس اچانک واقعہ کی وجہ سے اس سے ملنے نہیں جاسکی۔ اس نے زانیہ کی گاڑی ایک گلاس پیسا لے کر گریٹ ہینگا کے بیڈروم گئی۔

وہ دو گھنٹے تک اسی طرح بیٹھی رہی اس دوران ڈاکٹر بیلائی آ گیا تھا۔ اس نے بھی یہی بتایا کہ رولف کو دل کا شدید دورہ پڑا ہے اس کی حالت کچھ بہتر ہونے پر اسے ہسپتال منتقل کر دیا جائے گا۔ پیرا نائز سٹی سے ورن سے جالی فون کر کے ہینگا کو بتایا کہ وہ ادھر ٹرک جلد رلیڈنا ساؤ پہنچنے کی کوشش کریں گے۔ میخربہ ذاتِ خود تھوڑا کھانا لے کر آیا اور اصرار کیے ہینگا کو کھلایا۔ کھانے اور خراب کے ایک دو گلاس پینے کے بعد ہینگا کی طبیعت کچھ پرسکون ہو گئی۔ اس نے رولف کا خطہ دہلاؤ ڈھکا اور برابر ہی سوچ رہی تھی کہ کیا رولف مر جائے گا؟ اس کے انتقال سے اس کی تمام مشکلات دور ہو جائیں گی۔ صحت ہنگل ہی دینرین کو کھے جانے والے خط سے واقف تھا۔ پھر کیا وہ ہینگا کا ساتھ دے گا لیکن اگر وہ خطہ نہ کرے تو دینرین ہنگل ورن کو خطہ کے بارے میں بتا بھی دے تب بھی دینرین کے پاس کوئی ثبوت نہیں ہوگا اور اسے عمداً رولف کی ہلاکت کے مطابق ہینگا کو تمام جائداد کا وارث پر و کرنا پڑے گا۔ لیکن اگر رولف نہیں مر اُتب یہ وہ اس کی آنکھوں میں شدید نفرت دیکھ رہی تھی، اسی نفرت کی بھائی کیفیت میں اس پر دل کا دورہ پڑا تھا۔ اگر وہ بچ گیا تو ہینگا کی زندگی کو ڈھار بنائے گا۔ جو عیش و آرام، عزت و احترام اسے اب حاصل ہے یہ سب کچھ ختم ہو جائے گا۔ اسے پچاس سال کی عمر میں نئے سرے سے زندگی کی ابتدا کرنا پڑے گی۔ یہ ٹھیک ہے کہ وہ کوئی اچھی ملازمت بھی حاصل کر سکتی ہے اس کے پاس نقد اور نہایت کی شکل میں بھی کچھ کچھ موجود تھا لیکن ہر حال اس کا موجودہ معیار زندگی سے کوئی مقابلہ نہیں کیا جاسکتا تھا۔

اس نے فیصلہ کیا کہ رولف کو صحت سے خطہ خالق نہ کرے۔ اگر رولف بچ گیا تب وہ فائل واپس میز کی دلائیں رکھ دے گی اگر وہ مر گیا تو اسے بعد میں خطہ خالق کرے گی۔ اس نے چاروں طرف دیکھا کہ فائل کہاں خفا سے چھپایا جاسکتا ہے۔ اس نے لارے سے ایک خالی موٹہ کیس نکالا اس میں فائل رکھا۔ پھر اس موٹہ کیس کو ایک ادھالی مگر بڑے سوٹ کیس میں رکھ کر لارے میں بند کر دیا۔

کچھ دیر بعد ڈاکٹر بیلائی پھر اس کے پاس آیا۔ اس نے بتایا کہ رولف کی حالت بہت خطرناک ہے۔ علاج و معالجے سلسلہ میں جو کچھ بھی کیا جا سکتا ہے کیا جا رہا ہے۔ مگر دو تین دن سے کچھ بڑھ کر کتنا مشکل ہے۔ رولف کا دلایاں بالو بالکل بے کار ہو چکا ہے۔ دماغ کو بھی نقصان پہنچا ہے اور اندیشہ ہے کہ شاید وہ کبھی بڑھنے کے قابل نہ ہو سکے۔ ہینگا اس کی حالت کا قصہ کر کے کانپ گئی۔ یہ ایک ایسی صورت حال تھی جس میں وہ لا کھ نفرت کے باوجود رولف کو مبتلا دیکھنا نہیں چاہتی تھی۔ ڈاکٹر بیلائی نے اسے تسلی دی کہ ہر چند یہ اندیشہ ہے مگر ضروری نہیں کہ وہ ہمیشہ کیلئے گونگا ہی ہو جائے۔

”اس کے پیر پہلے ہی بیٹھا ہوں۔ اب دایاں بازو اور نرین بھی جواب دے گئی تو وہ زندہ کیسے نہ گا۔“ ہینگا نے کانپتے لہجہ میں کہا۔ کیا اس سے کہیں زیادہ یہ بہتر نہیں کہ وہ مر جائے۔“

ڈاکٹر بیلائی نے اسے سکون کی غیند سونے کے لیے ایک کیسیولینا اور چلا گیا۔



اسٹینلے ورن دو مرسدن سو گیا اور بچے ڈاکٹر بیلائی ہنگل پہنچ گیا۔ اخباری نمائندے ابھی تک ہنگل کے باہر موجود تھے اس نے کچھ دیران سے بات کی۔ وہ ایک بیلا آیا تھا۔ اس نے ہینگا کو بتایا کہ آخری لمحہ میں یہ فیصلہ کیا گیا کہ ٹرک کو ساتھ لے لے کر پہلے اسے نیولرک کے کاروبار کی دیکھ بھال کے لیے چھوڑنا زیادہ مناسب ہے۔ ہینگا اس سے نفرت کرنے کے باوجود اس کی انتظامی اور قانونی قابلیت کی معترف تھی۔ وہ بہت نفاست پسند اور ٹھنڈے دل و دماغ کا آدمی تھا۔ اپنی آمد کے ایک گھنٹہ بعد وہ ہینگا سے ملنے اس کے کمرے میں آیا۔ اس واقعہ پر غبار افوس کیا اور کہا کہ اگر ہینگا کو کسی بھی معاملہ میں اس کی مدد و تعاون کی ضرورت ہو تو وہ ہر تعاون کے لیے تیار ہے۔ ہینگا نے شکر کے ساتھ انکادہ کر دیا۔

”مشر و لطف نے حال ہی میں جاپان کی حکومت سے ایک کنٹریکٹ کیا تھا۔“ ورن نے کہا۔ ”وہ مجھے اس کنٹریکٹ کا ڈرافٹ بھیجے والا تھا کہ یہ حادثہ ہو گیا۔ معاملہ بہت اہم ہے۔ کیا تحقیق کچھ معلوم ہے کہ وہ ڈرافٹ کہاں رکھا ہو گا؟“

”شاید ہنگل کو معلوم ہو۔“ ہینگا نے بغیر سوچے سمجھے کر دیا مگر فرداً ہی اسے احساس ہوا کہ اگر ورن بننے ہنگل سے بات کی اور ہنگل نے اس خطہ کا ذکر کیا تو کیا ہو گا مگر اس کی یہ خبر بے کار تھی۔

”میں مشر و لطف کے کاروباری معاملات کے سلسلہ میں کسی ملازم سے بات کرنا نہیں چاہتا۔“ ورن نے جواب دیا۔ ”اگر زحمت نہ ہو تو میرے ساتھ چلو۔ ہم دونوں اس کے کاغذات میں کنٹریکٹ کا مسودہ تلاش کر لیں۔“

بال بال بچی۔ ہیلنگلے دل میں کہا۔ اگر وہ بطور احتیاط وہ مریض فائل سچے ہی نہ نکال لیتی تو دہن میں اسے لازمی دیکھ لیتا۔ وہ بڑی خوشی سے آمادہ ہو گئی۔ وہ دونوں رولٹ کے کمرے میں پہنچے۔ کمرے میں موجود نرس نے انھیں اپنا کام زیادہ سے زیادہ خاموشی سے کرنے کی ہدایت کی۔ ہیلنگلے نے کم از کم کی تلاشی لی۔ کٹریٹ کا فائل جلد ہی مل گیا۔ اس فائل کے نیچے سوئزر لینڈ کے کاروبار کا فائل رکھا ہوا تھا۔ فائل میں کوئی دیکھ کر دہن نے کہا کہ اسے فریڈرک کے خدیوہ پتہ چلا ہے سوئزر لینڈ کے اکاؤنٹ میں کچھ گڑبڑ ہے، اسے مریض رولٹ نے بتایا تھا۔ ہیلنگلے نے دل ہی دل میں اس بات پر شک کیا کہ رولٹ نے فریڈرک کو پوری بات نہیں بتائی خاص طور سے اگرچہ کے فرائض کے بارے میں۔

”سوئزر لینڈ کا اکاؤنٹ میری ذمہ داری ہے مریض ورنر۔“ ہیلنگلے سر ہنجو میں کہا۔ میں اس سلسلہ میں اپنے شوہر سے بات کر چکی ہوں اس لیے تمھیں اس معاملہ میں کوئی پریشانی نہیں ہونا چاہیے۔ دہن کے ہونٹ بھیچ گئے مگر ہرہ سپلٹ رہا۔

”اس صورت میں میں شخصیت کی اجازت چاہوں گا۔“ اس نے کہا۔

”کوئی اور بات تو نہیں ہے“
”فوری طور پر تو نہیں۔ ڈاکٹر لیوی کا خیال ہے کہ مریض رولٹ کی حالت سنبھلنے ہی اسے پراڈا کر سٹی سے جایا جاسکتا تھا اس کی بہتر دیکھ بھال ہو سکتی ہے۔ مجھے برحال آج شام میانی واپس جانا ہے۔ اگر اس دوران کوئی کام ہو تو میں کم از کم یہاں ہی مقیم ہوں۔“
وہ دوانے کی طرف چلا، پھر رگ کر لولا۔

”مریض رولٹ کے غماز کار اور قانونی مشیر کی حیثیت سے مجھے یہ معلوم ہوتے رہنا ضروری ہے کہ آیا تم اب بھی مریض رولٹ سے ملتی مشورے لے رہی ہو یا نہیں۔ برحال میں لاکھ ڈالر کا نقصان کم نہیں ہوتا۔“
”تمھیں غماز کار کے فرائض مریض رولٹ کے انتقال کے بعد ادا کرنا ہیں اس لیے مروت کر یہ حیثیت اختیار نہیں کر سکتے۔“
وہ ساعت آنے میں ابھی کئی سال حد کار ہوں گے، ہیلنگلے نے گواہی سے کہا۔

ایک مرتبہ مریض ورنر کے ہونٹوں میں تناؤ کی کیفیت نمودار ہوئی۔ مگر وہ معذرت خواہ ہو کر کمرے سے باہر چلا گیا۔ ہیلنگلے نے اطیوان کی کال لی۔ اگر اس خطرناک آدمی کے قبضہ میں وہ خط آج آتا تو معلوم نہیں کیسا قیمت برپا کرتا۔ وہ کاغذات واپس کی چیز کی دھڑوں میں رکھ کر اپنے کمرے میں آگئی۔ وہاں ہینکل اس کا منتظر تھا۔ اس نے بتایا کہ اگرچہ بڑی پریشانی میں گزری مگر اب رولٹ کی حالت نسبتاً بہتر ہے اور ہجڑانہ انداز میں ہیلنگلے کو ٹریس پر دھوپ میں بیٹھ کر لٹھ لٹھانے کا مشورہ دیا۔ اس نے کچھ کھاؤں اور شراب وغیرہ کے نام لیے اور کہا کہ اگرچہ ہینکل کا خاناں

زیادہ قابل نہیں ہے مگر وہ اپنی نگرانی میں کھانا تیار کرنے کی کوشش کرے گا۔ نیز یہ کہ چونکہ عارضی طور پر مریض رولٹ اس کی خدمات کی ضرورت نہیں ہے اس لیے اسے ہیلنگلے کا اس سے کوئی خدمت لینا چاہیے تو بلا کلف بلا سکتی ہے۔ ہیلنگلے نے شکریہ ادا کیا اور کہا کہ وہ ضرور ایسا کرے گی۔ اسے تقریباً اربعین ہو گیا کہ وقت آنے پر ہینکل اس کا ساتھ دے گا۔ اس نے موقع سے فائدہ اٹھاتے ہوئے ہینکل کو دہن سے ملنے کے لیے وہ بات بھی دہرا دی جو دہن نے ہینکل کے بارے میں کہی تھی۔

لچ کے لیدر ڈاکٹر لیوی اس سے ملنے آیا۔ اس نے بتایا کہ مارش میں جریان خون زیادہ نہیں پڑھا ہے جو کہ ایک ائمید افرامیت ہے مگر حالت پھر بھی تشویشناک ہے لیدر کو دین میں سے کوئی نمایاں تبدیلی کی توقع کی جا سکتی ہے ڈاکٹر لیوی نے یہ بھی بتایا کہ اس نے پروفیسر ورنر اسٹین کو مہلکی کر دیا ہے کہ وہ ضرورت کے وقت بلائے جانے کیلئے تیار رہے۔ پروفیسر اس وقت پورے یورپ میں دل و دماغ کے امراض کا بہترین معالج ہے۔ نیز ایجنٹین چار دن سے پہلے رولٹ کو ہسپتال سے منتقل نہیں کیا جاسکتا۔ وہ اتنے دن تک نہیں رگ سکتا اس لیے اسے واپس جانا پڑے گا لیکن یہ ڈاکٹر بیلائی بہت ہوشیار اور تجربہ کار ڈاکٹر ہے وہ اس کی دیکھ بھال کرتا رہے گا۔

ہیلنگلے نے ہچھک کر نمایاں تبدیلی سے کیا معلوم ہے اس پر ڈاکٹر لیوی نے جواب دیا کہ اگر مریض رولٹ کا دل اس دورے کے اثرات کو برداشت کر گیا تب اس کی امید کی جا سکتی ہے کہ اس کی قوت گوانی بھی واپس آجائے گی اور دایاں ہاتھ بھی کسی حد تک کام کرنے لگے گا۔

”تمھارا مطلب ہے کہ وہ دین میں آج تک نہیں دل سکے گا۔“
”جڑواں اور غیر واضح آواز میں ناکان تو کہیں ہے مگر کوئی ایسی بات کہنے پر قادر ہو جانا جو صاف طور سے سمجھ میں آسکے مشکل ہے۔ یہ میں اس لیے کہہ رہا ہوں کہ مریض ورنر اس سے بات کرنے کا بہت زیادہ خواہشمند ہے مگر میں نے اسے خبردار کر دیا ہے کہ مریض رولٹ کو بولنے کی کوشش پر غور کرنا خطرناک ہو سکتا ہے۔“

”کیا میں اسے دیکھ سکتی ہوں؟“ ہیلنگلے سوال کیا۔ اگرچہ اس کی ایسی کوئی خواہش نہیں تھی مگر وہ جانتی تھی کہ مریض رولٹ کے اعتقاد سے اس کا یہ سوال کہ نامزدی اور متوقع ہے۔

مگر ڈاکٹر لیوی نے اسے اس کا مشورہ نہیں دیا۔ اس کے خیال میں مریض کو دیکھ کر سوائے مزید پریشان ہونے کے کچھ اور حاصل نہیں ہو سکتا تھا۔ اس نے ہیلنگلے کو مشورہ بھی دیا کہ چونکہ مریض رولٹ کی حالت میں کوئی فوری تبدیلی متوقع نہیں ہے اس لیے اس کا اپنے کمرے میں بند ہو کر بیٹھ جانا بھلا ضروری ہے اور نہ سب انہیں ہے۔ مروت رولٹ کے مرنے کا کوئی خطرہ نہیں ہے اس لیے وہ زندگی کے معمولات میں فرق

زائے فے۔ گھوٹے پھرے کے لیے باہر جانے اور اپنے آپ کو خوش رکھنے کی کوشش کرے۔

ڈاکٹر کے جانے کے بعد میڈیکل ٹریس پر جا کر بیٹھ گئی۔ وہ سوچ رہی تھی کہ اگر دل کا اتنا شدید درد بھی مدد ملے تو ختم نہیں کر سکتا تب یہ بات یقینی نظر آتی ہے کہ وہ تین چار ماہ میں بڑی حد تک صحت یاب اور پورے کے قائل ہو جائے گا۔ اور ورنہ کو اپنے خطے کے ہائے میں بتا دے گا۔ لیکن دو تین ماہ میں بہت کچھ ہو سکتا ہے۔ سو نذر لینڈ کا اکاؤنٹ ابھی تک اس کے پاس ہے جس کی مالیت تقریباً ڈیڑھ کروڑ ڈالر کے لگ بھگ ہے۔ اٹ کے وقت ستر تیس لاکھ کروڑ زیادہ بہتر طور پر سوچنے کے قابل بنتی ہے۔ آج رات وہ اپنے مستقبل کے ہائے میں غور کرے گی۔ مردوست اس کے ہاتھ میں تروپ کے کئی پتے ہیں مثلاً دولت کا پورے کے ناقابل ہونا اور اس سرخ فائل کا اس کے قبضہ میں ہونا۔ وہ اپنے میڈم میں گئی غسل کا لباس پہنا۔ ہوش ملک کو فون کر کے ساحلی گاڑی کے لیے کہا اور ملک کو رٹے پر احترام سے جواب دیا کہ گاڑی تین منٹ میں پہنچ جائے گی۔ میڈیگانے سوچا کہ اگر دولت کو گوانائی مل گئی تو یہ خصوصی برتاؤ ختم ہو جائے گا۔ مردوست تو یہ کیفیت ہے کہ اگر وہ ساتھ میں روزی بھری لالچ کا بھی مطالبہ کرے تو اس میں بھی کوئی دشواری پیش نہیں آئے گی لیکن وہ طبعی چابی جو یہ سب کچھ کر دے سکتی ہے غیر متوازن ہو کر کھانپ رہی ہے لہذا معلوم نہیں کس وقت اس کے ہاتھ سے گر جائے۔

وہ گاڑی میں ہوٹل سے روانہ ہوتی تو چور اپنے پرکھڑے ہونے کا شبل نے اسے سلام کیا اور اس کے گزرنے کے لیے دوسری طرف کا ٹریفک روک دیا۔ یہ بھی اسی سلوک کا ایک نمونہ تھا جو اس کے ساتھ مخصوص تھا۔ ساحل کے سنان حصے کی طرف جاتے ہوئے میڈیگانے جب ... ہٹوں کی قطار کے سامنے سے گزری تو اسے دفعتاً پیری جیسن کا خیال آ گیا۔ صبح کے اخبارات میں اس کا فوٹو شائع ہوا تھا۔ اس کا مطلب تھا کہ اب تک میری کو معلوم ہو گیا ہوگا کہ وہ کون ہے۔ اب وہ اس کے ساتھ کوئی تعلق پیدا نہیں کر سکتی تھی۔ اتنا ہی نہیں اب ناساؤ میں اسے بہت خطرہ رہنا ہوگا۔ اس کی نگاہ کوئی جاری ہے اگرچہ اس وقت بظاہر کوئی اس کے تعاقب میں نہیں تھا لیکن نگراں کے لیے تعاقب ضروری نہیں تھا کوئی طاقتور دفتر میں کی مدد سے بھی اس کی نقل و حرکت دیکھ سکتا تھا۔ پیراڈائز سٹی میں بھی کھل کھینے کا کوئی موقع نہیں تھا اس لیے وہ ہمیشہ روپ کے سفر کے دوران اپنی پاس بچھاتی تھی۔ اب بھی اسے روپ کے سفر کا کوئی ہمان تلاش کرنا پڑے گا۔

ساحلی گاڑی کو ایک پام کے درخت کے نیچے چھوڑ کر وہ ٹریک سمندر میں تیری رہی۔ پھر جب دھوپ کی تمازت ناقابل برداشت بننے لگی تو درخت کے سامنے سی آ کر بیٹھ گئی۔ گزشتہ روز کی طرح میری جیکین پھر

نہ جانے کہاں سے نمودار ہو کر اس کے سامنے آ گیا۔ اس نے بھی غسل کا لباس پہن رکھا تھا۔ اس کے تندہمت و توانا جسم کو دیکھ کر میڈیگانے خود پر قابو پانا مشکل معلوم ہونے لگا لیکن اسے احساس تھا کہ اب اس شخص سے بے تکلف ہونا خطرناک ہوگا۔

”کیا تم ہمیشہ اسی طرح وعدہ کر کے غائب ہو جاتی ہو پتہ میری نے مسکراتے ہوئے کہا۔“
”مجھے افسوس ہے کہ میں کل رات وعدے کے مطابق نہیں آ سکی“
میڈیگانے سرسری اجماع کیا۔

”میں مذاق کر رہا تھا“ میری اس کے قریب ہی ریت پر بیٹھ گیا۔
”مجھے تمہارے شو بہکے ہائے میں پڑھ کر بہت افسوس ہوا مردوست“
پھر بال بال بچی۔ میڈیگانے دل میں سوچا۔ اگر میں کل رات اس کے ساتھ چلی گئی ہوتی تو اب تک تعلقات قائم ہو گئے ہوتے اور میری شخصیت کا لٹہ کھلنے کے بعد یہ بات خطرناک ثابت ہوتی۔

”تم نے اختیار میں پڑھا ہوگا پتہ وہ بولی۔

”ہاں میں تازہ ترین خبروں سے آگاہ رہنا پسند کرتا ہوں“ میری نے جواب دیا۔ اب تمہارے شو بہر کی طبیعت کیسی ہے پتہ
میڈیگانے ایک اجنبی سے اپنے نجی معاملات پر گفتگو کے لیے تیار نہیں تھی۔ وہ ٹال کر چلنے کے لیے کھڑی ہو گئی۔

”میں پوچھنی نہیں بوجھ رہا تھا“ میری نے جلدی سے کہا۔ ”اصل میری ایک پرابلم ہے جس کی وجہ سے میرے لیے یہ جانا ضروری ہے۔“
”مجھے تمہاری کسی پرابلم سے کوئی دلچسپی نہیں ہے“ میڈیگانے کہا اور قدم بڑھایا۔

”تمہاری مرضی میں صرف یہ سوچ رہا تھا کہ اپنی پرابلم کے ہائے میں تم سے بات کہوں یا مشورہ دے“ میری نے لہجہ بدلی سے کہا۔
میڈیگانے دل کو ایک جھٹکا لگا لگا۔ دھڑکن تیز ہو گئی مگر وہ اتنی سہجہ ضروری کہ اپنے تاثرات کو چھپا سکے پھر بھی اسے رگڑنا پڑا۔

”کیا تم ورنہ کو چلنے ہو پتہ“ اس نے پوچھا۔

”نہیں“ اور کچھ دیر میں اس کے ہائے میں سنا ہے اس کے پیش نظریں اسے جانا بھی نہیں چاہتا تھا۔ ”میری نے جواب دیا۔“ ”میرا خیال تھا کہ میری مشکل کے سلسلہ میں تم ورنہ کے مقابلہ میں کہیں زیادہ مدد ثابت ہوگی۔ لیکن تمہیں جانے کی جلدی ہے تو مجھے مجبوراً ورنہ کے پاس ہی جانا پڑے گا۔“

میڈیگانے اپنا بیگ کھول کر سگریٹ کیس نکالا۔ فلاٹر سے سگریٹ نکلیا اور ساحلی گاڑی کے سامنے مکتے ہوئے بولی۔

”اچھی بات ہے۔ بتاؤ تمہاری کیا پرابلم ہے پتہ“

”تمہارے خوبصورت ہی نہیں ذہن بھی ہوتے میری مسکرایا۔۔۔“
”بہر حال واقعہ یہ ہے کہ دو دن پیشتر تمہارے شو سرے نے مجھے فیکل ٹھکانا

نگارنی کرنے کے لیے میری خدمت حاصل کیں۔

یہ جھٹکا اٹھانے کا یہ تھا کہ ہیلکاس طرح خود پرقاؤ نہیں پا سکی۔ اس کے ہاتھ سے سگریٹ چھوٹ کر گر پڑا۔ مگر اس نے جلد ہی خود کو سنبھال لیا۔ سگریٹ لپس سے دوسرا سگریٹ نکال کر شگایا۔

”گو یا تم پر اڑیٹ جاؤں سو ہو“ اس نے کہا۔ لیکن لوگوں کی خاموشی کرنا تھا اسے ضمیر پر بوجھ نہیں تھا۔

”کیا اپنے شوہر کو دھوکا دینا تھا اسے ضمیر پر بوجھ نہ رہا ہے پتہ میری نے جواب دیا۔

”تم مجھے اپنی شکل کے بارے میں بتا رہے تھے۔“ ہیلگ نے ناگوار سے کہا۔

”نیو یارک کی لاسٹریٹس سے میرے ڈاڑھیوں اور انھوں نے مشرودلف سے میری سفارش کی تھی۔ مشرودلف بہت بڑے آدمی ہیں انھوں نے مجھے فون کیا تو میں ان کے رعب میں آ گیا اور جب انھوں نے تمھاری نگارنی کے لیے کہا تو میں سوئے اس کے کہ میں پر خدمت کے لیے تیار ہوں کوئی ادب بات کرنے کی ہمت ہی نہیں کر سکا۔ نتیجہ یہ کہ کسی ایڈوانس رقم کے سلسلہ میں کوئی بات ہوتی اور نہ میری فیس کے بارے میں۔ میں نے سوچا کہ مجھے فون کرنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ میں ایک ہفتہ کے لیے لپٹنے آدمیوں سے تمھاری نگارنی کرواؤں گا اور اس کے بعد اپنی رپورٹ کے ساتھ اخراجات کا تخمینہ اور اپنی فیس کا بل بنا کر مشرودلف کو بھیج دوں گا۔ لیکن اب برقی سے مشرودلف بیمار ہو گئے اور اخراجات میں جو خرچ آئی ہیں ان سے معلوم ہوتا ہے کہ ضرورت ان کی حالت اچھی نہیں ہے، بلکہ عنقریب انھیں پیراڈائز میں منتقل کر دیا جائے گا۔ میں نے دو آدمیوں کو تمھاری نگارنی پر مامور کیا تھا۔ اب مجھے انھیں رقم ادا کر لے رہا ہوں۔ کیا تم میری بات سمجھ رہی ہو؟“

”یہ کم از کم زیادہ مناسب ہو گا کہ میں تمھاری بات سن رہی ہوں،“ ہیلگ نے کہا۔

”بہت خوب، تم خوب صورت آدمی ہیں، یہی نہیں سخت مزاج بھی ہو؟“ میری نے کچھ پریشانی سے کہا۔ ”برہال میں جا رہا ہوں کہ تم مجھے دس ہزار ڈالر ادا کرو۔ میں اپنے آدمیوں کو نگارنی سے منع کر دوں گا۔ پھر جو تمھارا دل چاہے کرتی رہنا۔ جب مشرودلف صحت یاب ہوں گے میں انھیں ایسی رپورٹ پیش کر دوں گا جو تمھارے حق میں ہوگی۔“

ہیلگ نے سگریٹ چھینک لیا۔ تیز چلدا کہ انھوں سے میری ٹیکنیک کو گھومتے ہوئے اس سے سخت لہجہ میں کہا۔

”میرا مشورہ ہے کہ اپنی فیس کے لیے تم مشرودلف سے مطالبہ کرو۔ وہ آج شام نو یارک کے ٹاپس جا رہا ہے اس لیے تمھارے پاس اس سے ملنے کے لیے کافی وقت ہے۔ ایک بات پر بھیجیں میرے بل سے معلوم ہونا چاہیے تھی لیکن جسے اپنی نگارنی کے باوجود تم معلوم نہیں کر سکتے وہ یہ ہے کہ میں

ہیلک میل اور ہیلکس مشرودلفوں پر اذیت بھیجتی ہوں۔“

یہ کہہ کر وہ اپنی ساحلی گاڑی میں بیٹھ گئی۔ میری نے ایک قہقہہ لگایا۔ ”برہال میں نے کوشش کر کے دیکھی ہے وہ بولا اور کوشش کرنے میں کوئی نقصان بھی نہیں تھا۔“

ہیلگ نے اس کی طرف دیکھے بغیر گاڑی اسٹارٹ کر دی اور ہوشل روانہ ہو گئی۔



ہیلگ ہوشل پہنچی تو بال بعد اڑنے سے تیار کیا کہ ٹیلیگرام آئے تھے جنہیں اس نے ہیلگ کے کمرے میں رکھوا دیا ہے۔ نیز مشرودلف اپنی روانگی سے پہلے اس سے ملنا چاہتے ہیں۔ ہیلگ نے پورے سے کہا کہ وہ دبیر کو پیغام بھیج دے کہ وہ نصف گھنٹہ بعد اس سے ملاقات کرے گی۔ کمرے میں پہنچ کر اس نے غسل کیا۔ لباس پہنا اور ٹیپس برا کر دھوپ میں ایک بڑی چھتری کے سائے میں بیٹھ گئی۔ وہ میری جیکسن کے باغ میں سورج رہی تھی۔ وہ اس کی دستاویز اور فلیٹ کا دروازہ کھول دیا۔ وہ اس کے لیے انتہائی خوشنماک ثابت ہو سکتا تھا۔ مگر وہ بچ گئی۔ آئندہ اسے بہت زیادہ محتاط رہنا ہو گا، اور اس وقت تک اپنی خواہشات کو کنٹرول کرنا پڑے گا۔ جب تک کہ وہ وہاں نہ پہنچ جائے۔ اس کے خیال میں میری بے وقت تھا کہ عرض رو لفت کی ایک فون کال پر اسے ہیلک میل کرنے کی کوشش کر رہا تھا۔ اس کے پاس اس بات کا کوئی تحریری ثبوت نہیں تھا کہ وہ لفت نے اسے ہیلگ کی نگارنی کے لیے مامور کیا تھا۔ اسے یقین تھا کہ نظارہ دھکی جینے کے باوجود میری دبیر نہ نکلیں گی۔ کوشش نہیں کرے گا اور اس نے کوشش کی بھی تو دبیر اسے دھکے دے کر باہر نکال دے گا۔ لیکن اسے اپنے جذبہ بات کو برہال کنٹرول کرنا پڑے گا۔ یہ دوسری مرتبہ بھی کہ وہ ہیلک میل کیے جانے سے بال بال ہمتی ہوتی۔

پونے چھ بجے کے قریب دبیر نے اس سے ملنے آیا۔ وہ جانا چاہتا تھا۔ کہ آیا ہیلگ کو قانونی طور پر ایسا اختیار حاصل ہے یا نہیں کہ وہ رو لفت کے ذاتی اکاؤنٹ سے رقم نکلوا سکے۔ اس نے بتایا کہ ایسا اختیار خود اسے یا فٹنر کو بھی حاصل نہیں ہے۔ جسے اس کی ضرورت ہی محسوس نہیں کی اور نہ کسی کو اس کا گمان تھا کہ کسی ایسے حالات پیدا ہو جائیں گے۔ ہیلگ نے جواب دیا کہ اسے بھی ایسا لگتی قانونی اختیار حاصل نہیں مگر یہ کہ خود اس کے اکاؤنٹ میں موجود ہے مزید اگر ضرورت ہو تو وہ سونڈ لینڈ جا کر ٹریلرز چیک حاصل کر لے گی۔ دبیر نے کہا کہ مشرودلف کے علاج کا مالک اور دوسرے اخراجات کا کارپوریٹن ادارتی ہے کہ اسے اسے ہیلگ کو ضرورت ہو تو وہ اسے بھی رقم دے سکتا ہے لیکن ہیلگ نے کہا کہ وہ اپنے فزیشن سے اپنے اخراجات پورے کرنا زیادہ مناسب سمجھتی ہے اور رو لفت کی طبیعت کچھ بہتر ہوئے پر نوٹر لینڈ جا کر رقم کا انتظام کر لے گی۔

اس کے بعد دبیر نے ہیلگ سے پوچھا کہ آیا اسے رولف کی بیٹی شیکا کا موجودہ یہ معلوم ہے۔ ہیلگ کو اس سوال پر تعجب ہوا۔ وہ آج تک

شیلہ سے نہیں ملی تھی۔ شیلہ اس کی مدد لے کر شادی سے قبل ہی لوکر چلی گئی تھی۔ ورنہ شیلہ کے بارے میں اس سے زیادہ جانتا تھا۔ اس نے بتایا کہ شیلہ بہت اعلیٰ تعلیم یافتہ ہے اس نے تاریخ اور صحافت میں ڈگریاں لے رکھی ہیں۔ وہ رولٹ کو اپنی بیٹی سے بہت توقعت تھیں بعد وہ اسے اپنی کارپوریٹن میں کوئی بلند عہدہ دینا چاہتا تھا لیکن شیلہ کے نظریات اپنے باپ سے مختلف تھے وہ سرمایہ داری اور جاگیر داری نظام کے خلاف تھی، اور رولٹ اسے جو رقم عجیب خرچ کے لیے دیتا تھا وہ اسے ایسی تحریکوں کی مالی امداد پر خرچ کرتی تھی جو سرمایہ داری کے خلاف قائم کی گئی تھیں۔ اسی سلسلے میں وہ اپنے کچھ دوستوں کے ساتھ کامیونیسٹوں کے ہمراہ ایک معاہدے میں پکڑی گئی تھی۔ اس موقع پر رولٹ نے نہ کثیر خرچ کر کے امداد پانا آخر دس سو گنا استعمال کر کے اسے جیل جانے سے باز رکھا تھا۔ بعد میں اسی مسئلہ پر باپ بیٹی کے درمیان جھگڑا بھی ہوا اور شیلہ گھر چھوڑ کر چلی گئی۔ اس کے بعد سے اس کا کوئی پتہ نہیں چلا کہ کہاں گئی۔ لیکن اب جو کہ رولٹ کی حالت ناکر ہے، اس لیے ہر سکتا ہے کہ باپ بیٹی ایک دوسرے سے ملنا چاہیں۔ ہیدلگ نے جواب دیا کہ اسے شیلہ کے متعلق کچھ معلوم نہیں مگر یہ کہ رولٹ کی بیماری کی خبر تقریباً تادم ہی انہماک میں شائع ہو چکی ہے اور یہ خبر شیلہ کی نظروں سے بھی گزری ہوگی وہ آنا چاہے گی تو خود ہی آجائے گی۔ ورنہ اسے اس رائے سے اتفاق کیا۔

”ایک اہم بات بھی ہے جو مجھے الجھن رہی ہے۔ ورنہ نے دفعتاً کہا۔ شاید تم اسے سمجھانے میں کچھ مدد کر سکو۔ نرس فیئرے جو مشرورولٹ کی تیمارداری پر مامور ہے کہہ رہی تھی کہ ایسا معلوم ہوتا ہے جیسے مشرورولٹ نے کچھ بتانے کی کوشش کر رہا ہے۔“

”اوہ“ ہیدلگ چونکی ”وہ کیا ہے؟“

”نرس فیئرے کو ایسے افراتفری کی تیمارداری کا کافی تجربہ ہے جو کئی برس کی حالت میں مبتلا ہوں۔ اسی لیے وہ ان کی بڑبڑاہٹ یا ادھوکے اور ناکمل الفاظ کو سمجھنے کی بھی کافی صلاحیت رکھتی ہے۔ اس کا کہنا ہے کہ مشرورولٹ مسلسل چند الفاظ دہرا رہا ہے۔ وہ الفاظ یہ ہیں۔ بسن لائن بیڑا۔ میں تو ان الفاظ سے کچھ نہیں سمجھ سکا۔ تمھارے خیال میں ان کا مطلب کیا ہو سکتا ہے؟“

”سن آن۔ بیڑا۔“ ہیدلگ نے کچھ اطمینان سے دہرایا۔ ”عجیب الفاظ ہیں۔ نہیں، میں بھی ان سے کوئی مطلب اخذ نہیں کر سکتی۔“

”مکن ہے کہ نرس فیئرے بعد میں ہمیں کچھ مزید بتائے۔“ ورنہ نے کہا۔

ورنہ نے چلا گیا تو ہینکل ہیدلگ کے لیے مارٹینی لے کر آیا۔ ہیدلگ نے اس سے ورنہ کا ذکر کیا کہ وہ شیلہ کا پتہ جاننا چاہتا تھا ادھر ہینکل سے پوچھا کہ اسے اس بارے میں کچھ معلوم ہے یا ہینکل نے بتایا کہ شیلہ کا پتہ گیسے سے خطوط لکھتی رہتی ہے اور وہ بھی ان کا جواب دیتا رہتا ہے اور یہ کہ ہینکل

شیلہ پر سر میں ہے مگر وہ اس کا پتہ نہیں بتا سکتا کیونکہ شیلہ نے منع کر دیا ہے۔ البتہ اس نے شیلہ کو اس کے باپ کی بیماری کا خیال دیکھ دیا ہے لیکن چونکہ اس کے مالی حالات اچھے نہیں ہیں اس لیے وہ شاید ہی اپنے باپ کو دیکھنے آ سکے۔ اس پر ہیدلگ نے آمودہنت کے لیے خرچ دینے کی پیشکش کی، لیکن ہینکل کا خیال تھا کہ پہلے شیلہ کے خط کے جواب کا انتظار کرنا چاہیے۔ پھر اگر اسے رقم کی ضرورت ہوگی تو وہ ہیدلگ سے کہے گا۔

ہیدلگ شام کے وقت کہیں جانے کا پروگرام نہیں کر سکتی تھی۔ اس نے کہا کہ وہ شام کا کھانا جلدی کھا کر آرام کرنا چاہتی ہے۔ اس پر ہینکل نے کہا کہ وہ خدا اس کے لیے کوئی بدکا ہیلا کھانا تیار کرنے کا شیلہ آڈیٹ و فرور ہیدلگ نے خوشی کا اظہار کیا اور تعریف کے طور پر کہا کہ اسے ہینکل کا پکا یا پورا آڈیٹ بہت پسند ہے۔ ہینکل اپنی تعریف سن کر خوش ہو گیا۔ ہیدلگ نے کہا کہ اپنے اہل و عیال کو کھانا پاتی تھی اس لیے اس کی کوشش ہی تھی کہ ہینکل اس سے خوش ہے۔ اس کے جانے کے بعد وہ شیلہ کے بارے میں سوچنے لگی۔ اپنے خیال آگیا کہ اگر رولٹ اسی حالت میں مر گیا اور وہ سارا وصیت نامہ نہیں لکھا جاسکا تو شیلہ کو دس لاکھ ڈالروں میں ملے گے مگر اس نے فیصلہ کیا کہ جب اسے رولٹ کی جائداد کا وارثی ہو سکی ملکیت حاصل ہوگی تو وہ اپنی طرف سے شیلہ کو یہ رقم دے گی۔

سوچتے سوچتے اس کے خیالات کی رد و نبرن کی باتوں کی طرف منتقل ہو گئی اور اسے ان الفاظ کا خیال آیا جو نرس فیئرے کے بقول رولٹ بار بار دہرا رہا تھا۔ اس نے خود وہ الفاظ دہرائے اور دفعتاً وہ ان الفاظ کا مطلب جان گئی۔ وہ سمجھ گئی کہ اس کا شوہر جو کچھ کہنے کی کوشش کر رہا ہے وہ اصل میں ورنہ۔ لیٹر اور ڈرا رہے۔ یعنی ورنہ۔ خط اور دراز۔ وہ اس خط کے بارے میں بتانا چاہتا ہے جو اس نے ورنہ کو لکھا تھا اور نیز کی دراز میں رکھا تھا۔

اسے خیال آیا کہ سرخ فائل کو اپنے پاس رکھنا خطرے سے خالی نہیں۔ بہتر ہوگا کہ وہ فائل ہوٹل میجر کو دیدے تاکہ وہ اسے ہوٹل کے اپنی سیف میں محفوظ رکھ دے۔ یہ سوچتے ہی وہ اٹھی کہ اسی وقت فائل میجر کو دے۔ اپنے بیڈ روم میں گئی۔ لاماری کھول کر سوٹ کیس نکالا مگر جب سوٹ کیس کھول کر دیکھا تو سکتہ میں رہ گئی۔ سرخ فائل اپنی جگہ موجود نہیں تھا۔

اس نے تمام بیڈ روم چھان مارا مگر فائل کہیں نہ پاتا تو ملتا۔ آخر ہیدلگ کو یقین ہو گیا کہ فائل چور لایا گیا ہے مگر اسے کون چوراسکتا ہے؟ ورنہ یا ناگن۔ پھر کیا ہینکل۔ وہ اس خط کے مصنفوں سے واقف تھا مکن ہے اس نے سوچ کر کہ کہیں ہیدلگ کے خط ضائع نہ کر دے اسے چور لایا ہو۔ مگر اس کا ذہن یہ تسلیم کرنے کے لیے آمادہ نہیں تھا کہ ہینکل اس کے بیڈ روم کی تلاش نے کرنا فائل چوراسکتا ہے۔ اسے ہوٹل میجر کا خیال آیا۔ اس نے ہیدلگ کو فائل

میں کیا قزوہ ٹیپ دیکھ کر پولیس کو سنے کی ادویں اسے بلیک میلنگ کے جرم میں گرفتار کیا جائے گا۔

تقریباً چالیس منٹ کے بعد نائب میجر ایک دزدہ پولیس چارپاٹ سائز ٹیپ دیکھ کر ڈرے کر آگیا۔ ہینگلے کے پوچھنے پر اس نے ایک نسبتاً بڑے ٹیپ دیکھاؤ کے متعلق بتایا کہ اس کے خیال میں یہ سب سے زیادہ خاص ہے ہینگلے کے کمارہ جلاؤں دیکھاؤر چھوڑ چلے گئے ہیں اسے کمارہ دیکھ لی۔ نائب میجر کے ہانے کے بعد وہ ٹیپ دیکھاؤر ڈول کو آزما رہی تھی کہ بری کا فن آگیا۔ اس مرتبہ بھی اس نے ورنن بن کوفن کیا تھا۔ وہ پہل مرتبہ ہینگلے کے اچانک سیدھ رکھ دینے پر نااض تھا مگر ہینگلے نے سخت ابو میں بات کرتے ہوئے کمارہ اس سے گھٹ کرے ہوئے اس کے مرتبہ تھوڑے تھوڑے اخلاق کا خیال لکھے۔ میری کو معذرت کرنا چاہی۔ اس نے ہینگلے کو بات کرنے کی دعوت دی اور تھوڑی دودھ قح کے بعد یہ طے ہوا کہ آدھ گھنٹے کے بعد ہینگلے اس سے پرل ریٹائرڈ میں ملاقات کرے گی۔

ہینگلے نے چاروں ٹیپ دیکھاؤر کو آزما یا اور اس دیکھاؤر کو بہت حساس پایا جس کی تعریف نائب میجر نے کی تھی۔ اس نے کچھ دوسری حنوری چیزوں کے ساتھ اسے اپنے بیگ میں رکھا اور کسی کے پرل ریٹائرڈ روانہ ہو گئی۔ وہ میری سے پہلے ریٹائرڈ پہنچا یا تھی اس لیے قزوفت سے قبل ہی چل دی تھی۔ پرل ریٹائرڈ ایک مقبول مقام تھا۔ ہیڈ ویٹر نے اسے فوراً پہچان لیا اور صرست کا اظہار کیا۔ ہینگلے نے بتایا کہ وہ ایک شخص میری جیکسن سے ملے آئی ہے اور اس سے گھٹ کرے دولن صرست کافی ہے گی وہ اس کے لیے کسی ایسی چیز کا انتخاب کرے جہاں کوئی دوسرا گاہک نہ ہو۔ ہیڈ ویٹر نے ریٹائرڈ کی بائیں پر اس کی نشست کا انتظام کر دیا۔ وہاں اس وقت کوئی گاہک نہیں تھا۔ ہینگلے دس ڈالر کا نوٹ بطور ٹیپ دیتے ہوئے اس کا شکریہ ادا کیا اور کہا کہ جیسے میری جیکسن آئے اسے اس کے پاس پہنچا دیا جائے۔

میری دس منٹ کے بعد آگیا۔ ہینگلے نے اپنا ہیڈ بیگ میز پر رکھ دیا تھا۔ جیسے ہی اس نے میری کو دیکھا ٹیپ دیکھاؤر آن کر دیا۔ جب ویٹر ان کے لیے کافی کی ٹرے رکھ کر چلا گیا۔ ٹیپ دیکھاؤر نصت گھٹ کرے چلنے والا تھا۔ اس لیے ہینگلے وقت ضائع کرنا نہیں چاہتی تھی۔

”ترے کیا تھا کھانے پاس کوئی چیز ہے جس کی بھجے ضرورت ہو سکتی ہے؟“ وہ بولی کیا چیز ہے وہ پوچھا۔

”جب تم نے مجھے آج سہ پہر دھکا دیا تھا تو میں اس معاملہ کو ختم کرنے پر غور کر رہا تھا۔“ میری نے کافی کا گھونٹ گھٹے ہوئے کمالا ظاہر سے میرے پاس کوئی ثبوت نہیں تھا کہ مشرہ لغت نے میری خدمات حاصل کی تھیں، اور بغیر کسی ثبوت کے میں ورنن کے پاس بھی نہیں جاسکتا تھا چنانچہ میں اپنی فیس اور اخراجات ملنے سے واپس ہو چکا تھا۔“ وہ ایک لمحہ کے لیے رکھا۔

سے جلتے دیکھا تھا۔ مگر بات بھی عقل تسلیم نہیں کرتی کہ ایک اتنے اعلیٰ عہد کے پوئل کا میجر ایس گھنیا حرکت کر سکتا ہے۔ اسے یاد آیا کہ وہ سمندر میں نہلنے کے لیے کئی تھی اس دولن کوئی بھی اس کے کمرے میں داخل ہو کر فائل چسپاں نہ کر سکتا تھا۔ لیکن یہ کمال کسی نے بھی پوچھا تو یہ حقیقت تسلیم کے بغیر جاری نہیں تھا کہ اس کے ہاتھ میں جو توپ کے پتے تھے ان میں سے ایک ہم پتہ اس کے قبضہ سے نکال گیا۔ یاد دہندہ خط و نبرن کو بھیج دئے گا کہ اس کا امکان نہ تھا۔ حالات ایسے تھے کہ شاید اسے ایک مرتبہ ہینگلے کیل کرنے کی کوشش کی جائے۔ وہ یہ ہی سوچ رہی تھی کہ ورنن کی گھنٹی بجی۔ پوئل کے آپریشن نے بتایا کہ مشرہ ورنن کا فن ہے۔ ہینگلے کو تعجب ہوا۔ ورنن تو اس وقت میز پر چائیں جا رہا ہوگا۔ بہر حال اس نے آپریشن سے کہا کہ وہ نگلشن ملائے۔ اور سلسلہ قائم کرتے ہی جواؤز اس کے کان میں آئی وہ میری جیکسن کی تھی۔

”ریسور واپس مت رکھنا، وہ جلدی سے بولا۔“ میرے پاس ایک ایسی چیز ہے جس کی تفصیل خبر ضرورت ہے۔“

تو آخر بیٹھنے سے باہر آگئی۔ ہینگلے دول میں کہا۔ اسے پہلے ہی سمجھ جانا چاہیے تھا کہ یہ کام میری کے علاوہ اور کسی کا نہیں ہو سکتا۔ اسی وقت پہلے ایک ٹوٹی بے کھانے آگیا۔ ہینگلے نے کمارہ اس وقت بات بنی ہو کر کہ سکتی، ایک گھنٹے بعد ورنن کا ادویہ کہہ کر ریسور رکھ دیا۔ ان حالات میں ہینگلے کے لیے کھانا کھانا اور ساتھ ہی پہلے کی تعریف بھی کرتے جانا بڑا مشکل تھا۔ مگر وہ کسی دیکھی طرح اس شکل سے حمد رہا ہو گئی۔ زبردستی کھانا نہ کر لیا آٹیسٹ کے ذائقہ کی تعریف بھی کی۔ شکریہ کے ساتھ کافی پیئے سے انکار کرنا آخر پہلے شب بیز کر کے چلا گیا۔

اس کے جانے کے بعد ہینگلے ٹیپس پڑا کر بیٹھ گئی۔ ظاہر تھا کہ میری کا اشارہ خط کے علاوہ اور کسی چیز کی طرف نہیں ہو سکتا تھا۔ لیکن وہ اسے بلیک میل کرنے کی کوشش کرے گا۔ پھر اسے کیا کرنا چاہیے؟ اس نے اپنے آپ کو سمجھا یا کہ بڑا نہیں ٹھنڈے دول داغ سے سوچنے کی کوشش کرو۔ اس سلسلے میں پہلا منطقی قدم تو یہ ہونا چاہیے کہ اسے میری سے مل کر کھانا پوچھا کہ وہ کیا کہتا ہے۔ اس پول پر وہ دینک سوچتی رہی۔ پھر ایک فیصلہ ہو گیا کہ اس نے پوئل کے ہیڈ پوئل کو فون کیا اور اسے بتایا کہ اسے ایک گھنٹے کے اندر ایک بہت حساس قسم کا ایک پاٹ سائز ٹیپ دیکھاؤر مانگرو فون چاہیے۔ ہیڈ پوئل کو فون پر اس خواہش پر حیرت ہوئی تو اس کے لیے تعین حکم کے سوا کوئی چارہ نہیں تھا۔

ہینگلے نے اندی سے اپنا ایک ہیڈ بیگ نکال کر نیچے سے اس کا اسٹر کاٹ دیا تاکہ اس میں ٹیپ دیکھاؤر چھپا کر رکھ سکے۔ اسے توقع تھی کہ اگر مانگرو فون حساس ہوا تو بیگ کے اندر کھے ہوئے تھے وہ اس کی اور میری کی گفتگو دیکھاؤر کئے گا۔ پھر وہ میری سے اس طرح بات کرے گی کہ میری واضح الفاظ میں اپنا مقصد بیان کرنے پر مجبور ہو جائے۔ ایک مرتبہ ایسی بات چیت دیکھاؤر ہو گئی تو وہ میری کو دھکی دے سکتی ہے کہ اگر اس نے وہ خط اس کے محلے

لکھا تھا۔

”اب وہ کہتا ہے: ”میری زناچی بات جادی رکھی تھی کہ یہ خط سونے کی کان ہے اور وہ یہ خط واپس دینے کے لیے پانچ لاکھ ڈالر سے کم نہیں لگا۔ میں نے مجھے سمجھانے کی بہت کوشش کی مگر وہ کچھ سننے پر آمادہ نہیں ہے چنانچہ اگر تم وہ خط واپس حاصل کرنا چاہتی ہو تو انھیں پانچ لاکھ ڈالر اس ٹوکے کو ادا کرنا چاہیے اور ان کا مجھے ادا کرنا ہوں گے۔“

”یقین نہیں آتا کہ ایک دو غلطی نسل کے دنگلدار زوجان کی سوچ اتنی ادبچی ہو سکتی ہے۔“ ہیدلگ نے سپاٹ لمب میں کہا۔

”میں بھی اس کی بات سن کر حیران رہ گیا تھا۔“ میری نے ہنسنے ہوئے کہا: ”مگر اس میں کچھ قصور تھا لہذا یہی ہے۔ میں اتنا لالچی نہیں ہوں اور اب بھی صرف دس ہزار ڈالر چاہتا ہوں۔ اگر تم نے پہلے ہی میری بات مان لی ہوتی تو مجھے اس ٹوکے کی مدد نہ لینا پڑتی۔“

”تم جھوٹ بول رہے ہو۔“ ہیدلگ نے کلمہ سخت تھا: ”جس وقت تم مجھ سے بات کر رہے تھے اس وقت تھا ارادہ زوجان میرے بیٹر روم کی تلاش لے رہا تھا۔ خالص میری عدم موجودگی میں پڑا گیا ہے۔ کیا یہ اس بات کا ثبوت نہیں ہے کہ تم اسے پہلے ہی میرے کمرے کی تلاش لینے کی ہدایت کر چکے تھے اور اس کے منصوبے میں برابر کے شریک ہو اور رقم بھی میں ادا کروں گی اس میں اس کے ساتھ تھا احصاء بھی ہوگا۔“

ایک لمحہ کے لیے میری کی مسکراہٹ غائب ہو گئی اور وہ غطرس پڑا کر دوسری طرف دیکھنے لگا۔

”واقعی تم بہت زیادہ ذہین ہو! آخر وہ بولا۔“ اچھی بات ہے میں اصل حقیقت بتاتا ہوں۔ امر واقعہ یہ ہے کہ یہ خیال پہلے اس زوجان کے دماغ میں ہی آیا تھا۔ بعد میں میں نے غور کیا تو محسوس ہوا کہ یہ کوئی ناممکن اہمل منصوبہ نہیں ہے اور تم اپنے شوہر کے کاؤ بار اور دوست کی مالک بننے کے لیے پانچ لاکھ ڈالر کی رقم آسانی خرچ کر سکتی ہو مگر چونکہ وہ دو کا اس خصوصیت کو روکنے کا ارادہ نہیں کر سکتا تھا اس لیے عملی کام میں نے اپنے ذمہ لے لیا اور اسے طے ہوا کہ ہم دونوں ملنے والی رقم آپس میں برابر برابر تقسیم کر لیں گے۔“

”اور مجھے خط واپس مل جاتے گا۔“

”یقیناً۔“

ہیدلگ نے ایک گری سائنس لی۔ وہ جس قسم کی گفتگو جانتی تھی وہ ریکارڈ ہو چکی تھی۔ اب اگر بات اتنا تک بھی پہنچی تو خواہ اسے رد و لغت کی دولت نہ ملے لیکن یہ شیطان بھی ساری عرصہ میں سڑتا ہے گا۔

”اچھی بات ہے۔“ وہ کھڑی ہو گئی۔ ”مجھے اس دس ہزار ڈالر کی مال دوپہر کو چول کے ہال پر ڈروٹھ دے دوں گی تم اس سے وصول کر لینا باقی پانچ لاکھ ڈالر ادا انتظام جیسے ہی ممکن ہو اور وہ بھی ادا کر دی جاتے گی۔“

”قربان طے ہو گئی۔“ میری نے مسکراتے ہوئے پوچھا۔

”میرے پاس کوئی مستقل اثاثہ کام نہیں کرتا۔“ اس نے دوبارہ کہا ”شرع کیا۔“ میں اپنی ضرورت کے مطابق آدمیوں کی خدمت حاصل کرتا رہا ہوں لیکن ایک جاسوس ہونے کی وجہ سے ہر کچھ مرحلے کے اثاثہ میں کمی نہ رہتی ہے میرا رابطہ قائم رہتا ہے۔ یہ وہ افراد ہوتے ہیں جن کی موجودگی کے لوگ اس قدر عادی ہو جاتے ہیں کہ وہ ان کی حرکات و سکنات پر توجہ دینے کی ضرورت محسوس نہیں کرتے۔ چنانچہ میں نے اس زوجان کی خدمت حاصل کرنے کے لیے پانچ سو ڈالر خرچ کیے جو تھکے کرے، تھکے بیٹے روم وغیرہ کی صفائی کرتا ہے۔ ایک دو غلطی نسل کا ولیٹ اینٹن ہے اور اسے ایک باسلے ڈروڈسن موٹر سائیکل خریدنے کے لیے حد آندو تھی۔ یہ موٹر سائیکل بہت قیمتی ہوتی ہے۔ وہ اس کے لیے بہت مدت سے رقم پس انداز کر رہا تھا پھر بھی اس کے پاس اس کی قیمت سے بہت کم رقم تھی۔ اتفاق سے اسی ہفتہ مارکیٹ میں بارے ڈیوڈسن کی صرف ایک موٹر سائیکل فروخت ہونے کے لیے آئی۔ وہ دو لکھ سے حاصل کرنے کے لیے بے چین ہو گیا۔ میں نے اسے اسے موٹر سائیکل خریدنے کیلئے رقم دی اور جواب میں اس نے مجھے تھکے بیٹے روم کی تلاشی لے کر وہ چیز لا دی جو تھکے کے لیے حد ہا ہے۔ مجھے توقع نہیں تھی کہ وہ ایک ایسی اہم چیز حاصل کرنے میں کامیاب ہو جائے گا۔ میں نے صرف اس سے اتنا کہا تھا کہ وہ تھکے کے بیٹے روم کی تلاشی لے اور جو بھی چیز شکار خطوط و جت نام وغیرہ اسے خاص ملزم ہو جائے لیکن وہ، وہ خط لے آیا جو تھکے شوہر نے دینا کو لکھا تھا۔ تم میری بات سمجھ رہی ہونا پڑے۔

تو میری اس طرح کی گئی۔ ہیدلگ سوچ رہی تھی۔ باتیں کتنی جانیٹھان اس نے اپنے دل میں کہا۔ مجھے معلوم نہیں کہ تو اس طرح خود اپنی بربادی کا کام کر رہا ہے۔

”میں سن رہی ہوں۔“ بغا ہراس نے جواب دیا۔

”چنانچہ اب وہ خط میرے پاس ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ اگر وہ نرن کے پاس پہنچ گیا تو رقم دینا میں بالکل تھی دست ردہ جاتا گی۔“

”ممکن ہے تم ٹھیک کر رہے ہو۔“ ہیدلگ بولی۔ ”لیکن یہ بلیک میل ہے۔ ہر حال تم اس کے لیے کتنی رقم چاہتے ہو؟“

”مجھے یاد ہے تم نے کہا تھا کہ تم کبھی بلیک میل ہونے کے لیے تیار نہیں ہو گئی۔“

”ہاں۔ لیکن کبھی کبھی ایسا وقت بھی آجاتا ہے کہ بہترین سپر لارکو بھی شکست کا مزد کھینچنا پڑتا ہے۔ بتاؤ کتنی رقم چاہتے ہو؟“

”اگر صرف میرا اور میرا معاملہ ہوتا مسرور لغت تو میں یہ خط انھیں بغیر کسی معاوضہ کے دے دیتا۔ میں صرف اپنی نفیس اور درخواست یعنی دس ہزار ڈالر کا مطالبہ کرتا۔ مگر وہ بلا کہت چلا کہ اس نے خط کی دو فوٹو کاپیاں بنوائیں۔ میں ان سے ایک تھکے کے لیے ہے۔“

میری نے نیب سے ایک کاغذ نکال کر ہیدلگ کے سامنے ڈال دیا۔ اور ہیدلگ نے دیکھا کہ یہ اسی خط کی ایک فوٹو کاپی ہے جو رد لغت نے دینا کو

”ہاں“ ہیدگلنے جواب دیا اور میرے اپنا بیٹھ بیگ اٹھاتے کے لیے ہاتھ بڑھایا۔

گہری سانس سے پتلے بیک اپنے قبضہ میں لے چکا تھا۔

”ہنس منور لعل کا ماتا آسان نہیں“ وہ بولا۔ ”جب تم نے ہینڈ لوڈ سے ایک جیسا ٹیپ دیکھا تو طلب کیا تو ہینڈ اسٹاف میں چیمگو تیاں ہوتے تھے ذرا سکین۔ اس فریو جانے لگے تو کوریاتھا۔ اس نے ہیک کھول کر ٹیپ دیکھا اور سے ٹیپ نکال لیا اور کپڑے والیں بیگ میں ڈال دیا اور ٹیپ اپنی جیب میں رکھ لیا اور پھر جب وہ ہیدگل سے مخاطب ہوا تو اس کے چہرے کے تاثرات ہی نہیں کچھ بھی تبدیل ہو چکا تھا۔

”اچھی عورت تھا اور اسطرح ایک پیشہ ور ماہوس سے ہے“ وہ کرنت لہریں بولا۔ ”آئندہ میرے ساتھ کھڑی چلائی کرنے کی کوشش مت کرنا کل تک دس ہزار ڈالر ہر صورت میں مجھے مل جانا چاہیے۔“ وہ اٹھا اور تیز قدموں سے چلتے ہوئے ریسٹورنٹ سے نکل گیا۔ ہیدگل نے بس سے اسے دیکھتے ہوئے کے علاوہ اور کچھ نہ کر سکی۔

ہیدگل واپس ہوٹل پہنچی تو ٹالی پھرنے لگے تیار کر دین کی ایک اجنبی فن کال آئی تھی۔ وہ مانی کے سوئیٹا بچ ہوٹل میں ٹھہرے ہوئے ہیں اور انھوں نے پیغام بھجوڑا ہے کہ وہی آپ آئیں انھیں فن کر لیں۔ ہیدگل سر ہلائی ہوئی آگے بڑھ گئی۔ اپنے کمرے میں جا کر ٹیپوں پر بیٹھ گئی، جہاں اس وقت چاندنی پھیلی ہوئی تھی۔ اس کا ذہن سوچنے میں مصروف تھا۔ دس ہزار ڈالر حاصل کرنا کوئی مشکل بات نہیں تھی مگر باقی لاکھ ڈالر؟ کیا وہ اتنی آسانی سے ایک بیٹنگ کا شکار ہو جائے گی۔ وہ اس وقت اپنے آپ کو بے حد اکیلا محسوس کر رہی تھی۔ یوں تو تنہائی بچپن سے اس کا مقدر تھی۔ اپنے والدین کی لاکھوں ادا دینی اس کا فخر مولیٰ ذہانت نے اسے دھڑے بچوں سے بھی الگ کر رکھا تھا۔ اس کے باپ کو صرف اپنے کام سے دلچسپی تھی، ادا اس کی ماں کو اپنے چہرے سے۔ مگر وہ جنت ہارنے والوں میں سے نہیں تھی۔ مقابلہ کرو۔ اس نے اپنے آپ سے کہا۔ کوئی اور تھا۔ وہ کوئی نہیں آئے گا۔ سوچو کہ ان حالات میں تمہیں کیا کرنا چاہیے۔ اور سوچنے پر اسے احساس ہوا کہ اگر وہ صرف مجھے تھیں تب بھی میری جیکس ادا اس کا وہ فعلی اسل کا سامنی زندگی بھر اس کا بچھا نہیں چھوڑے۔ ممکن ہے وہ اسے اصل خط واپس کر دیں مگر اس کی نوکڑا پانی پینے پاس رکھیں گے اور جب بھی اس نے ان کا مطالبہ پورا کرنے سے انکار کیا وہ خط کی کاپی ورن کر بھیج دیں گے اور ورن جب چلے گا تو فانی کا لڑائی کر کے اسے دولت کی دولت سے محروم کر دے گا۔

ہیدگل کا احساس تھا کہ یہ جنگ اسے تنہا ہی لڑنا پڑے گی۔ اس نے میری سے کہا تھا کہ بہترین سپر لار کو بھی شکست کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔

جاسوسی ڈائجسٹ ۲۲ مارچ ۱۹۹۷ء

لیکن اب اس نے صدمہ لادوہ کر لیا تھا کہ کم سے کم ایک لڑائی ایسی ہے، جو اسے ہر حال میں جیتنا ہے۔ بار کھینٹ میں اسے اتنا بڑا نقصان پہنچنے کا اندیشہ تھا کہ وہ اس سے بچنے کے لیے ہر قسم کا خطرو حملے سے سکتی تھی اور اگر اسے بار ناپی پڑا تو اس طرح ہائے کی کوئی اور بھی پوری طرح کامیاب نہ ہو سکے۔

اس نے سوئیٹا بچ ہوٹل فن کر کے ورن سے بات کی ورن نے اسے بتایا کہ سفر کے دوران وہ ان عجیب الفاظ پر غور کر رہا تھا جو ورن لٹ نے فرسے کر بار بار بتانے کی کوشش کر رہا ہے۔ اسے اچانک احساس ہوا کہ ان الفاظ سے ورن، لیسٹر اور ڈارمز مر رہے۔ اس نے اپنے انداز سے کی تصدیق کی۔ اسے فرسے کو فن کر دیا کہ وہ ورن سے پوچھے کہ کیا وہ، یہی، کتنا چاہتا ہے کہ وہ جب فرس نے اس سے پوچھا تو اس کے مدعمل سے ظاہر ہوا کہ اس کا مطلب یہ ہی ہے پھر پانچ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ورن ورن نے اس کے لیے کوئی خط لکھ کر اپنی میر کی دلائ میں رکھا ہوا ہے کہ یاد تھوڑی زحمت کر کے چیک کرے گی کہ آیا دلائ میں کوئی خط ہے یا نہیں۔

ہیدگل نے پہلے تو یہ کہہ کر اٹھا گیا کہ ان دونوں نے مل کر ورن کی میر کی دلائ میں کبھی نہیں اگر اس کے نام کوئی خط ہوتا تو مل جاتا۔ مگر ورن نے اصل کر لیا کہ وہ ایک مرتبہ چیک کرے۔ ہیدگل نے دیکھنے کا وعدہ کیا اور کہا کہ اگر ایسا کوئی خط ہوا تو وہ اسے دوبارہ فن کرے گی اور اگر ایک گھنٹہ کے اندر اسے کوئی فن کال نہ ملے تو وہ یہی سمجھے کہ اس کے نام کوئی خط نہیں ملا۔ فن پر بات ختم کرنے کے بعد ہیدگل مزید کچھ دیکھ سوچتی رہی۔ ورن کے لہریں ٹکڑے شہر کا غصہ تھا۔ اگر اسے زیادہ شہر ہوا تو وہ ہوٹل کے پیچھے سے پوچھ کر کسکے گا اور اسے معلوم ہو سکتا ہے کہ ورن کے کمرے سے ہیدگل ایک سرخ رنگی ٹاپ لے گئی ہے مگر یہ بعد کا مسئلہ تھا۔ ہر صورت تو اسے میری جیکس سے پتہ چلے گا کہ اسے یاد آیا کہ اس کا باپ اکثر کرتا تھا کہ اگر تمہیں کوئی پریشان کرنے والا ہو تو جوش ہو تو فیصلہ کرنے میں جلدی نہ کرو۔ آرام سے سو جاؤ اور پھر بعد میں تو تازہ دماغ سے کام لیتے ہوئے ہونا سب سمجھ کر وہ اٹھی بیڈروم میں گئی۔ تیشی سے خواب ادا دیا کی دو گویاں نکال کر بائی سے نکل گئیں اور برسرِ پریڈ گئی۔ اسے جلدی نہیں آتی تھی اور اس نے ایک خواب دیکھا۔ اس نے دیکھا جیسے وہ اپنے باپ کے آفس میں بیٹھی ہے اور اس کا باپ اسے نصیحت کر رہا ہے۔ پوچھ تم بگلی دھبی کا ٹوکی۔ اگر کسی موٹر پھانچ کو نقصان ہو جائے تو کوشش کرو کہ وہ ٹوکی پر اسے پورا کرو۔ محکمہ ادا دت کرنے سے بہتر ہے۔ بیٹھ اپنے دشمن کو بھیلنے کی کوشش کرو۔

پھر اچانک اس کی آنکھ کھلی تھی تو اس نے دیکھا کہ صبح ہو چکی ہے۔ گھڑی سوا آٹھ بج رہی تھی۔ وہ کچھ دیر تک اپنے خواب پر غور کر رہی تھی پھر وہ اٹھی، منہ ہاتھ دھویا۔ ہینکل کافی لے لیا۔ اس نے بتایا کہ ورن ورن نے اسے آرام سے گوارا ہے۔ ہیدگل نے اس سے پوئل کے سرخ رساں ادا اس ملازم کا نام پوچھا جو اس کے کمرے کی صفائی کرتا ہے۔ ہینکل کو اس سوال پر تعجب تو

جاسوسی ڈائجسٹ ۲۲ مارچ ۱۹۹۷ء

جواگر اس نے بتایا کہ جاسوس کا نام ٹام منس ہے اور ملازم ایک دولتی نسل کا
 نوجوان ہے جسے دوک کہتے ہیں۔ جب وہ چلا گیا تو سیدیلگنے کا فی ختم کی اور وہ
 کے کمرے میں پہنچی۔ نرس فرسے سے اس کی ضرورت دریافت کی اور پھر بتایا کہ
 وہ اس خط کو تلاش کرنے آئی ہے جس کے بارے میں اس کا شوہر اتنا غور متوجہ
 کہ طبیعت کی خرابی کے باوجود اس کا ذکر کرتا رہتا ہے۔

اس نے نرس کو دکھانے کے لیے درازیں کھینک کر غدا تھلکے انھیں
 اٹھتی پلٹی رہی۔ پھر نرس کو بتایا کہ ان کا غدا تھیں ایسا کوئی خط نہیں، جو
 ڈویرن کے نام ہے۔ اس نے کہا کہ یہ بات اس کے شوہر کو بتادی جائے اور اگر
 وہ اجازت دے تو نرس خود اس کے کاغذات کی تلاشی کر سکتی ہے اس کے بعد
 وہ اپنے کمرے میں واپس چلی گئی۔ اپنے دشمن کو پہانے کی خوشخبری دے اسے اپنے
 باپ کی نصیحت یاد آئی۔ اس نے لباس تبدیل کیا۔ وہ سختی اٹھائی جس پر
 کھنا تھا کہ خالی ہے اور اس کی صفائی کی جاسکتی ہے اور اسے دھانے کے
 بینڈل سے لٹکائی ہوئی ہوٹل سے باہر نکل گئی۔ ایک ٹیکسی پکڑی۔ ناساؤ
 نیشنل بینک پہنچی۔ ڈیوٹر سے کہا کہ وہ انتظار کرے۔ بینک میں جا کر اس نے
 اس بات کا انتظام کیا کہ اگر گے فرار سے پندہ ہزار ڈالر بھجوا دیتے جائیں۔ بینک
 سے باہر نکل رہی تھی کہ اس کی نظریک کانچ پر ٹری جس پر ہاتھ ڈھونڈوس موٹر
 سائیکل کا بہت بڑا اشتہار لگا تھا۔ وہ سڑک پر اس کے دکان میں داخل
 ہوئی۔ سیزن میں سے مذکورہ موٹر سائیکل دکھانے کے لیے کہا۔ سیزن نے بتایا

کہ اس کے پاس ایک ہی موٹر سائیکل تھی جو فروخت ہو چکی ہے۔ بیلگانے
 سرسری الجھیں کہ ایک کا نام بوتہ پوچھا۔ سیزن نے لیکارڈ دیکھ کر بتایا کہ
 اس کا نام جڑو جوز ہے اور وہ نمبر ۱۱۵ اندازہ بیچ روڈ پر رہتا ہے۔ بیلگانے
 پتہ ذہن نشین کیا۔ سیزن کا شکریہ ادا کر کے باہر نکل آئی۔ ٹیکسی ڈیوٹر سے نکل
 بیچ روڈ چلنے کے لیے کہا۔ شہر سے باہر نکل کر تقریباً دس منٹ کے سفر کے بعد
 ٹیکسی مطلوبہ روڈ پر پہنچ گئی۔ ڈیوٹر نے جو ایک ویسٹ انڈین تھا اس سے
 پوچھا کہ کیا وہ کسی خاص مکان پر جانا چاہتی ہے مگر بیلگانے کہا کہ وہ دفتر انکی
 کر کے چلتی ہے۔ وہ خود گھر کی سے باہر بھاگتی رہی۔ یہاں تک کہ اس نے
 مکان نمبر ۱۱۵ دیکھ لیا۔ یہ ایک چھوٹا سا سخت حال بن گیا تھا جس کی چھت
 پر لوہے کی چادریں پڑی تھیں۔ بنگلے کے سامنے چھوٹے سے باغ میں ایک
 رستی پر کچھ کھڑے ہوئے تھے اور ایک موٹی سی ویسٹ انڈین عورت جس
 کے بالوں میں سفیدی غالب تھی کرسی پر بیٹھی کوئی رسالہ پڑھ رہی تھی۔

بیلگانے ٹیکسی ڈیوٹر سے کہا کہ وہ اسے واپس ہوٹل لے چلے۔ وہ
 مشکل نصف گھنٹہ باہر رہی تھی۔ جب وہ لفظ کی طرف بڑھنے لگی تو بال
 پور ٹرنے لگے۔ اگر اسے بتایا کہ کمرے کی صفائی کی جا رہی ہے اور ابھی بیٹو میں
 منٹ لگیں گے۔ بیلگانے کہا کہ کوئی بات نہیں وہ صرت کمرے سے ایک چیز
 لینا چاہتی ہے، اور کہہ کر لفظ میں سوار ہو گئی۔

وہ کمرے میں داخل ہوئی تو اسے ہاتھ روم میں چلنے پھرنے کی آوازیں
 سنائی دیں۔ اس نے کمرے کا دروازہ بند کر دیا۔ میز پر ابھی تک وہ باقی تین ٹیپ

لیکارڈ چڑھے ہوئے تھے جو نائب منجر نے اسکے لیے منگوئے تھے۔ اس نے ان
 میں سے ایک ان کو دیا۔ آہستہ قدموں سے بیڈ روم میں داخل ہوئی۔ بستر کی
 چادریں وغیرہ اتار لی گئی تھیں۔ تریوں کا ڈھیر ہاتھ روم کے دروازے کے
 باہر ڈال دیا تھا۔ اس نے ہاتھ روم میں جھانک کر دیکھا۔ ایک چھپرے سے ہم
 نوجوان سفید رو دی پہنے غسل کا ٹب صاف کر رہا تھا۔

”کیا تمھارا نام جوز ہے؟“ بیلگانے بلند آواز سے پوچھا۔
 نوجوان چونک کر کھڑا ہو گیا۔ اس کی طرف گھٹوٹا۔ بیلگانے دکھا کہ
 وہ ایک خوبصورت لڑکا ہے جس کی عمر انیس تیس سال سے زیادہ نہیں
 معلوم ہوتی تھی۔ اس کے سیاہ بال موٹے اور جھکدار تھے۔ آنکھیں بڑی اور
 بھڑکی تھیں۔ جگری طور پر اس کے غم و خفاں دلکش تھے۔ بیلگانے یقین
 نہیں لیا کہ یہ نوجوان بلیک میل ہو سکتا ہے۔ اس نے اپنا سوال پھر دہرایا۔
 اور نوجوان نے اقبابت میں سر ہلایا۔ بیلگانے سخت الجھیں کہا کہ وہ اس
 سے کچھ پوچھنا چاہتی ہے اور اسے کمرہ نشست میں چلنے کا اشارہ کیا۔
 کمرہ نشست میں اگر وہ خود کرسی پر بیٹھ گئی۔ جوز کچھ گھبرا سا مینر
 کے پاس کھڑا ہو گیا۔ سیزن نے بیلگانے کو موٹر سائیکل کے منتقلی ایک کاپی
 دیا تھا وہ اس نے اپنے بیگ سے نکال کر جوز کے پیروں کے پاس فرش
 پر پھینک دیا۔

”کیا تمھارے پاس ایسی موٹر سائیکل ہے؟“ اس نے پوچھا۔
 ”ہاں مادام“ جوز نے اعتراض کیا۔
 ”تم نے اس کی قیمت کیسے ادا کی؟“ بیلگانے سخت الجھیں کہا کہ
 کی مانند تھا۔ جوز گھبرا کر کچھ بٹھا۔ اس کی آنکھیں خوف سے پھیل گئیں۔
 ”میں.... میں نے، تو پس انداز کی تھی“ وہ بولا۔

”تم نے رقم پس انداز کی تھی؟“ بیلگانے ایک طنز بے وقور لگا دیا۔
 ”چار ہزار ڈالر سے زیادہ رقم؟“ پھر ایک دم سنجیدہ ہو کر بولی دکل صبر میں ہاتھ
 روم میں میرے کی ایک قیمتی انگوٹھی چھوٹ گئی تھی وہ اب غائب ہے اور
 آج ہی مجھے یہ بات معلوم ہوئی کہ تم نے کل یہ موٹر سائیکل خریدی ہے۔ مجھے
 یقین ہے کہ وہ انگوٹھی تم نے چرائی۔ اسے فروخت کیا اور اس رقم سے موٹر
 سائیکل کی قیمت ادا کی“

جوز کا چہرہ سفید پڑ گیا تھا۔ اس نے اپنی آنکھیں بند کر لیں ایک
 لمحہ کے لیے ایسا معلوم ہو جیسے وہ غش کھا کر گرنے والا ہے۔ بیلگانے غور سے
 اس کی صورت دیکھ رہی تھی کہ تاخیر بصورت نوجوان ہے۔ اس نے سوچا،
 اور اس کی خواہش جاگ اٹھی مگر اس نے مضطرب کیا۔ ”کیا یہ حقیقت نہیں ہے؟“
 ”نہیں مادام۔ میں قسم کھاتا ہوں کہ تمھاری انگوٹھی نہیں چرائی۔“
 ”اچھی بات ہے۔“ بیلگانے کھڑی ہوئی اور فون کی طرف بڑھی۔ ”مجھے
 ہوں کہ ہوٹل کا جاسوس ٹام منس اور پولیس اس باسے میں کیا کہتے ہیں۔
 میرا خیال ہے کہ کسی کو بھی یہ یقین نہیں آسکتا کہ تم چار ہزار ڈالر پس انداز
 کر سکتے ہو“

”بیگز دام“ جو زنگہر کر بولا۔ ”میں نے تمہاری انگوٹھی نہیں لی۔“
 ”مکو تم نے کوئی نہ کوئی چیز ضرور لی ہے۔“ ہینگ نے سخت احتجاج کیا۔
 ایسا معلوم ہوا جیسے جو زنگہر کہہ گیا ہوا۔ اس نے بہت سے غبات
 میں سر ہلایا۔

”کیا چیز؟“
 ”ایک مٹرخ رنگ کی فائل،“ کیکیا نے لہجہ میں جو زنگہر کے جواب
 دیا۔ ہینگ واپس اگر دوبارہ کوئی پوچھ گئی۔
 ”ادھر تم نے اس کا کیا کیا؟“

”میں نے اسے ایک آدمی کو ملے دیا۔“
 ”کس آدمی کو؟“ ہینگ نے پوچھا۔ جو زنگہر ہچکچایا پھر بولا۔
 ”مشرقی بیڑی، عین کوئٹہ“
 ”تم نے ایسا کیوں کیا؟“

”میں موٹر سائیکل خریدنا چاہتا تھا۔ مشربیری نے کہا کہ اگر میں
 تلاش کرنے کوئی بہتر کاغذ وغیرہ اس کو ملے دوں تو وہ مجھے نئی رقم دے گا کہ
 جس سے میں موٹر سائیکل خرید سکتا ہوں۔“
 ”اس نے تمہیں کتنی رقم دینے کا وعدہ کیا تھا؟“

”چار ہزار ڈالر۔“
 ”کیا یہ حقیقت نہیں کہ میری نے تمہاری خدمت اس مقصد سے
 حاصل کی ہوئی ہیں کہ تم ہوشل میں قیام کرنے والوں کی جاسوسی کر کے اسے
 بتا دے؟“

”نہیں میں قسم کھاتا ہوں کہ بالکل پہلی مرتبہ میں نے ایسا کیا تھا۔“
 جو زنگہر اپنے خشک ہونٹوں پر زبان پھیرتے ہوئے بولا۔
 ”تم نے اس فائل کے اندر کھا ہوا کاغذ ڈھکا تھا؟“

”میں ہاتھ کاٹھا ہوا اچھی طرح نہیں پڑھ سکتا۔ صرف اتنا اندازہ
 لگا سکا کہ وہ کسی وصیت نامہ کے بارے میں ہے۔ مجھے وہ اہم معلوم ہوا
 چنانچہ میں اسے لے گیا۔“

ہینگ نے میری کی باتوں کی تصدیق کرنے کے خیال سے پوچھا کہ کیا
 جو زنگہر نے خط کی نوٹ کاپی بنوائی تھی مگر جو زنگہر اس سے بالکل لاعلمی کا اظہار
 کیا۔ مزید اصرار پر اس نے بھی بتایا کہ اگرچہ اسے معلوم نہیں تھا کہ میری اس خط
 کا کیا کرنا چاہتا ہے مگر اسے اتنا اندازہ ضرور ہو گیا تھا کہ وہ ہینگ کے لیے کوئی
 پریشانی پیدا کرنا چاہتا ہے لیکن جو زنگہر موٹر سائیکل حاصل کرنے کے لیے
 بے تاب ہو رہا تھا اس لیے اس نے اس بات کو زیادہ اہمیت نہیں دی۔

ہینگ نے اسے بتایا کہ اس نے اپنی سادہ لوحی یا حاکت سے جو خط میری کو
 دے دیا تھا اب میری اس خط کی بنیاد پر ہینگ کو بلیک میل کرنا چاہتا ہے
 اور بلیک میننگ ایک سنگین جرم ہے۔ اس نے جو زنگہر کو بھیجی کہ اگر وہ جیل
 جانا نہیں چاہتا تو اس گفتگو کے بارے میں کسی سے طرہ سے میری سے کچھ نہ
 کہے۔ نیز یہ کہ وہ اس سے دوبارہ پھر بات کرے گی مگر درست وہ اپنا کام

کرتا ہے بلکہ ہینگ کے ٹیپ لیکارڈ پر بند کیا اور اسے اٹھا کر سر سے نکل گئی۔

ہوشل کی لابی میں ہینگ کو ڈاکٹر بیلانی مل گیا۔ اس نے بتایا کہ مشرب
 رو لٹ کی حالت قابلِ اطمینان ہے اور یہ کہ وہ ڈاکٹر لیوی کو فون کرنے کا ارادہ
 کر رہا ہے کہ مشرب رو لٹ کو لگے روز پر ڈاکٹر لیوی متعلق کیا جاسکتا ہے۔ اس نے
 ساتھ ساتھ یہ بھی کہا کہ رو لٹ کے ل کی حالت زیادہ بہتر نہیں بنے اور پھر
 یہ کہ وہ کسی خط کے بارے میں بھی پریشان ہے مگر یہ کہ ڈاکٹر لیوی اگر نا سب
 سمجھے تو اسے پیر ڈاکٹر لیوی لے جاسکتا ہے اس سلسلہ میں جو انتظامات کیے
 جائیں گے ان سے ہینگ کو مطلع کر دیا جائے گا۔

اس کے جلنے کے بعد کچھ گفتگو ہوئی ہوشل کے سامنے پھیلے ہوئے
 میدان میں نکل گئی اور ایک تہنگ گوشے میں بیٹھ کر اس نے ٹیپ لیکارڈ
 پر اپنی اور جو زنگہر کی گفتگو کی جو بہت واضح طور پر لیکارڈ ہوئی تھی۔ ہینگ
 جو زنگہر کے بارے میں سوچنے لگی۔ وہ اس سے تقریباً چوبیس سال چھوٹا تھا،
 اور عمر کے لحاظ سے وہ اس سے اتنی بڑی تھی کہ اس کی ماں بھی ہو سکتی تھی
 لیکن اس کے باوجود اس کی جنسی خواہش اسے بے قرار کیے تھے۔ یہی تھی لب
 تک جتنے مردوں سے اس کے تعلقات رہے تھے ان میں سے کوئی بھی اتنا
 نوجوان نہیں تھا۔ اس نے سوچا کہ اگر وہ انجان بھی ہوا تو وہ اسے محبت کرنا
 سکھائے گی۔ ہو سکتا ہے کہ کل وہ پیر ڈاکٹر لیوی چل جائے۔ رو لٹ
 ہسپتال میں ہو گا اگر وہ جو زنگہر کو اپنے ساتھ لے جائے تو اس کی خواہش پوری
 ہو سکتی ہے۔ اس سے دوسرا فائدہ یہ ہو گا کہ جو زنگہر میری کی پہنچ سے ڈر رہا
 جائے گا۔ رہا جو زنگہر کا سوال تو وہ اس پوزیشن میں نہیں کہ اس کی کسی بات
 سے انکار کر سکے۔ مگر اسے احتیاط سے کام کرنا ہو گا۔ بہتر ہو گا کہ اس بارے
 میں وہ پہلے جو زنگہر کی ماں سے بات کرے اسے آمادہ کرے لیکن اس دوران
 اسے میری سے مزید وقت حاصل کرنے کے لیے اسے ٹھانا ہو گا۔

وہ اپنے کمرے میں واپس آئی۔ دوسرے ٹیپ لیکارڈ کی مدد سے
 اپنی اور جو زنگہر کی گفتگو کا ایک اور ٹیپ تیار کیا پھر پہلے ٹیپ لیکارڈ کو ایک
 بڑے لفافے میں رکھ کر سرمرہ کر دیا۔ اس پر اپنا نام لکھ دیا۔ دوسرا ٹیپ
 لیکارڈ اپنے بیگ میں رکھا۔ پھر فون ڈائریکٹر میں میری جیکسن کی انجینی
 کانفرڈ کنکٹر ڈاکٹر ل کیا جواب میں میری کی جیکی ہوئی آواز سنائی دی۔
 ”ڈاکٹر لیوی انکو انجینی۔ میں میری جیکسن بات کر رہا ہوں۔“

گڈ مارنگنگ۔
 ”گڈ مارنگ مشربیری۔ آج تو بہت خوش معلوم ہو رہے ہو۔“ ہینگ
 نے سخت لہجہ میں کہا۔

”کون ہے؟ کون بات کر رہا ہے؟“ میری نے تیزی سے پوچھا۔
 ”کیا بات ہے۔ کیا میری آواز نہیں پہچانتے۔ تم تو اپنے آپ کو
 پیشہ ور جاسوس کہتے ہو۔“
 ”اوہ، تم جو؟“

”ہاں۔ ہمارے دریاں جو زمین پر طے ہوا تھا اس میں کچھ دیر لگ جلتے گی۔ یہاں کا بینک پہلے میرے بینک سے تصدیق کرنا چاہتا ہے نہ ادا ہیات بات۔ بہر حال میں یقین دوبارہ فون کروں گی۔“

ملود نے بہرے میری کو جواب کا موقع دیتے بغیر ہیلگائے فون کھڑا کیا۔ اسے یقین تھا کہ میری اس وقت تک کوئی قدم نہیں اٹھائے گا جب تک اسے یہ یقین نہ ہو جائے کہ ہیلگا سے مدد پر ملنے کی اُمید نہیں اور یہ تھوڑا وقفہ سہائش لینے کی مہلت دے دے گا۔ اس نے ٹیپ ٹیکارڈ والا الفاظ اٹھایا ہٹول کی لابی میں پہنچی۔ الفاظ نا سب میٹر کو دیا کہ وہ محلات سے ہوٹل کے، اپنی سیف میں رکھ دے۔ اسے ٹیپ دیکارڈوں کے متعلق بتایا کہ وہ چاروں ٹیپ دیکارڈ خرید رہی ہے اس لیے انکی قیمت بل میں شامل کر لی جائے۔ پھر بال پورڈر سے مخاطب ہوئی کہ اس کے لیے ایک چھوٹی سی مٹی کار کا انتظام کر دیا جائے جسے وہ خود ہی ڈرائیو کرے گی۔ پورڈر نے جواب دیا کہ اس منٹ میں آجائے گی۔

ہینکل ٹیس پر ایک آرام دہ کرسی پر بیٹھا کوئی کتاب پڑھ رہا تھا۔ ہیلگا اس کے پاس گئی۔ اسے بتایا کہ ڈاکٹر بیلائی کے خیال کے مطابق روت کوکل پیراڈر سٹی منتقل کیا جاسکتا ہے۔ ہینکل نے کُن کر خوش ہو گیا۔ ہیلگا نے کہا کہ محسن ہے اسے ہسپتال میں ردولف کی نگہداشت کرنا پڑے اس لیے وہ کوشش میں اور کم کے کام کاج کے لیے ایک ملازم رکھنا چاہتی ہے۔ پھر اس نے جوئز کو دیکھا کہ وہ اسے ایک ذہین اور فنی جوان معلوم کرتا ہے وہ اسے ملازم رکھنے کا فیصلہ کر چکی ہے۔ ہینکل اسے اس کے فرائض سمجھا دے۔ اگرچہ سیکل کو اس تجربے سے اتفاق نہیں تھا مگر اس نے ہیلگا کے انداز سے محسوس کر لیا کہ اب اس فیصلہ کی مخالفت بے سود ہوگی۔ پھر ہیلگائے خیلا کے بارے میں پوچھا کہ اس کی طرف سے کوئی جواب آیا یا نہیں ہینکل نے بتایا کہ ابھی تک ہیلگا کوئی خط نہیں آیا ہے۔ ہیلگائے ہینکل کو جوئز کی خواہ کے بارے میں بھی ہدایت کردی کہ علاوہ کھانے کپڑے کے اسے سوا اور دیتے جائیں گے۔

وہ ہوٹل سے باہر نکلی تو ایک مٹی مائیکر موجود تھی۔ اس نے ہال پورڈر کا شکریہ ادا کیا اور ہال میں بیٹھ کر نہایت بیچرہ ڈورڈوانہ ہو گئی۔ مکان نمبر ۱۵۰ کے سامنے کارٹکی۔ آئز کو گیسٹ کے اندر داخل ہوئی۔ اس پاس کے دوسرے لوگ چوائپنے کافاز کے ماہر بیٹھے ہوئے تھے اسے غور سے دیکھ رہے تھے۔ ہیلگا دوش سے گزر کر مکان کے دروازے پر آئی اور دستک دی۔ اسی مٹی ٹیبلٹ سے دروازہ کھولا۔ ہیلگائے اپنا تعارف کا یاد دلاتا کہ وہ اس کے بیٹے ڈیک کے بارے میں بات کرنے آئی ہے۔ عورت نے جو بلاشٹر ڈیک جوئز کی ماں سے جوئز بھی داخل طور پر اس جیسی دولت مند اور مشہور عورت کو اپنے گھر آنے پر حیرت زدہ نہ گئی مگر اس نے سمجھ کر ہیلگا کو اندر آنے کی دعوت دی، اسے ایک کمرے میں لے گئی۔ کمرے کا فرنیچر اگرچہ پرانا اور فرسودہ تھا مگر کمرہ صاف ستھرا نظر آ رہا تھا۔ دیوار پر ایک گورے

آدمی کا فوٹو لٹکا ہوا تھا۔ آدمی اپنے لباس اور انداز سے کوئی سسٹ و کابل الیوڈ کسان معلوم ہوتا تھا مگر تھا خوبصورت۔ ہیلگائے سمجھ لیکر ڈیک جوئز کو اس کے کش صندوق خال کہاں سے ملے ہیں۔

سمر جوئز نے ہیلگا سے بیٹھنے کے لیے کہا۔ ہیلگائے تصویر کے بارے میں پوچھا۔

”کیا یہ تمھارے شوہر کا فوٹو ہے؟“

”ہاں۔ اس کا نام ہنری جوئز ہے۔ کوئی اچھا آدمی نہیں ہے مگر اس نے مجھے ڈیک جیسا اچھا پسند دیا ہے اس کے لیے میں خدا کا شکر ادا کرتی ہوں۔“

”میں تم سے تمھارے بیٹے کے بارے میں یہی بات کرنے آئی ہوں۔ وہ میرے کمرے کی صفائی کرتا ہے۔“ ہیلگائے کہا۔ ”مجھے وہ ایک باصلاحیت، ذہین اور محنتی جوان معلوم ہوتا ہے۔ پیراڈر سٹی میں مجھے اپنے مکان کے لیے ایک ملازم کی ضرورت ہے۔ یہ اس کے لیے ایک اچھا موقع ہے لیکن میں نے مناسب سمجھا کہ اس سے بات کرنے سے پہلے تمھاری رضامندی حاصل کروں۔ اسے تنخواہ بھی اچھی ملے گی اور اس کا بھی امکان ہے کہ اسے نیو یارک اور یورپ وغیرہ کے سفر کا موقع بھی ملتا ہے۔“

”مگر تم میرے کبر و عداوت ہو۔ ایک غریب لڑکے کے لیے اتنی زحمت کیوں کرنا چاہتی ہو؟“

”میری طبیعت کچھ اسی قسم کی ہے۔“ ہیلگائے ایک قہقہہ لگاتے ہوئے جواب دیا۔ ”میں اپنی دولت سے قابل اور محنتی جوانوں کی مدد کرنا پسند کرتی ہوں۔ ماں کی تحفیت سے بلاشبہ تم اسے جڈا کرنا نہیں چاہتی ہوگی، لیکن ایک اچھی ماں کا فرض ہے کہ اپنے بیٹے کو ترقی کرنے کا موقع دے۔“

ڈیک جوئز کی ماں نے اپنے بیٹے کی تعریف شروع کر دی۔ کہنے لگی کہ وہ بہت موصوفہ مرد ہے۔ اس کا اندازہ اسی بات سے لگاؤ کہ اسے موٹر سائیکل خریدنے کا شوق ہوا۔ اسے ہوٹل سے کچھ ڈالر ملتے ہیں۔ وہ تیس ڈالر گھر میں دیتا ہے۔ باقی رقم وہ پکانے لگا۔ اسے سینما کا شوق ہے مگر گٹ کا نہ شراب کا نہ بوکیوں کا۔ پکارتے پکارتے اس نے ایک ہزار ڈالر جمع کر لیے اور موٹر سائیکل خرید لی۔ یہ بتاتے ہوئے سمر جوئز کا لب لہجہ بھی نہیں بھلا اس کا انداز بھی ڈال رہا تھا۔ ہیلگائے سوچا کہ اگر اس فرسودہ والی ماں کو بتا دیا جائے کہ موٹر سائیکل ایک ہزار ڈالر کی نہیں بلکہ چار ہزار ڈالر سے بھی زیادہ کی ہے اور اس کے لیے اس کے بیٹے بیک میڈنگ اختیار کی تھی تو معلوم نہیں اس کا رد عمل کیا ہو۔

بہر حال ہیلگائے سمر جوئز کو مادہ کر لیا مگر سمر بھی اپنے بیٹے کی ترقی کے خیال سے اس پر تیار ہو گئی کہ وہ ہوٹل کی ملازمت چھوڑ کر مزدور دولت کی ملازمت اختیار کرے۔ اگرچہ وجہ ہیلگائے اسے بتایا کہ ڈیک کوکل ہی روانہ ہونے پر تلے اتنی جلدی اپنے بیٹے سے کچھ ٹرنے کے خیال سے کچھ دھک بھرا مگر آخر اس نے اجازت دے دی۔

ہوٹل والہیں دھنسنے پر ہیلنگا لے باؤس کیر سے کہا کہ وہ ڈک کو اس کے پاس بھیج دے وہ اس سے کچھ بات کرنا چاہتی ہے۔ باؤس کیر نے پہلے تو یہ یقین کر لیا کہ کوئی شکایت والی بات نہیں ہے پھر کہا کہ وہ ابھی ڈک کو لے کر آ رہی ہے۔ ہیلنگا نے جواب دیا کہ وہ صرف ڈک کو بھیج دے تو اس کے ساتھ کتنے کی ضرورت نہیں ہے۔ ہیلنگا کا اندازہ تھا کہ یہ بابت ہوٹل میں افزا ہوں گی بنیاد پر نہ سکتی ہے گولڈے اس کی پروا نہیں تھی۔ اس نے سگریٹ منگوائے تھے اپنی رومٹ والی پر نگاہ ڈالی ایک بجنے میں پندرہ منٹ تھے۔ دو تین منٹ کے بعد ڈک ہونز آگیا۔

”میں تمہاری ماں سے ملنے گئی تھی۔“ ہیلنگا نے اسے بتایا۔ وہ سمجھتی ہے کہ تم نے موٹر سائیکل خریدنے کے لیے رقم پس انداز کی تھی اور یہ کہ اس کی قیمت صرف ایک ہزار ڈالر ہے۔ اگر میں اسے حقیقت بتا دوں تو وہ تمہارے متعلق کیا سوچے گی؟

”اے کچھ صحت جتنا مادام بڑی مہربانی ہوگی۔“ ڈک ہونز نے خوشامد لبوں میں کہا۔

ہیلنگا نے اپنے ادا رس کی گفتگو کا ٹیپ سنایا۔ پھر کہا کہ اس کا اعتراف جرم ہے مگر وہ یہ ٹیپ پولیس کے حوالے کر دے تو اسے اور پریکٹس کر جیل جانا پڑے گا۔ ڈک ہونز خوف سے کانپنے لگا۔ اس نے ایک بار پھر یہی کہا کہ یہ سب کچھ اس نے موٹر سائیکل خریدنے کے شوق میں کیا۔ ہیلنگا جب اسے اچھی طرح ڈاڈا دھماکا چکی تو اسے بتایا کہ وہ اسے اپنے ساتھ پراڈر سٹی لے جانا چاہتی ہے، اسے کل سفر کے لیے تیار رہنا چاہیے۔ آئندہ وہ ہمیشہ سے کوئی قفل نہ رکھے اور وہ یہی کچھ کرے جس کا حکم اسے ہیلنگا سے ڈک ہونز آنا تھا۔ اپنی ماں اور سب سے زیادہ یہ کہ اپنی موٹر سائیکل چھوڑ کر جانا نہیں چاہتا تھا مگر وہ اب ہیلنگا کے رحم و کرم پر تھا۔ ہیلنگا نے اسے سخت لہجہ میں حکم دیا کہ وہ جانے کی تیاری کرے اور یہ کہ پہلے اس کے اس کے فرائض کے بارے میں بتائے گا۔

ڈک ہونز کسی مادہ کھاتے ہوئے نہ تھے کی طرح کا پتہ لگایا نہ اس کے سے نکل گیا۔ ہیلنگا نے سگریٹ کا ڈھانچا ایش ٹرے میں سل دیا۔ اسے ڈک کے ساتھ سخت طرز عمل اختیار کرنے پر افسوس تھا مگر اسے اپنے والد کی نصیحت یاد تھی۔ حکمران مارا دھت کرنے سے بہتر ہے۔ اس نے سوچا کہ اسے یہ کہنا ہی تھا کیونکہ وہ اپنے مستقبل کے لیے جنگ کر رہی ہے ٹیلیفون ڈائریکٹری دیکھنے سے معلوم ہوا کہ ہیری کی ایجنسی کے علاوہ شہر میں پلٹریٹ سٹریٹ رسائی کا صرف ایک ہی ادارہ اور وہ ہے جس کا نام دی برٹش ایجنسی ہے اس کے مالک کا نام فرینک گرٹن ہے۔ اس نے فیضیہ قبر پر فون کیا اور فرینک کی سیکرٹری سے اپنا تعارف کرتے ہوئے کہا کہ وہ تین بجے اس سے ملنا چاہتی ہے۔ سیکرٹری اس کا نام مرن کی بھی چونک گئی۔ اسے انکار کی مجال نہ تھی اس نے فوراً کہا وہ جب چاہے آ سکتی ہے۔

فون کرنے کے بعد ہیلنگا ہوٹل سے نکلی۔ منی مائنر کا دل میں بیٹھ کر

ناساؤ بینک گئی۔ میجر سے ملاقات کی جس کا نام ڈیوڈ فری مین تھا۔ ہیلنگا نے اسے بتایا کہ وہ کل بھی بینک آئی تھی اور پندرہ ہزار ڈالر کرنش کا انتظام کرنے کے لیے لے گیا تھا۔ میجر نے بتایا کہ وہ جب چاہے رقم حاصل کر سکتی ہے۔

”مجھے دس ہزار ڈالر ایک ہزار ڈالر کے نوٹوں کی صورت میں درکار ہیں۔“ ہیلنگا نے کہا۔ میں چاہتی ہوں کہ تم ان کے غیر نوٹ کرو۔ میں رسید پر دستخط کروں گی ان نوٹوں کے غیر رسید پر بھی رقم حاصل ہوتی ہے۔

ڈیوڈ فری مین نے چونک کر اس کی طرف دیکھا مگر اس کے چہرے کے صحت تازہ تر دیکھ کر اسے کچھ پوچھنے کی ہمت نہ ہو سکی۔ اس نے فون اٹھا کر اپنے ماتحت اسٹاف کو ہیلنگا کی خواہش کے مطابق رسید تیار کرنے کی ہدایت کر دی۔

”کیا تم مجھے برٹش ایجنسی کے بارے میں بتا سکتے ہو کہ یہ قابل اعتماد ادارہ ہے یا نہیں۔“ ہیلنگا نے اس سے پوچھا۔ ڈیوڈ کو اس سوال پر بھی حیرت ہوئی۔

”تم ان پر پوری طرح اعتماد کر سکتی ہو۔“ اس نے جواب دیا۔ ”مگر ٹھن ہو کر ایجنسی کا مالک ہے ناساؤ پولیس کا سالہانہ قیمت اسٹیپل ہے میں اسے ذاتی طور پر بھی جانتا ہوں۔ میرا دوست ہے۔ بہت ذہین قابل اعتبار اور ایماندار آدمی ہے۔“

”یہاں ایک دوسری ایجنسی ڈسکریٹ ایجنسی کے نام سے بھی ہے وہ کیسی ہے؟“ ہیلنگا نے پوچھا۔

فری مین کی پیشانی پر لڑکھٹے۔ وہ کسی تفصیل میں نہیں گیا مگر ہیلنگا کو مشورہ دیا کہ اس ایجنسی سے کوئی کام نہ لے۔ اتنی دیر میں ایک ایک آدمی اس ڈار کی اور رسید لے آئی جس پر نوٹوں کے نمبر درج تھے۔ ہیلنگا نے رسید پر دستخط کئے اور پھر فری مین سے کہا کہ وہ اس رسید کا مقابلہ غور سے کر لے۔ ممکن ہے کسی جرم کے خلاف بطور ثبوت اس کی ضرورت پڑے۔

اس کام سے فائدہ ہو کر وہ ہوٹل واپس لوٹ گئی۔ دوپہر کا کھانا کھانا مارا۔ بستر پر لیٹ گئی۔ ابھی اس کے برٹش ایجنسی جانے میں ایک گھنٹہ باقی تھا۔ وہ سوچنے لگی کہ ایجنسی کے مالک فرینک گرٹن کے کس انداز میں گفتگو کرے۔ وہ سوچ رہی تھی کہ ڈاکٹر بیلانی نے فون کیا۔ اس نے بتایا کہ وہ ڈاکٹر لیوی سے بات کر چکا ہے اور ڈاکٹر لیوی نے مشورہ دیا کہ اسے اپنے والد سے اس بات پر کہ اسے ایک طبیعے کا انتظار کر لیا گیا ہے جو کل درجنے دوپہر پر واپس آئے گا۔ ہیلنگا نے ڈاکٹر کا شکریہ ادا کیا۔ پھر ٹیکسٹ کر بلا کر پوچھنا شروع کیا۔ اسے ہدایت کی کہ مقررہ وقت سے پہلے نام سامان چیک کر لیا جائے۔ نیز ڈک ہونز کو بھی روانگی کی اطلاع دے دے اور اس سے بھی کہہ دے کہ وہ تیار ہو جائے۔

تین بجے سے کچھ پہلے وہ منی مائنر کا روم برٹش ایجنسی روانہ ہو گئی۔ وہاں پہنچ کر اس نے دیکھا کہ ہیری جیکسن کی ڈسکریٹ انکارری ایجنسی بھی اسی عمارت کی چوتھی منزل پر واقع ہے۔ جبکہ برٹش ایجنسی کا دفتر یا چوٹی منزل پر ہے۔ آئینہ کے دفین میں ایک عرصہ بعد عورت نے اس کا پرتھک استقبال کیا اور بتایا کہ

مشرکوں اپنے فرائض میں اس کا منتظر ہے۔

کام کے لئے دس ہزار ڈالر مانگ رہا ہے تو پولیس اس سے ابھی طرح منت
سکتی ہے۔“

”لیکن اگر وہ بلک میل ہے اور پولیس کو اس کے منافع ٹیکوں و شہادت
ہیں تو جو پڑھ کیسے ممکن ہو گا کہ اس کا تعلق ٹریڈنگ کی شہر اور ٹیک نامہ ایجنسی لائسنس
سے ہے۔“

”ہیری جیکسین اسی لوگوں کا کارندہ تھا۔“ گرٹن نے بتایا۔ ”پارسل قبل
وہ یہاں آیا اور خود اپنی ایجنسی کھولی۔ لائسنس والوں نے اس کی حمایت اور
سرپرستی کی۔ گزشتہ سال ہی میری نے ایک نائٹ کلب کی رقاصہ سے تعلقات
پیدا کر لئے۔ رقاصہ تھریل عورت ہے اور میری لئے خوش رکھنے کے لئے
بلے در بلے مرد پر فروغ کرتا رہا ہے۔ یہاں تک کہ اب وہ ٹنگہ سی سے دوچار
ہے اور جو کچھ تم نے مجھے بتایا اس سے غلام ہوتا ہے کہ وہ اپنی ٹنگہ سی ڈور
کرنے کے لئے ہر جائز و ناجائز کام کرنے پر آمادہ ہے۔“
اپنے ممکن کو بھانپا۔ ہیلگا کو پلٹے دل میں غمخیزی کا احساس ہوا۔۔۔
پتے اس کے حق میں گر رہے تھے۔

”کیا تم اس رقاصہ کے بارے میں کچھ بتا سکتے ہو؟“ اس نے پوچھا۔
”اگر تم میری کو سزا دی جا سکتی ہو۔“ گرٹن نے پاپ سے دھواں اڑاتے
ہوئے کہا۔ ”تو تمہیں میرے ساتھ پولیس کے پاس جانا چاہیے۔ وہ لوگ گتھری
ہر ممکن مدد کریں گے اور میری لائسنس کے ساتھ۔“
”شکریہ مشرکوں گرٹن میری ہیری سے اپنے خطر پر غلام جا سکتی ہوں۔“

ہیلگا نے جواب دیا۔ ”اگر اس سلسلہ میں کوئی منفی اطلاع دے سکے تو میں بہت
ممنون ہوں گی۔ اب بتا دو وہ رقاصہ کون ہے؟“

”اس کا نام بابا لاپز ہے۔ وہ میجر ٹوک میں کا کرتی ہے۔“ گرٹن
نے بتایا۔ ”اس نے ایڈریڈ نامی ایک شخص سے شادی کی ہے اور یہ شخص
ایک موٹر لائچ کا کسٹین ہے جو رہاں سے تھوڑے دوا کے جزیروں تک مسافروں
کو لاتی ہے جاتی ہے۔ ایڈریڈ خطرناک آدمی ہے۔ وہ ایک خالص گروہ کا سرور ہے۔
گروہ کا نام ڈیوٹیہ بیڈس ہے۔ یہ گروہ ماحولی مقامات پر کام کرنے والوں کو ڈرا
دھمکا کر ان سے خزانہ نکس وصول کرتا ہے۔ پولیس ایک عرصہ سے اس پر ہاتھ
ٹانے کے لئے موقع کی منتظر ہے۔“

”کیا وہ اپنی بیوی سے محبت کرتا ہے؟“ ہیلگا نے سوال کیا۔ گرٹن مسکایا۔
”ایڈریڈ نے عیب و خراب مزاج کا آدمی ہے جب وہ کسی پر اعتماد کرتا
ہے تو انھیں اعتماد کرتا ہے۔“

”اور اس کے باوجود اس کی بیوی میری نے تعلقات قائم کئے ہوئے ہے۔“
”وہ بہت لاپچی اور شرعی عورت ہے۔ میری اس پر دل کھل کر رو پیہ
خونخ کرتا ہے۔ یہ حال وہ تو جانتے ہیں کہ اگر ان کے تعلقات کا علم ایڈ
کو ہو گا تو ان کی خیریت نہیں اس لئے بہت احتیاط اور لائسنس سے
کام لیتے ہیں۔ صرف پولیس ہی ان کے تعلقات سے آگاہ ہے۔“

فرنگ گرٹن دیکھنے میں بھی سابق پولیس آفیسر کی لگتا تھا۔ وہ انعامات
مضبوط کا ہم۔ اگرچہ اس کے بل سفید نہ تھے۔ نلی کا ٹھکانے سے ذہانت اور
نور و اعتماد کا اظہار ہر جگہ تھا۔ ہیلگا نے گرٹن کو بتایا کہ اس نے ناساؤ ٹیک
کے میجر فریڈمن سے اس کے بارے میں پوچھا تھا اور فریڈمن نے اس کی بہت
تعریف کی ہے۔ گرٹن نے ٹیکریا دیا اور پھر لپچہ کردہ اس کے لئے ٹیک
کر سکتا ہے۔

”میرا شوہر کافی دنوں سے بیمار ہے۔“ ہیلگا نے بتایا۔ ”اس بیماری نے
اس کے ذہن کو بھی متاثر کیا ہے اور پرہیز کیوں اس کے دماغ میں جین سال
سہاگ ہے کہ میں اس کی وفات دیکھ رہی ہوں۔“ ہیلگا گرٹن کی آنکھوں میں آنکھیں
ڈال کر بات کر رہی تھی۔ ”تین دن قبل اس نے ایک پرائیویٹ جاسوس کو جس
کا نام ہیری جیکسین ہے میری گھرانی پر مامور کیا۔“

گرٹن نے جھکنے کے انداز میں سر ہلایا۔ اس کا چہرہ ہر قسم کے تاثرات سے
غالی تھا۔

”اس جاسوس کی خدمات حاصل کرنے کے ایک دن بعد اُسے دل کا دورہ
پڑ گیا۔“ ہیلگا نے اپنی بات جاری رکھتے ہوئے کہا۔ ”جاسوس کو اپنی فیس کی ٹیکر
پڑ گئی۔ اس کے کہنے کے مطابق جب میرے شوہر نے اُسے میری گھرانی پر
مقرر کیا تھا تو فیس دینے کے بارے میں کوئی بات نہیں ہوئی تھی۔ جاسوس نے
مجھ سے رابطہ قائم کیا اور اپنے وجوہات کی ادائیگی کا تقاضا کیا۔ اس کا کہنا تھا کہ
وہ اور اس کے دو ساتھی دو دن تک میری گھرانی کا کام کرتے رہے ہیں۔ اب
میں تم سے یہ پوچھنا چاہتی ہوں کہ اس کا معقول معاوضہ کیا ہو سکتا ہے؟“
”اُسے کچھ انڈوائس دیا جانا چاہیے تھا۔“ گرٹن نے ہیلگا کی اجازت
سے اپنا پاپ سلاٹکے ہوئے جواب دیا۔ ”ایڈریڈس کی رقم کم سے کم تین سو
ڈالر ہو سکتی تھی لیکن شرائط جیسے دولت مند ٹوک سے وہ جائزہ پر ایک ہزار
کا مطالبہ کر سکتا ہے۔ پھر اسے ایک موٹر لائسنس کے حساب سے اخراجات
طلب کرنے کا بھی حق ہو چکا ہے۔ چنانچہ تم نے اسے دو دن کے کام کے لئے
اس کی فیس اور اخراجات کی تدبیریں ایک ہزار دو سو ڈالر دے کر کسٹی ہو۔“
”لیکن مشرک میری جیکسین دس ہزار ڈالر کا مطالبہ کر رہا ہے۔“ ہیلگا نے کہا۔
گرٹن کی آنکھوں میں غمخیزی پیدا ہو گئی۔

”کیا تمہارے پاس اس کا ثبوت ہے؟ سرور دین؟“ اس نے پوچھا۔

”ماری بات زبانی ہوئی ہے۔ کوئی تحریری ثبوت نہیں ہے۔“

”تم مجھ سے لائسنس کی شرط کے ساتھ گفتگو کر رہی ہو۔“ گرٹن نے لاپز
جو کچھ کہی وہ اس جہاد و لاری سے باہر نہیں جاتے گا میں بھی لائسنس کی
شرط کے ساتھ نہیں کچھ بتانا چاہتا ہوں۔ ناساؤ کی پولیس گزشتہ چھ ماہ سے کسی
ایسے موقع کی تلاش میں ہے جب اسے ہیری جیکسین کا لائسنس منسوخ کرنے کا موقع
مل سکے۔ پولیس کو شبہ ہے کہ وہ ٹیک میل ہے لیکن ابھی تک اسے ہیری کے غلام
کوئی ثبوت نہیں مل رہا ہے۔ اگر تم اس بات کا ثبوت فراہم کر سکو کہ میری دو دن کے

ہیلگانے اپنا چہرہ دوسری طرف کر لیا اسے اندیشہ تھا کہ ہیکل کے
اففاظ سن کر اس کی آنکھوں میں کامیابی کی ہوجھک پیدا ہوگئی تھی ہیکل... اسے
دیکھ نہ لے

”شکر یہ ہیکل“ وہ گویا کوڑا میں بولی، مجھے تم سے یہی امید تھی“
جب ہیکل چلا گیا تو اس نے دروازہ بند ہونے کی آواز سنی۔ تو اطمینان
کی ایک گہری سانس اس کے منہ سے نکل گئی۔ پتہ اب بھی اس کے حق میں
گرتے تھے۔ اسے ہیکل جیسے شخص اور تندرہ وادی کو قریب دینے پر شرمندگی
کا احساس ہوا کہ اس نے جلد ہی اس خیال کو ذہن سے نکال دیا۔ عمل آؤ نہ ہونا
مداخلت سے بہتر تھا۔ اب اسے میری سبکیوں سے بھٹانا تھا۔

ایک گھنٹہ بعد وہ اپنی نئی مینٹیننس ایک مریض پر اس بلڈنگ کے سامنے
موجود تھی۔ جس کی چوٹی میں منزل پر میری سبکیوں کا دفتر واقع تھا۔ وہ دفتر میں داخل
ہوئی۔ بیرون آفس میں ایک ویسٹ انڈین لڑکی کرسی پر آرام سے لیٹی ہوئی کوئی فلمی
سلاٹر پڑھ رہی تھی۔ ہیلگا کو دیکھ کر اس کی آنکھیں حیرت سے کھل گئیں۔ اس وقت
ہیلگانے انداز میں کچھ ایسا قفا تھا کہ وہ بدلتا دکھائی دے رہا تھا۔ مگر وہ گہری ہیلگانے
اس نے میری کے بارے میں پوچھا تو ان کی عمر ہی سے اس کا رپہ پٹنے والی ہوتی طرف
والے کمرے کا دروازہ کھولا۔ مگر ہیلگا کی تہی نہ ہوتی سے اسے ایک طرف ہٹا دیا
ہوئی کمرے میں داخل ہو چکی تھی۔ میری اسے دیکھنے ہی اچھل کر اپنی کرسی سے
کھڑا ہو گیا۔

”تمہاری آمد بڑی حیرت انگیز ہے“ اس نے زبردستی مسکراتے کی کوشش
کی۔۔۔

”میں بہت بھلتی ہوں“ ہیلگانے سپاٹ اور سرور لے کر کہا۔
رولف ادا میں دیکھ کر پرانے سے جاسپس ہوئے۔ اس نے مجھ سے کہا ہے کہ میں ہٹانا
واجبات ادا کروں؟

صرف ایک لمحہ کے لئے میری کی آنکھوں میں تعجب کے ناخزات ابھر
مگر پھر اس نے بھٹلے ہوئے ایک مقدمہ لگایا۔

”اس کی بڑی آواز سن وہ ہنستے ہوئے بولا“ مجھے یہی کرنو تھی کہ وہی کر
وہ اتنی مرحمت سے صحت یاب ہو رہا ہے“

”تو اس کے دفتر میں کتنی رقم نکلتی ہے؟“ ہیلگانے پوچھا۔
”ہم رقم کے معاملہ کو طے کر چکے ہیں مسز رولف“ اس نے کچھ تیزی سے
کہا۔ ”تم نے مجھے دس ہزار ڈالر کا راز نام منظور کر لیا تھا“

”مسز رولف کے نزدیک یہ رقم بہت زیادہ ہوتی“
میری کے سپر سے پوچھنے کی ضرورت نہ تھی۔

”اس کا مجھ سے کوئی تعلق نہیں مسز رولف“ اس نے کہا ”لیکن
پھر فرماؤ یہی سادہ خود اعتمادی سے مسکرایا۔ یہ تمہارا مسئلہ ہے کہ تم اسے
اس رقم کی ادائیگی کے لئے آمادہ کرو“

ہیلگانے شانے اچھٹکے ہوئے اپنا بیگ کھولا۔ ادھر ایک سڑا
ڈالر کے دس نوٹ نکالے۔ ان میں اس طرح کا گفٹا میری دیکھ لے اور پھر نوٹ

جاسوسی ڈائجسٹ ۲۹ مارچ ۱۹۹۷ء

اپنی گود میں رکھ لے۔

”اگر تم مجھے خود ہی کے کام کے لئے دس ہزار ڈالر کی رسید کھودو“
اس نے کہا۔ ”تو میں ادائیگی کے لئے تیار ہوں“

میری کی مسکراہٹ غائب ہو گئی۔
”نہ تم اب بھی چالاکی کرنے کی کوشش کر رہی ہو۔ حالانکہ میں نے

عتیں غور کر دیا تھا۔ تمہاری کوئی چال کامیاب نہیں ہوگی۔ میں تمہیں صرف
ایک ہزار ڈالر کی رسید دوں گا۔ باقی رقم کا معاملہ صرف میرے اور تمہارے

درمیان رہے گا۔“ وہ رکھا دیکھ کچھ آگے بھٹکتے ہوئے سخت لہجہ میں پوچھا کیا
اس وقت تمہارے بیگ میں کوئی ٹیپ ریکارڈ موجود رکھا ہے؟

”ہاں رکھا ہے۔ مگر وہ ریکارڈ نہیں کر رہا ہے۔“ ہیلگانے ہیک کے
چھوٹا سا ٹیپ ریکارڈ نکالا۔ ”میں اسے اس لئے ساتھ لائی تھی کہ تم ایک

ریکارڈنگ میں منکر جسے میں نے کل ٹیپ کیا تھا۔ یہ ایک گفتگو ہے جو میرے
اور ڈک جونز کے درمیان ہوئی تھی۔ وہ ہی دو فلاں کو جوڑے تمہارا سانس ہی کہتے ہو“

میری جونز کو کہہ دیا تھا۔
”میں نے تمہیں ایک پیش رو ماسوں ہو“ ہیلگانے اپنی بات ہماری

رکھی۔ ”لیکن ایک میل کی حیثیت سے تم محض اٹاری ہو“
”یہ تمہارا خیال ہے“ میری کچھ آواز کے ٹھک گیا اس کا چہرہ غصہ

سے سرخ ہو رہا تھا۔ ”مگر میری بات غور سے سنو۔ بی تم اس وقت تک
میری مشعل میں ہو۔ یہ میڈل طرح رقم دیدو۔ ورنہ میں زبردستی جھین لوں گا“

”تم اسے اتنی جلدی ہو سکتے ہو کہ حرکت کر گزرو“ ہیلگانے نوٹ
اٹھا کر مزید پروردہ دینے۔ ”مگر یاد رکھو اس کے بعد تم بلیک میل کیا نہیں چور

بھی بن جاؤ گے“
میری نے نوٹ اٹھانے کے لئے ہاتھ بڑھایا مگر پھر ہٹ گیا۔ اس نے

غور سے ہیلگا کی طرف دیکھا۔
”تم کی چال چل رہی ہو۔“ اس نے پوچھا۔

”اچھا سوال کیا ہے۔“ ہیلگا اب اس صورت حال سے لطف اندوز
نہو رہی تھی۔ ”ان نوٹوں کے عوض ایک کے پاس محفوظ ہیں اور مجھے معلوم ہوا

ہے کہ پولیس تم پر ہاتھ ٹالنے کے لئے کسی بہانے کی تلاش میں ہے تاکہ
ہمارا لائسنس ضبط کیا جاسکے۔ میں ثابت کر سکتی ہوں کہ یہ قسم میری ہے لیکن

کیا تم یہ ثابت کر سکو کہ تم نے اسے نہیں چرایا۔ کہ کیوں گئے۔ نوٹ
تمہارے سامنے رکھے ہیں۔ اگر حجت ہے تو اٹھا لیں نہیں لیتے؟“

کافی دیر تک میری کبھی نوٹوں کو اور کبھی ہیلگا کو گھورتا رہا۔ اس کا
چہرہ تیار ہوا تھا۔

”اچھی بات ہے۔ بی بی۔“ آخر وہ بولا۔ ”تم نے خود اپنی شامت
کو آواز دی ہے۔ میں نے تمہیں موقع دیا تھا لیکن وہ تم نے ضائع کر دیا۔

اب وہ خط مشن پڑھ کے باس جلتے گا۔“
ہیلگانے ایک تہقیر لگایا۔

جاسوسی ڈائجسٹ ۲۹ مارچ ۱۹۹۷ء

”کیا تمہاری ہمت جواب دے گئی میری؟ مجھے نفیبت ہو کر تم ایک بزدل جمل ساڑ ہو۔ ان پانچ لاکھ ڈالر کے بارے میں کیا ہو گا جو تم نے اڈر اپنے ساتھی کے لئے وصول کرنے کا خواب دیکھ رہے تھے۔ کیا تمہارے اڈر اتنی جرات نہیں کر انہیں حاصل کرنے کے لئے جیادہ دھمک دے گا؟“

”سن، اور پریل عورت!۔۔۔۔۔“

”نہیں میسٹر میری تم زری ٹیپ منو۔“ ہیلگا نے بات کاٹی اور بٹن دبا کر ٹیپ ریکارڈر آئی کر دیا۔

”ڈک جونز کی آواز اب میری تو میری چوٹک گیا۔ وہ کسی پتھر کے تختے کی طرح خاموش بیٹھا رہا۔ یہاں تک کہ ٹیپ ریکارڈر خاموش ہو گیا۔ اس کے بند ہوتے ہی میری نے ہاتھ بڑھا کر اسے اٹھایا اور اپنی حسیب میں رکھ لیا۔

”اس مرتبہ ٹیپ ریکارڈر جھینٹے سے نہیں کوئی نادرہ نہ ہو گا میرے پاس اس کی ایک نقل موجود ہے۔“

”کیا تم بھی ہو کر کوئی شخص میرے مقابلے میں اس دو ٹیلے زوجان کی بات برفیلو کرے گا؟“ میری نے کہا۔

”کیوں، کیا تمہیں یقین نہیں؟ اگر تمہیں تو اتنے پریشان کیوں ہو؟“

”تم نے اچھا بیعت کرنے کی کوشش کی تھی بے بی مگر پہلے گاہیں۔

بلاتشبہ ایک گھر کے لئے تم نے مجھے گھر دیا تھا۔ میری نے زبردستی سکھانے کی کوشش کی۔“ کوئی پانچ ایک ٹیپ ریکارڈر کی بنیاد پر نہیں دے گا پہلی بات جو وہ جانا چاہے گا یہ ہوگی کہ اس خط میں کیا لکھا تھا اور یہ کہ تم نے اسے اپنے شوہر کے کافلات سے کیوں نکالا۔ اگر تم نے اس کی وضاحت

کر نے کی کوشش کی تو احمقانہ باتیں نہانے کے سوا کچھ نہ کر سکو گی۔ نہیں بے بی، تم مجھے اپنے بیعت کا شکار نہیں بنا سکتیں۔ بہتر ہو گا کہ اپنی بیچالائیں

ختم کر دو۔ میں ایسے دس ہزار ڈالر چاہتا ہوں جن کے تم کہیں نوٹ نہ ہوں۔ اور پانچ لاکھ ڈالر میرے باڈے کی صورت میں چاہتا ہوں۔ دوسری صورت میں

تم خود اندازہ کر سکتی ہو کہ کیا ہو گا۔“

ہیلگا نے اسے گھر کر دیکھا اسے احساس تھا کہ میری نے اس کی بیکر کا بادشاہ سے کاٹ دیا ہے۔ لیکن وہ بالکل فکر مند نہیں تھی۔ اب

مجھ اس کے پاس تیرہ کا ایک بہت بڑا پتھر موجود تھا۔

”مجھے اتنی تھی کہ ٹیپ ریکارڈر کو تم اس قدر گھبرا جائے کہ وہ خط مجھے دے دو گے۔“ اس نے آہستہ سے کہا لیکن میرا اندازہ غلط نکلا۔

میری نے مشکوک نظروں سے اس کی طرف دیکھا تب پھر ایک اس کا چہرہ کھٹکے لگا اور وہ مسکرایا۔

”بہر حال تم نے کوشش اچھی کی تھی غلطیاں ہم سب سے ہوتی ہیں۔ اب جو کچھ نہیں کرنا ہے، وہ یہ ہے کہ۔۔۔۔۔“

”مجھے معلوم ہے کہ مجھے کیا کرنا ہے۔“ ہیلگا نے اس کی بات کاٹ دی اور آگے بڑھ کر اس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر بولی۔ ”اب مجھے

مجبوراً وہ کام کرنا پڑے گا جو میں نے تم جیسے شیطان کے لئے نہیں کرنا چاہتی تھی۔ کیونکہ جس طرح میں کسی اور کی موت کی خواہش نہیں ہوں اسی طرح تمہیں بھی موت کے خواہے نہیں کرنا چاہتا تھا۔“

”کیا تم مجھے دھکی دے ہو؟“ میری نے آنکھیں پھینکیا کر پوچھا۔

”ہاں اور اسے انہوں کے ساتھ جتنے مجھے مجبور کر دیا کہ جس طرح

تم مجھے بلیک میل کر رہے ہو اسی طرح میں بھی کروں۔“

”ختم کرو اس کو اس کو! میری نے تیزی سے کہا۔ اب تمہیں یہ

کرنا ہے کہ۔۔۔۔۔“

”کریں لیڈ لڑکے کو فونی کروں۔“ ہیلگا نے جیسے اس کی بات پوری

کرتے ہوئے کہا۔ یہ اور اسے بتا دی کہ تمہارے اس کی ہوی کے ساتھ نامہاں تو نقل میں ہیں اسے کہوں گی کہ اگر اسے ثروت کے ضرورت ہے تو فزیک

گرن کو فونی کرے۔ تمہاری گزائی کی جانی تری ہے۔ میسٹر میری۔ پولیس اس بار سے ملے بہت کچھ جانتی ہے۔ اور میں تم کھان ہوں کہ اگر تم نے خط

فونی میرے حوالے کر دیا تو میں بالکل ہی کروں گی۔ بعد میں خواہ میرا کچھ ہی انجام کیوں نہ ہو۔“

میری جیسک یوں گھر کر پیچھے ہٹا جیسے دفعتاً کوئی زہر لگ گیا تھا پھیل کر اس کے سامنے گئی ہو جو پھر عقہ سے سرخ ہو رہا تھا ایک دم

سفید ہو گیا۔ جیسک نے اس کے سامنے تبسم کا خون پھیر لیا ہو۔ اس کا منہ نک گیا۔ شائے ڈھک گئے اور آنکھوں میں خوف و ہراس کی چھپائی

رہ گئی۔

”اگر تمہاری زندگی میں کوئی ایسی بات ہو جسے تم دمنوں سے

چھپانا چاہتے ہو۔“ ہیلگا بولی تو مجھ سے کسی کو بلیک میل کرنے کی کوشش

موت نہ تھی۔

اور اس کے پانچ منٹ کے بعد اپنے ہاتھ میں وہ سرخ فائل لے

ہیلگا گھر سے باہر گئی تو اس کا چہرہ جھک رہا تھا۔

اس زمانے میں سے پہلے کبھی تانا تولا اور سندھ تانا چکیا اور معلوم نہیں

ہوا تھا۔ ہیلگا ہر مل کی طرف واپس جاتی تو اسے محسوس ہوتا تھا جیسے اس کی

نعر کے مصالح کم ہو گئے ہوں۔ اس بہترین منزل نے اپنی جنگ نہیں ہائی

تھی۔ یہ دوسری مرتبہ تھی کہ اس نے ایک بلیک میل ٹوکسٹ فاش دی تھی۔ وہ ابھی اپنے فیکٹوری میں چیک کرنا تھا اور چہرہ اور ہاتھ سنا انداز کچھ نہ تھا۔

جب اس نے ہیلگا کو سرخ فائل دیا اس خط کی فوٹو کرائی نکال کر دیکھی وہ نہ صرف پسینے پسینے ہو رہا تھا بلکہ کانپ بھی رہا تھا۔ ہیلگا نے ایک ہزار ڈالر کا ایک نوٹ اٹھا کر اس کے منہ پر کھینچ لیا اور رسید کا مطالعہ کیا۔ رسید کھینچے ہوئے

میری کے ساتھ اتنے بے قابو ہوئے تھے کہ وہ بے شکل و خط کر سکا اس کے ہاتھ سے رسید لیتے ہوئے ہیلگا نے کہا۔

”میسٹر میری اپنی داشتہ کے ساتھ داعش جیتے ہوئے ہیں ہیلگا اپنی

جاسوسی ڈائجسٹ ۳۰ مارچ ۱۹۹۷ء

زبان بند رکھوں گی مگر جلد یا بدیر کوئی نر کوئی تمہارا یہاں آتا چھوڑ کر بے گناہ
تلاش کے تھے اب بھی اس کے حق میں کہہ سکتے تھے چنانچہ گھنٹوں میں
وہ پورا ڈانٹ سٹی اپنٹے گھرواپس چلی جانے کے رواف پستال میں ہوگا اور
ڈک جوز اس کے ساتھ کھڑی ہیں ڈک کا خیال آتے ہی ہیلگا کے دل کی دھڑکن
تیز ہوگئی مگر اسے حساس تھا کہ اسے ڈک کے معاملے میں بے حد احتیاط سے
کام لینا ہوگا وہ بالکل نوجوان تھا اس کے ساتھ رومانے تعلق ایک بچپن کا
ہوگا یہ پہلی مرتبہ تھی کہ وہ گھرانے کے لئے آتی بقیہ رشتی ورہ اس سے پہلے وہ
دولف کی موجودگی میں تو وہ گھر اس کے لئے ایک گھنٹی کی قرب سے کم معلوم نہ ہوتا
تھا اگر ب معاملہ مختلف تھا اب اسے بہادر کر کے سوزور لٹا جانے کی بھی
ضرورت نہیں تھی۔ دوسری دن اسے حسب ضرورت دم کی پیشکش کی گئی پورا ڈانٹ
ملی پیچھے ہی رہا اسے خون کر کے کھم کھم اپنے اکاونٹ میں منتقل کرنے کی ہدایت
کرے گی گھڑی دیکھنے پر معلوم ہوا کہ ابھی رومانے کی ٹھکانا گھنٹے سے
زیادہ باقی ہے اس نے پھول میں لپچ کھا نے پر غصہ بھیجی اور ایک ویسٹ
آڈین ریسٹورنٹ میں بیچ بیچ گیا وہ اس وقت خوش فحلیاں کرنے کے مڑوٹی تھی
اس نے ایک ایسے ریسٹورنٹ کے سامنے کارو کی جہاں نوجوان
لو کے اور لو کیاں پشور رومسٹی کی دھن پر قرض کرنے میں مصروف تھے پھول
کے دھڑنے سے اپنے کیاں لپکا مگر اب ہیلگا کو اس کی بھی پروا نہیں تھی وہ کچھ
دیر خوش باشی میں گزارنا چاہتی تھی چنانچہ جب دیر بڑے تیار کر لیسٹورنٹ ...
کی طرف سے منتقل کا لباس بھی فراموش کیا جاتا ہے تو وہ فوراً آدھ ہوگئی۔ دس
منٹ بعد وہ ایک سرخ رنگ کا مین سوٹ پہنے لائینی کی رسی تھی اور اس خیال
سے گئی تھی کہ اس پاس کے تمام ہی مرد اسے گھر کر دیجے یہ ہے پھر ایک ٹیبل
تمامت نو جوان نے اسے سمندر میں ترے کی دعوت دی تھی۔ وہ دو دلاں ...
ریسٹورنٹ سے نکل کر سمندر کی طرف بھاگتے چلے گئے۔ نو جوان اسے کوئی
انٹری خیال کر رہا تھا اس نے جیسے اسے تسلی دی کہ سمندر میں زیادہ دیر نہیں
جانے گا۔ وہ بس اسے دیکھتی ہے اور جس طرح وہ تیرے اسی طرح وہ خود
تیرنے کی کوشش کرے۔

نو جوان نے بھاگ کر سمندر میں چھلانگ لگا دی مگر اس کے کودنے
میں کوئی مسئلہ تھا اور نہ اس کی فٹ پکچر تھی اس نے نو جوان کو کافی آگے
نکل جانے دیا پھر ایک ماہر اور بہت لگائی ٹیبلوں میں وہ کسی راگٹ کی مانند ...
نو جوان سے آگے نکل گئی مگر وہ آگے جا کر وہ رگٹ گئی اور نو جوان کے پیچھے
کا انتظار نہ لگی۔ نو جوان قریب آتا تو وہ قطعی خوش نہ تھا۔ "تم کون ہو کون
اجتلید یا کچھ اور تم نے تیار کیا کیوں نہیں کرتے تم اپنا چھاتیہ ترسکتی ہو
ہیلگا نے اپنی غلطی محسوس کر لی یہ مرد ہمیشہ اپنے آپ کو بلند دیر
دیکھنے کے اندر مند ہے تھی اسے اپنے تھکا وہ خود کو بالکل بے پروا
کرتی۔ اس کا جوش ختم ہو گیا کیا اسے کچھ خیال نہیں گئے گی۔ اس نے اپنے
آپ سے کہا۔

"میری ماٹرنی کہ یہ مرد ہی ہوگی یہ اس نے بے تعلق لہجہ میں کہا اور تیرے

ہوئے واپس چل دی کوئی جوان اسے گھورتا رہا گیا۔
جہنم میں جا لیں یہ مرد اس نے سوچا جب تمہیں ان کی ضرورت ہو تو
انہیں استعمال کرو۔ اور جب ضرورت نہ ہو تو گھوڑا لکر ایک طرف پھینک دو۔
اس نے کبھی سوچ پھینک کر اپنا لباس ہٹا اور ریسٹورنٹ میں کھانے کا رات
ملتی کر دیا اور اپنی کاٹیں بلیٹور کو دیا۔ پھول کی جانب چلا دیا۔ پھول پہنچے
اس کا موٹوریٹی صحت بحال ہو چکا تھا۔ پھول کا پھول پڑا اسے وہ دنا سے پر لگ گیا۔
"معافی چاہتا ہوں مسٹر دولف مگر آپ کو تلاش کیا جا رہا ہے۔" اس
نے بتایا۔

ہیلگا چونک گئی اس نے پوچھا کہ کون تلاش کر رہا ہے جواب لہجہ میں
اس نے گھڑی دیکھی۔ سادھے بارہ بجے تھے اس نے میڈیٹر سے کہا کہ
پھول کیجور اور انتظار کر رہے گا۔ اسے بھوکہ لگا رہی ہے اس نے وہ پہلے کھا
کھائے گی۔ کھانے کے پہلے وہ ابھی پوری طرح کھانے سے غارغ نہ
ہوئی تھی کہ اس نے پھول کو بال کے دو دنا سے پکھڑے دیکھا اس کے
چہرے پر کچھ ایسے تاثرات تھے کہ ہیلگا فوراً کھڑی ہوئی تیز قدموں سے
چلتے ہوئے پھول کے پاس آئی۔

"کیا بات ہے؟" اس نے پوچھا۔
"مسٹر دولف۔ مادام اس کی حالت اچھی نہیں۔ ڈاکٹر بلاشی اس
کے پاس ہیں میرے ساتھ اور پھول پہنک لے گا۔
وہ سب کے سامنے تفصیل سزالات نہیں کر سکتی تھی جب چاہ
پھول کے ساتھ چلی دی جب وہ لفٹ سے اتر کر اہر میں پہنچے تو
ہیلگا کو چھو غیر ذرا ہی۔

"کیا اس کا مطلب یہ ہے کہ آج کی رومانگی ملتی ہو جائے گی؟"
"جی ہاں مادام مسٹر دولف کا مرض دوبارہ عود کر آیا ہے اسے ادھات
خطر کا معلوم ہوا ہے۔"

ہیرس کیسکس پاپی فوج اور ڈک جوز کے ساتھ پورا ڈانٹ سٹی جانے
کی تمام عورتیں دو دھو کے ابال کی طرح بیٹھ گئی۔ لعنت ہو دولف پر لیکن
یہ سے ہی پیخیال اس کے ذہن سے گزرا اسے نہ امت کا احساس ہوا۔
ایک اکو اچھا امنا ایک بے حس و حرکت بازو اور غلوں چھوڑ کر کیفیت نہ
ہو جانے تو ہم کو رگ کی خود غرض عورت۔ ہیلگا نے اپنے آپ سے کہا۔
ڈاکٹر بلاشی اس کا انتظار کر رہا تھا۔ وہ بہت بکھرے اور بے چین نظر
آ رہا تھا اس نے تیار کر دولف سفر کرنے کے قطعی قابل نہیں ہے۔
"اگر ہو کیا؟" ہیلگا نے پوچھا۔

"مجھے افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ میں خود بھی نہیں جان سکا۔
کیونکہ جو اور کیسے ہو بہر حال ڈاکٹر بلاشی چند گھنٹوں میں آ رہا ہے۔"
"تمہیں معلوم نہیں؟" ہیلگا نے تیزی سے کہا۔ "کیا اسے دوسرا دور
چڑھا ہے؟"

"اے مسکین" وائوں کے اثر میں رکھا جا رہا ہے۔" ڈاکٹر بلاشی

نہ جواب دیا۔ مگر ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اس پریشانی کی حالت طاری ہو گئی ہے۔۔۔

”معلوم ہوتا ہے کہ یہ ایک معنی بڑا کڑا ہو تو میں یقینی علم ہونا چاہیے کروں بے ہوشی ہے یا کچھ اور؟“

”علامتیں بالکل اچانک والی ہیں مسٹر رولف؟ ڈاکٹر نے کہا کہ ٹرسس فیر کے اس وقت خطر کے احساس ہو جاوے جس کی سماس کی اندر رفت آہستہ اور بڑا کڑا گنگ نیلا ہٹ مال ہو گیا جس نے مجھے اطلاع دی۔ دل کی حرکت اگرچہ نارمل ہے مگر دھڑکن بہت تھکی ہے۔“

”کیا وہ صبر رہا ہے؟“ ہیلگا نے چونک کر پوچھا۔
”میں بروٹھیں کہہ سکتا لیکن اس کی تبدیلی بہت ہی غیر معمولی نوعیت کی ہے۔ میں اس کو کوئی توجیہ نہیں کر سکتا۔ احتیاط کے طور پر میں نے اسے آگے نہیں دینی شروع کر دی ہے۔ یہیں ڈاکٹر کیوسی کا انتظار ہے مسٹر رولف اس کا مریض ہے ممکن ہے وہ اس بارے میں کوئی وضاحت کر سکے۔“

ہیلگا ایک نامیدی اور بڑا چڑھے پن کے احساس کے ساتھ اپنے کمرے میں چلی گئی۔ اس نے ہنسل سے کہا کہ وہ لباس تبدیل کر کے اس سے بات کرنا چاہتی ہے۔ کمرے میں پہنچ کر وہ دروازے پر ہنسنے کے بعد وہ بے تانی کے عالم میں ادھر سے ادھر ٹھٹھنے لگی۔ اسے سب سے زیادہ بات مران گزری تھی کہ وہ اب ڈاکٹر کے ساتھ ڈاکٹر عیش نہیں دے سکتی تھی جب ہنسل اس کے کمرے میں آیا تو اس نے پوچھا کہ رولف کی یہ حالت کب سے ہوئی؟ ہنسل نے بتایا کہ اس کے پہلے سے رخصت ہونے کے وقت ہی فریڈلڈ ڈاکٹر کیوسی کو اطلاع دی اور اس نے معائنہ کے بعد ڈاکٹر کیوسی کو فون کیا۔
”اگر مجھے اس پہلے میں مزید ملاحظہ نہ فرماتے تو میں بالکل ہوجاؤں گی۔ ہیلگا پچھتے ہوئے بولی۔

”میں سمجھتا ہوں مادام، ہنسل خود بھی ہوٹل کے قیام کو ناپسند کرتا تھا۔ شاید ڈاکٹر کیوسی نہیں تباہ کے مسٹر رولف دوبارہ کب تک سفر کے تعاقب ہو سکے۔ دوسری بات یہ کہ میں سمجھتا ہوں کہ ان حالات میں ہمیں ڈاکٹر کیوسی ضرورت نہیں ہوگی۔“

مگر ظاہر تھا کہ ہیلگا نے اس کے خیال سے اتفاق نہیں کیا۔ اس نے کہا کہ اگرچہ وہ اس بارے میں کوئی فیصلہ نہیں کر سکی ممکن ہے ڈاکٹر کیوسی کے آنے سے حالات بہتر ہو جائیں رولف کی طبیعت تسکین جانے اور ایک دو دن میں ہی وہ صفر کرنے کے قابل ہو جائے۔ اس صورت میں پھر ہنسل کی ضرورت نہ ہوگی۔ ہنسل کے جانے کے بعد ہیلگا نے ان پر ڈاکٹر کیوسی کے ڈس کے بارے میں معلوم کیا۔ پھر ہیلگا کہ وہ ہوٹل کی لابی میں حکمران انتظار رہا ہے۔ ہیلگا نے پورٹ سے کہا کہ وہ اسے اس کے کمرے میں بھیجے۔

ہیلگا کے دل کی اس وقت کیفیت یہ تھی کہ وہ چاہتی تھی ڈاکٹر کے آتے ہی اسے وہ بیزارہ میں لے جانے۔ مگر ساتھ ہی اسے احساس تھا کہ یہ جگہ بھی اسے مزید مضبوط کرنا پڑے گا۔ انتظار، انتظار، انتظار۔

جاسوسی ڈائجسٹ ۳۲ مارچ ۱۹۷۷ء

اسے یوں لگ رہا تھا جیسے اس کی زندگی ایک طویل انتظار کے علاوہ کچھ نہیں ہے۔

ڈاکٹر کیوسی کا تو یہی لگتا ہے اسے بتایا کہ مسٹر رولف کی طبیعت اب تک خراب ہو جانے کی وجہ سے صبح کا پروگرام لیجانا ملتی ہو گیا ہے۔ اسے ایسا معلوم ہوا جیسے یوں ٹرول کی آنکھوں میں ایک لمحہ کے لئے چمک سی پیدا ہوئی تو قہر میں ترش ہوئے۔ ہیلگا نے دل میں کہا کہ کیوسی کو تمہارے دماغ میں اپنی مہر سائیکل کے علاوہ کچھ نہیں ہے۔ مگر کچھ تو نہیں ہیں جلدی تمہارے خیالات بدل دوں گی اور آئندہ تم صرف میرے بارے میں سوچو گے۔

”میں ڈاکٹر کیوسی کی آمد کا انتظار کر رہی ہوں۔“ ہیلگا نے اسے بتایا۔ دیکھنا ہے کہ وہ کیا کہتا ہے۔ یہ عین ممکن ہے کہ ہنسل چار دن میں مردا ہو سکیں۔ اس نے سروسٹم ٹیگر کا سانسے ہو کر جب مجھے ضرورت ہوگی تو میں میں ہلا لوں گی۔ اس نے میرے سر پر اپنا پس اسٹھایا اسے کھو اور سوڈا کا ایک نوٹ نکالا۔ یہ تمہاری ایک ہفتہ کی خواہ ہے۔ اب تم میرے ملازمین میں شامل ہو سکتے ہو۔“

”ہاں مادام، ڈاکٹر نے جواب دیا۔ ہیلگا نے اسے نوٹ دے دیا۔
”تم میری جیکسی سے کوئی رابطہ قائم نہیں کرو گے۔“
”بہت اچھا مادام،“ ڈاکٹر نے کہا۔ اسے جھک کر سلام کیا اور کمرے سے نکل گیا۔

مگر رخصت ہوتے ہوئے ہیلگا نے اس کی آنکھوں میں جو جھلک دیکھی تھی وہ درحقیقت اس کے بارے میں سوچتی رہی۔ کیا یہ محک افوت تھی۔ یہ عین ممکن تھا۔ وہ ٹکسوانی مزاحمت اس کے پیشہ ایک حلیف بن جاتی تھی۔ اسے یقین تھا کہ ڈاکٹر کیوسی مزاحمت بھی درحقیقت ہنسل کی ہے گی۔

سورج آہستہ آہستہ مغرب ہو گیا۔ ہیلگا شام کے بڑھتے ہوئے دھندلے میں ٹرولیں پر بیٹھی اپنے مستقبل کے بارے میں سوچ رہی تھی۔ اس نے ہنسل کو بلوایا تھا۔ کچھ دیر کے بعد وہ ایک ٹرے میں ناشتی کی بوتلی اور گلاس لے کر کمرے میں داخل ہوا۔ اس نے گلاس میں شراب ڈالی اور گلاس پاس لاکر کھڑی ہوئی۔ ہیلگا نے اسے پیچھے کے لئے کہا اور جب وہ کچھ کچھ کے بعد بیٹھ گیا تو بتایا کہ اس نے ڈاکٹر کیوسی سے بات کی تھی اور اس پر پڑی کہ رولف کی موجودہ حالت کے بارے میں وہ بھی ڈاکٹر کیوسی سے زیادہ میں جانتا ہوں۔ مگر کچھ نہ جانتے کے برابر ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ ہنسل کی کامیابی نہ ہونے اور کچھ بھی نہ ہونے کا یہی تسلیم نہیں کرتے۔ شین ڈاکٹر کیوسی کی ہر گفتگو کے قطعی طور پر مطمئن ہوں۔ وہ کہتا ہے کہ رولف کی حالت بہت زیادہ خراب ہے۔ مگر بالکل اچھا ہے۔ اور اس کا خیال ہے کہ اس خراب حالت کا اس کے دوسرے سے کوئی تعلق نہیں۔ یہ ایک نئی صورت حال ہے اور اس نے کم سے کم اتنا اعتراض نہ کر لیا کہ وہ اس کی کیفیت کے بارے میں سمجھنے سے تیار ہے۔ اس نے

مارچ ۱۹۷۷ء

میں ہم انداز میں بتایا کہ اس کے خیال میں موجودہ علامتیں غار کو کسی بھی نامی مرض سے ملتی جلتی ہیں۔ یہ ڈاکٹر اپنی جہالت کو مونے مونے بعد از فہم ناموں کی آڑ میں چھپانا خوب جانتے ہیں جب میں نے اس سے پوچھا کہ یہ لکھ کر بھی کیا چیز ہوئی ہے تو اس نے کہا کہ یہ نیک کا ایسا عمل ہوتا ہے جسے منہ بول نہیں کیا جاسکتا پھر جب اس سے سوال کیا کہ مضر و فائدہ پر عمل کیوں کر ہوا تو اس نے جواب دیا کہ وہ اس بارے میں کچھ نہیں جانتا۔ اس کا منہ تپے کر دلف کسی فوری خطرے سے دوچار نہیں مگر اسے یہ ڈاکٹر منہ بولنے سے بے باک ہو کر دلف میں اس بات کا انتظام کیا ہوا ہے کہ اسے ناساؤ پچھتا نقل کر دیا جائے۔ مزید یہ کہ اس نے ڈاکٹر کی اپنی کو مشورے کے لئے بلایا ہے جو اب کسی وقت برلن سے بذریعہ طیارہ روانہ ہوگا۔ جتنا پتہ ابھی کچھ نہیں کہا جاسکتا کہ ہم کب یہاں سے روانہ ہوں گے۔ سردست جہاز پاس انتظار کرنے کے علاوہ کوئی چارہ نہیں ہے۔

بھٹکل نے اپنے افسانوں اور سہرہ دی کا اظہار کیا پھر اس نے رات کے کھانے کے بارے میں پوچھا۔ ہیلگا نے بتایا کہ ڈاکٹر ایڈیسی نے اس کے ساتھ کھانے کی خواہش ظاہر کی تھی مگر وہ ان ڈاکٹروں سے عہد شکنی کر رہا ہے۔ اس لئے تمہارا اپنے کسی بھی کھانا کھانا پسند کر کے گھر بھٹکل اس کے لئے اپنی بہترین آٹلیٹ تیار کر دے۔ بھٹکل اپنے کھانے کی تعریف سن کر خوش ہو گیا۔ ہیلگا نے اسے ایک مٹر پھر پوچھا کہ کیا اسے شیلانی جانب سے اپنے خط کا جواب دیا گیا ہے۔ بھٹکل نے کہا کہ انہیں ابھی کوئی جواب نہیں ملا۔

ایک گھنٹہ بعد سے انتہام اور احتیاط سے بہترین دلف کو ہونٹل سے ناساؤ ہسپتال منتقل کر دیا گیا۔ پہلے وقت ڈاکٹر ایڈیسی نے ہیلگا کو تسلی دی کہ وہ اسے مراعات سے باخبر ہے مگر وہ پریشان نہ ہو۔ اس پر اسے کہ دلف کی حالت جلد ہی بہتر ہو جائے گی محض شیلانی الفاظ ہیلگا نے سچا کر پھر بھی اس نے ڈاکٹر ایڈیسی کا شکریہ ادا کیا۔

رات کا کھانا کھانے کے بعد بھی ہیلگا ٹیبل پر بیٹھی سوچتی رہی۔ اس نے سوچا کہ حالات کی تسخیر لینے اسے ایک نیک ناساؤ میں فریڈ قیام پر مجبور کر دیا۔ ہے اور یہ قیام کچھ نہیں کہا جاسکتا کہ طویل ہو سکتا ہے۔ مگر اس کا یہ مطلب ہے کہ وہ نہیں کر دے اسی ہونٹل میں ٹھہرنے کی پابندی ہے۔ وہ کوئی چھوٹا سا نیک نیک بھی کر سکتی ہے۔ رہا بھٹکل تو اسے معلوم ہے کہ وہ ہونٹل میں رہنا اس قدر پسند کرتا ہے۔ وہ مگر سٹیل سلگائے بہترین رہی۔ سوچتی رہی۔ ایک نیک نیک ڈاکٹر کا ساتھ بھٹکل کی موجودگی یہ اس کی موجودہ پریشانی کا بہترین حل تھا۔ سوچتی رہی۔ سوچتی رہی۔ اس نے اپنے آپ سے کہہ کر کوئی دن کو قابل عمل حل ضرور مل جائے گا۔

اب کا فون فون کی گھنٹی نے اسے سوچ نکال دیا۔ کسی قدر تنگ واری سے وہ اعلیٰ رانٹشی کر رہی تھی۔ وہ جرن کا فون تھا۔ اس نے دلف کی حالت پر اپنی ہمدردی کا اظہار کیا۔ ہیلگا نے کہا کہ وہ چونکہ اب سوز و گداز میں نہیں

جاسکے گی۔ اس لئے شون ناساؤ کے ایک میں اس کے نام کچھ رقم منتقل کر دے تاکہ وہ ان کے اخراجات کے سلسلہ میں پریشانی نہ ہو۔ دلفی نے کہا کہ وہ بہتر پتہ پانچ ہزار ڈالر بھیج دیا کرے گا۔ پھر اس نے خط کے بارے میں سوال کیا۔ ہیلگا نے جواب دیا کہ اگر اسے کوئی خط ملتا تو وہ ضرور ذہن کو دلی کرتی۔

فون گفتگو ختم کر کے ہیلگا نے گھڑی دیکھی تو رات کے گیارہ بجے تھے۔ اس نے خواب آور دلی اور دلیاں کھائیں۔ اور کوئی بدلتے بلتے سو گئی۔

صبح کو وہ لباس تبدیل کر کے تیار ہوئی تھی کہ بھٹکل کانے لے کر آگیا۔ ہیلگا نے اسے بتایا کہ اس نے ہسپتال فون کیا تھا۔ دلف کی کیفیت میں کوئی تبدیلی نہیں ہوئی ہے۔ ناشتر کے بعد ہیلگا دلی میں گئی۔ اور بال پر رط سے پچھا کہ کہاں سب سے اچھا پارہ پڑی ڈاکٹر کون ہے۔ اس نے ڈاکٹر کو کاپتہ بتا دیا۔ ہیلگا اپنی منی بائیک میں ایجنٹ کے دفتر پہنچی۔ ولیم نے بتایا کہ عام بڑے بڑے بلگر کے لئے پراٹھ چکے ہیں۔ البتہ ایک بہت چھوٹا سا بلگر جس میں ایک بیڈ روم ہے موجود ہے۔ ہیلگا نے اسے دیکھنے کی خواہش ظاہر کی۔

ہیلگا بالکل وہی تھا جیسا ہیلگا بتا رہی تھی۔ بالکل عرصہ آباد جگہ۔ تقریباً چوتھائی میل لمبا پرائیویٹ ساحل۔ وسیع دھولے رانٹشی لہو کھانے کا کمرہ۔ دیا تھا۔ ایک جدید ترین ٹیم کچن۔ تیرے کا تالاب کافی بڑا۔ بیڈ روم اور سب کا سب بہترین اور جدید ترین فوری سے اس نے ہیلگا سے اسے دیکھ کر بہت خوش ہوئی۔ ولیم نے بتایا کہ اس کا کام یہ نہیں ہزار ڈالر مانہ ہے۔ اس نے بھی بتایا کہ اصل میں ہیلگا ایک دو تین آدمی کا اشتہارین محبت تھا۔ وہ اپنی محبوبہ کے ساتھ وہاں رہتا تھا۔ مگر یہ قسمتی ہے اس کی محبوبہ ایک حادثہ میں ہلاک ہو گئی۔ جب سے اس آدمی نے نگاہیں قدم نہیں رکھا۔ ہے اور اب اسے لڑنے پر اٹھانا چاہتا ہے۔

شہستان محبت۔ ہیلگا نے دل میں کہا اور مسکرائی۔ تے اب بھی اس کے حق میں گرے تھے وہ خود اسے ایک ماہ کے لئے لڑنے پر لینے کے لئے کاؤہ ہو گئی۔ ولیم نے بتایا تھا کہ ایک عورت ہیلگا کی صفائی کے لئے آتی ہے مگر ہیلگا نے جواب دیا کہ اس کے پاس اپنا لازم ہوگا۔ اس لئے کسی عورت کی ضرورت نہیں ہے۔ واس ولیم کے آتش جاکر اس نے ضروری کاغذی کارڈ اپنی مکمل کی اور ولیم نے ہیلگا کی چال اس کے حوالے کر دی کہ وہ جب وہ چاہے منتقل ہو جائے۔

ہونٹل واپس جاتے ہوئے ہیلگا کا ذہن سوچنے میں مصروف تھا۔ سب سے پہلے اسے بھٹکل کا مسئلہ طے کرنا تھا۔ پھر وہ پرکون نیک ہوگا۔ وہ ہوگی اور ڈاکٹر ہوگا مگر اس سے پہلے اسے کچھ ہتھوڑا سا انتظار کرنا ہوگا۔ (چھوٹی انتظار) تاکہ ڈاکٹر برن اسٹین برلن سے آکر دلف کا معائنہ کر لے اور اس کے بعد اس وقت تک جب بھٹکل رخصت ہو جائے۔

ہنسل کی بیوی نے بیٹھ کر کوئی کتاب پڑھ رہا تھا۔ ہیلگانے اس سے بڑی چالاک سے بات کی۔ اس نے کہا کہ ان دونوں کا یہ ماں بھائی ہے۔ فائدہ ہے وہ میرا ڈاؤنرٹی میں اپنی کوکھی کے بارے میں فکر مند ہے۔ ہنسل کی عدم موجودگی میں کوکھی کے ملازم بھی تنہا سے دیکھ بھال نہیں کرتے۔ اس کا بوجھ... پینے بھی ہو چکا ہے کہ ہنسل کو جب بھی مسٹر رولف کے ساتھ سوزر لیںڈ جانا پڑا انہوں نے واپس نہ کر کوکھی کی حالت کو اجڑی پایا اور وہ جانتی ہے کہ جب رولف کوکھی جائے تو وہاں پر ہر چیز درست ہو اس لئے یہ مناسب ہو گا۔ کہ ہنسل کو کوکھی پر ڈاؤنرٹی چلا جائے۔ اس کے علاوہ نئی مرتبہ خوشحال ہو گا۔

کر چکا ہے۔ ۔ ۔ ۔ وہ مسٹر رولف کے اسٹیڈی روم کی ترتیب دینے میں سرگرم ہے کہ ناپا جاتا ہے۔ اس وقت جبکہ رولف بیمار ہے اس کے لئے یہ کام کرنے کا بھی بہترین موقع ہے۔

ہنسل پر اس کی خوش ہو گیا۔ وہ ہوٹل کی رہائش سے تیار ہو گیا تھا۔ اگر بظاہر اس نے اور بیوی دل سے اعتراض کیا کہ وہ چلا جائے گا تو بچہ دیکھا کی خدمت کو نہ کچھ گا۔ ہیلگانے اس کو اعتراض کو ایک مقدمہ سے مسترد کر دیا کہ اس کی خدمت کے لئے ہوٹل کے پورے ملازم بہت کافی ہیں اسے قطعاً کوئی تکلیف نہیں ہوگی۔ ہنسل مطمئن ہو گیا اور اس نے بڑی آمادگی سے کہا کہ اگر ہیلگا یہ سمجھتی ہے کہ اسے خدمت نہیں ہوگی تو بچہ وہ کل ہی پر ڈاؤنرٹی واپس جانے کے لئے تیار ہے۔ ایک مشکل مسئلہ کتنی آسانی سے حل ہو گیا تھا۔

دوسرے دن ہنسل نے خدمت ہو گیا۔ ہیلگانے اطمینان کا سانس لیا۔ اس کی عقل و درک پر نگاہ رکھنے والی دنیا سمجھیں کہ تو کوکھی نقصان اگرچہ ہیلگانے کے لئے وقت کا شائبہ بہت مشکل ہو رہا ہے۔ صرف ایک خیال اس کے اضطراب سے جیتی نظر آ رہی ہے۔ اس سے روکے ہوئے تھا۔ اور وہ یہ کہ ایک دن کے بعد وہ اس ساحلی بنگلہ میں ڈیڑھ گھنٹہ کے ساتھ اکمل ہوگی۔ شام کے وقت ڈاکٹر یوسی ڈاکٹر برن اسٹین کو ساتھ لے کر اس سے ملنے آیا۔ ڈاکٹر برن اسٹین اسے پہلی نظر میں پسند نہیں آیا۔ وہ جیڑھا ڈیڑھ گھنٹہ اور جرمین میں اسے مومنہ ہاتھ لہر کر رہیں کرتا تھا۔ اگرچہ وہ دل دبا دبا کا بہترین معالج تسلیم کیا جاتا تھا اور اسے اپنے اوپر اتنا اعتماد تھا کہ بہت تھا مگر ہیلگانے جلد ہی محسوس کر لیا کہ یہاں تک رولف کی پراملر بہوشی کا تعلق تھا وہ بھی اس معاملہ میں اتنا ہی الجھا ہوا تھا جتنا ڈاکٹر یوسی۔ اس کا یہ خیال تھا کہ یہ بہوشی دل کے دورے کا رد عمل ہو سکتا تھا مگر یہ کہ جب تک وہ مختلف نوعیت کے ٹیسٹ نہ کرے۔ یعنی اس سے کچھ نہیں کر سکتا اور جب تک قسم کے ٹیسٹ نہ کرنے میں وقت نہ رکھتا تھا۔

ہیلگانے ڈاکٹر یوسی کو بتایا کہ وہ ہوٹل سے ایک ساحلی بنگلہ میں منتقل ہو رہی ہے اسے ہنگامہ فون خبر دیا اور کہا کہ رولف کی کیفیت کے

بارے میں مسلسل اطلاع دیتا ہے اس رات اسے نیند لانے کے لئے تین گولیاں کھانا پڑیں اور وہ یہی سوچتے تھے کہ کوکھی کے اس کا پرستار دور تر شروع ہو گا۔

دوسرے دن صبح اٹھنے کے بعد اس نے حالات کا مزہ مزہ جازہ لیا۔ ہنسل پر ڈاؤنرٹی میں چار چھ ادا رواف غیر معینہ مدت کے لئے ہسپتال میں تھا اور دوسری نیا بار کمر میں تھا۔ ایک ہسپتال محبت اس کے قبضہ میں تھا۔ چنانچہ اب وہ کی چیز کو حاصل کرنے کے لئے مزید انتظار کی ضرورت نہیں تھی۔ مگر سوال یہ تھا کہ وہ ڈک سے کس طرح رابطہ قائم کرے۔ پہلے اس نے سوچا کہ وہ اپنی مانی مگر کار میں بیٹھے ڈک کے گھر جائے اور اسے لے آئے لیکن فوڈ اسے احساس ہوا دنیا کے امیر ترین افراد میں سے ایک کی بیوی ہونے کی حقیقت سے وہ ایسا حسین کر سکتی تھی۔ دوسری صورت یہ تھی کہ وہ ہال پورٹر سے کہے کہ وہ ڈک کو بلانا چاہتی ہے۔ مگر یہ بھی خطرناک تھا۔ ہال پورٹر اور اس کے ذریعے سے ہوٹل کا دوسرا عملہ فوڈ لے سونے لگتا کہ وہ ایک دوغلی قسم کے افنی ملازم سے ملنے کے لئے آتے تھے۔ یہ بھی کیوں ہے۔ لعنت ہو۔ اس نے دل میں کہا۔ کیا میری زندگی ہمیشہ آئی الجھنوں کا شکار رہے گی؟

یہ لازمی بات تھی کہ اسے احتیاط سے کام لینا تھا۔ انہوں سے بچنا تھا۔ وقت بھر اچانک دھنک کر گرنے کا خیال کیا۔ اس نے فوڈ اسے فون کیا۔ رابطہ قائم ہونے پر اس کا شکریہ ادا کیا کہ اس کی فراہم کردہ معلومات بہت مفید ثابت ہوئیں۔ پھر اس نے گرٹن کو یاد دلایا کہ گرٹن نے آئندہ بھی ضرورت کے وقت تعاون کا وعدہ کیا تھا۔

”میری خدمات ہر وقت تمہارے لئے حاضر ہیں،“ گرٹن نے نائید کی۔ ۔ ۔ ۔

میں اپنے ہوٹل کے ایک سابق ملازم سے ملنا چاہتی ہوں۔ ہیلگانے کہا۔ اس کا کام نوک جوڑ ہے اور وہ مکان نمونہ لانا نظر نہ رہے۔ میں رہتا ہے۔ کیا تم اسے میرا پیغام پہنچا سکتے ہو کہ وہ مجھ سے آج سہ پہر پہنچے۔ روڈ انیسورن اسٹورنٹ میں ملاقات کرے یہ وہی اسٹورنٹ تھا جہاں وہ پیری جیکسن سے سرخ ناکل حاصل کرنے کے بعد مل گئی۔ ”پیغام پہنچاؤ یا جیکسن کا مسٹر رولف“ گرٹن نے فون سے توقف کے بعد جواب دیا۔ ”مگر کیا تم یہ پسند کرو گی کہ اس ملاقات کے وقت میں بھی موجود رہوں؟“

”وہ کس لئے؟“ ہیلگا کو گرٹن کی اس اذیت پر سخت حیرت ہوئی۔

”کی چیز تو عمری کے زمانے میں مزید آفاقی ہے اور جس وقت اس کی عہدہ سال کی تھی۔ تو اسے ایک سال کے نو عمر بچوں کے اصلاح خانے میں رکھا گیا تھا۔ یہ مشورہ ہے کہ اس جیسے آدمی سے تمہارا تہا ملنا مناسب نہیں ہے۔“

مجھے یہ تعجب ہوا مگر گڑب گڑب؟ اس نے کہا: گر کیا اس کے بعد بھی وہ کسی جرم کا مرتکب ہوا ہے؟

”نہیں۔ مگر ایک مرتبہ اور تکلیف جرم کے بعد ہی کا وہ بارہ جرم پر آمادہ ہو جانا عین ممکن ہو سکتا ہے۔ میری عمر کا بیشتر حصہ پولیس کی ملازمت میں گذرا ہے۔ اور میں ذاتی تجربہ کی بنیاد پر جانتا ہوں کہ نو عمری کے زمانے میں جرم کی راہ ہر گز نام نہونے والے شاذ و نادر ہی اپنی اصلاح پر قادر ہو سکتے ہیں۔ اس کا ثبوت یہ ہے کہ ان کی اکثر اکثر جہلیں نظرائیں گے۔ اب جبکہ تم لوگ جرم کے بارے میں پہلے سے جہن بھی ہو، اور کیا اب بھی اس سے ملنا چاہو گی؟

ہیلنگ نے بلاوجہ کجاہٹ میں جواب دیا۔ جس پر گڑب گڑب نے اس کا پسینا ٹوک جرم تک پہنچانے کا وعدہ کیا۔ ہیلنگ نے اس کا شکریہ ادا کرتے ہوئے ریسورس کھدیا جس نے اسے جو کچھ بتایا تھا اس کی بنیاد پر کہ وہ انڈیا ڈپارٹمنٹ ہو گئی تھی۔ اور اسے تقریباً یقین تھا کہ اب ٹوک جرم اس کی مرضی کے مطابق عمل کرنے پر زیادہ آسانی سے مجبور کیا جاسکے گا۔ اسے یقیناً احساس ہو گا کہ اس کے سابقہ ریکارڈ کے پیش نظر ہیلنگ اور اس کی گفتگو کا شیپ سے سنگین صورتحال سے دوچار کر سکتا ہے۔

اس نے دوپہر کا کھانا چڑھایا کھانے کے بعد اس نے منیجر سے ملاقات کی اور کہا کہ وہ کل بج ہوئی ہے جاری ہے اس لیے وہ اس کا بلی تیار کرے۔ تین بجے سپرہر کے کچھ پہلے وہ دریا ٹیڈن لیڈیورنٹ اور وہ ہنگی ریڈیو کے پاس اس نے دیکھا کہ ڈیوڈن لڑکے اور لڑکیوں کا ایک جرم ایک نئی جگہ پر اسے ڈیڑھس موٹر سائیکل کے رجب تھا۔ لڑکیاں زیادہ تھیں اور لڑکے کم تھے۔ جو تھے وہ بھی اس شاندار موٹر سائیکل کو دیکھ کر حدس میں مبتلا تھے۔ وہ ایک جانب ٹوک جرم جزیرہ نما میں کھڑا تھا۔ بھولی کی یونیفارم کے بغیر وہ پہلی نظر میں ٹوک کو پہچاننے سے قاصر رہی۔ سرفنگنگ کی چست تھکن اور جیکٹ میں وہ اور زیادہ اچھا معلوم ہو رہا تھا۔ اس کی گردن میں گلت کی ایک موٹی سی نیچر ٹریڈی جی جی میں ہڈی سے بنی ہوئی ایک چھوٹی سی انسانی کھوپڑی لٹک رہی تھی۔

ہیلنگ کا لڑین بھی سگریٹ کے کش نکالنے ہوئے کچھ دیر تک ٹوک کو جھتی رہی۔ پھر بھینچے وقتاً تک اس کی موجودگی کا احساس ہو گیا۔ اس نے کار کی طرف دیکھا۔ دو لڑکیاں نظریں جھانپیں اور ہیلنگ نے دانستہ اپنے ڈاؤنٹ کو سٹ کر لیا۔ ٹوک نے سگریٹ پی لپیٹے اور گڑب گڑب نے لڑکے اور لڑکیوں کے کچھ کہا اور وہ سب ایک نظر ہیلنگ کو دیکھنے کے بعد لیڈیورنٹ کے اندر چلے گئے۔ البتہ ایک اور کیپسٹور کھڑی رہی۔ جب تک جرم تھا ہیلنگ نے نہیں دیکھ سکی تھی۔ لیکن اب وہ کچھ زیادہ ہی نمایاں معلوم ہو رہی تھی۔ اس کی عمر بائیس تین سال کے لگ بھگ تھی۔ تدو قنات، وسط سے کچھ زیادہ طویل تھا۔ چہرہ بالک و بلاجم، نسوانی نشیب و فراز بہت کم ہی نمایاں تھے۔ سرفنگنگ نے اس نے ایک ہی شرٹ اور چت تھکن پہنی تھی۔ یہ سب کچھ ہیلنگ نے ایک نگاہ میں دیکھ لیا تھا۔ اور لڑکے کے بارے میں اس کا شگے اچھا نہیں تھا۔ یہی تھا کہ اچھا کہ اس کی نظر اس کے چہرہ پر ٹریڈی سے جڑت کا ایک دم چمکا سا لگا اور ایک عجیب اضطراب

اس نے محسوس کیا۔ ایک مضبوط خود خدخال والا چہرہ جسے ہر حال سخت نہیں کہا جاسکتا۔ چھوٹی خوبصورت ناک۔ بڑا گڑب عزم و ہمت۔ بڑی بڑی آنکھیں جن سے نہایت نمایاں تھیں۔ اسے بلاشبہ عیسوی تو نہیں کہا جاسکتا تھا کہ اس کے باوجود اس میں ایک عجیب جاذبیت اور کشش موجود تھی۔ مگر لڑکیوں سے بہت مختلف۔ ایک مضبوط لکڑی کی سی اور خود اعتمادی کے ساتھ اپنی غرور والے کا منظر۔

لڑکی نے ایک ہلکا سا گھور کر دیکھی۔ یہاں تک کہ ٹوک جرم نے اس سے آہستہ آواز میں کچھ کہا۔ لڑکی نے کندھے اچکائے اور سر بلند کئے پر وہ انڈیا میں چلتی ہوئی ریسٹورنٹ میں جا کر نظروں سے اوجھل ہو گئی۔ ٹوک جرم جھپکے ہوئے مٹی مائٹر کار کی طرف بڑھا۔ قریب آکر اس نے سلام کیا۔

”تم بوجھن والے وقت ہوئے۔ ہیلنگ نے سخت لہجے میں پوچھا۔

”ہاں۔ مادام“ ٹوک جرم نے کہا گہری جھلکے ہوئے جواب دیا۔

”میں نے اسے کہہ دیا ہے۔ تمہیں کل جس سے وہاں کام شروع کرنا ہے۔ ہیلنگ نے کہا۔ کیا تم کھانا پکائے ہو؟“

”نہیں۔ مادام مجھے کھانا پکانا نہیں آتا۔“

”کوئی بات نہیں۔ بہتاری ڈیوڈن کے اوقات میں سارے آٹھ بجے کے

شام کے سات بجے تک بول گئے سمجھے۔“

”ہاں۔ مادام“

”وہ سرفنگنگ والی لڑکی کتنی ہی، ہیلنگ یہ سوال لڑکی نہیں چاہتی تھی مگر اپنے تجسس سے مجبور ہو گئی۔

”اس کا نام ٹیری شیڈل ہے۔ مادام۔ ٹوک نے جواب دیا۔

ہیلنگ کا اپنے اوپر غور کیا۔ اس نے اسے لڑکیوں کیوں تھا۔ اسے اندازہ ہونا چاہیے تھا کہ محض لڑکیاں جاننے سے کچھ معلوم نہیں ہوگا۔ اس نے ایک آب پھر ٹوک کو جن ٹھیک سارے آٹھ بجے پہنچنے کی تاکید کی اور کار اشارت کر کے آگے بڑھ گئی۔ دوسرے ٹوک اور لڑکیاں اسے دیکھ رہے تھے مگر ان میں ٹیری شیڈل نظر نہیں آئی تھی۔ کیا یہ لڑکی ٹوک کی خاص دوست ہے۔ جبکہ دوسرے لڑکے لڑکیاں سمجھ گئے تھے۔ وہ میں اندازہ سے کھڑی تھی تھی اس سے قومی ظاہر ہوتا تھا کہ وہ ٹوک کے اپنا کوئی قریبی خیال لڑکی ہے۔ گویا اس کی قریب ہیلنگ کے چوڑوں پر سکواٹ گئی اس کے لیے کی نہایت کا کوئی خوف نہیں تھا۔ وہ جانتی تھی کہ ٹوک اس کے تعزین ہے اور اسے وہی کارڈ لڑکی جرم چاہے گی۔

اس نے سوچا کہ وہ مقررہ سارا سال کے رات ہی کو ہنگو منتقل ہو جائے گی۔ پھر وہاں رہنا ہی ٹھہرا تو کچھ موزی اسٹار شٹا روم، کافی، دوٹو کا۔ کچھ ٹو لٹک کی چیزیں۔ اسے ایک نہایت بنا لینا چاہیے۔ ایک طویل مدت کے بعد حقیقی مسرت محسوس کر رہی تھی۔ طویل مدت کے بعد وہ کسی مکان میں چیزیں خریدنے کے لئے قدم لگے گی۔ اور پھر یہی ایک طویل مدت کے بعد ہو گا کہ کوئی مرد اس کے بیڈ روم میں داخل ہو۔ وہ ٹیری صابر رہی تھی انتظار۔ انتظار اور پھر انتظار کرتی رہی تھی۔ کیا اسے وہ الاکل کچھ اور عطری نہیں آسکتا؟

جنہیں تیار کرنے کے لئے صرف گرم پانی میں عمل کرنے کی ضرورت تھی۔ ڈبلوں پر بھی پانی دیا جاتا تھا۔ پتلی کرتے ہوئے اسے کھانا تیار کیا جا کر چمڑا تو نہیں تھا مگر کچھ نہ ہونے سے بہتر تھا۔ چوٹے رتن پہنی چھوڑ کر کل صبح لڑکے نہیں صاف کر کے گا۔ وہ راشنی کرے میں آگئی اور پھر رات گئے سونے تک ریڈیو سنتی ماری پی جاتی اور لڑکے باسے میں سو جاتی رہی۔

۵

دوسرے دن جس ساڑھے سات بجے کے قریب ہیلنگ سوسائٹی میں ہاتھ دھوا۔ لباس تبدیل کیا۔ اسے کافی شدید خواہش محسوس ہو رہی تھی، مگر کافی بنا مشکل ثابت ہوا۔ اسے ایک مشین نکلائی جسے وہ سمجھنے سے ناواقف رہا۔ مشین لگے ہوئے بہت دنوں کا پانی نکالتا تھا۔ مگر جب پانی اُٹنے کے قریب ہوا تو بہت چٹکایا اور کافی ٹھانڈی اور چمکین چھلکی گئی۔ اس نے مشین کو بچھنے کے ساتھ دیکھا اور پھر ایک دوسرے رتن میں پانی ڈال کر چلے پڑا۔ جب پانی اُٹنے لگا تو اس نے دو چمچے کافی اس میں ڈال دی۔ پانی فوراً بہت سے اہل کرگزار اور تمام چلے میں بھر گیا۔ اس نے بے بسی کے ساتھ یہ منظر دیکھتے ہوئے منہ بنایا اور گیس بند کر کے کہن سے نکلی۔ وہ دھار کی تھی کہ کاش ٹوک کر کہے کہ کافی بنانا آتا ہو۔ عجب اور اس نے فریج میں سے برت نکال کر دو گلا ماری کا گلاس بنایا۔ کیا شراب ملتی ہے اتنی تو اس کا ذہنی بحال ہو گیا۔ لیکن سوٹ پہن کر وہ تیرے چمکائی سوچ رہی تھی کہ پرانی انجینٹ سے کہہ کر وہ کسی ملازم کا انتظار کرے گی۔

ساڑھے آٹھ سے چند منٹ پہلے وہ دلا میں داپس آگئی اس نے جلدی سے کہنی سوٹ اتار کر کپڑے پہنے، ٹوک کی آکر بھی کھڑی ہو کر تھوکتی تھی۔ وہ ریڈیو کھول کر کڑی پر بیٹھی۔ اس نے آنکھیں بند کر لیں اور کچھ اونگھ گئی۔ ریڈیو ناؤسر نے ٹو بج کر تیس منٹ کا اعلان کیا تو اس نے چونک کر آنکھیں کھول دیں۔ ٹوک ابھی کہ نہیں آیا تھا، وہ اس کے خلاف عقیدے میں کھول رہی تھی کہ والکے ابھر موٹر سائیکل کی آواز سنائی دی تو آخر وہ آگیا۔ اس کا دل تیزی سے حرکت کرنے لگا۔ وہ سوچ رہی تھی کہ پہلے وہ اسے خوب ڈانٹے ڈپٹے گا اور جب وہ ابھی طرح خوفزدہ ہو کر اس کا سر حکم ماننے پر تیار ہو گا تو وہ اسے بیڈ روم میں لے جائے گی۔ اسی وقت دروازے کی گھنٹی بجی۔ بیدگانے آئی دیر انتظار کیا گھنٹی دوبارہ بجائی گئی۔ تب پھر آگیا، بال بال آئی اور دروازہ کھول دیا۔ ہیلنگ کا اپنی زندگی میں کیا شکار برداشت کرنا پڑے تھے، مگر یہ شک ان سب کا زیادہ تھا، کسی زبردست نئے کی طرح۔ جسدِ ہااس کے دل چلنے لگتا محسوس ہوا۔ وہ اپنی ہی ایک سکتہ کی حالت میں کھڑی کی کھڑی رہ گئی۔

ٹوک جڑے کے کپڑے اس کے سامنے وہ گہرے سرخ بالوں والی لڑکی ٹیری شیلڈ کھڑی تھی۔ اس کی ٹری بڑی سبز آنکھیں غوسے میں لگا کر دیکھ رہی تھیں اور چہرہ ترس کے جذبات سے خالی تھا۔ ایک مرتبہ پھر ہیلنگ کے آہنی اعصاب نے اس کی مدد کی اور وہ جلدی سے منجلی گئی۔

تم کجا یا جاتی ہو؟ اس نے منت لہجہ میں پوچھا۔

۳۴ راج محل

ہیلنگ کو خردی کرنے میں اتنا لطف آ رہا تھا کہ وہ ہر چیز اٹھا کر اپنی ڈال میں رکھتی جا رہی تھی، مختلف کھانوں کے سرخوٹے تھے، تیار شدہ کھانے جن پر لگے ہوئے لیبل کے مطابق انہیں صرف گرم کرنے کی ضرورت تھی اور وہ کھانا جانے کے لئے تیار ہو جاتے تھے۔ اس نے چار توہیں روڑا لکی اور تین توہیں ماری شراب کی بھی خریدیں۔ ان سب کی قیمت ادائی اور تمام اشتیاء سے جا کر اپنی گاڑی کی سیٹ پر بٹھ کر دیں۔ ہٹلی واپس پہنچا تو اس نے بال پر پڑے کہہ کر وہ کسے ملبوسات وغیرہ پکھیل گئے۔ وہ اسی وقت ہٹلی سے جانا چاہتی ہے مگر یہ کہ بل وغیرہ ادا کرنے کے لئے وہ ابھی واپس آئے تھے۔

بال پر پڑنے سے تیار کر چل گئے کہ ایک آگیا ہوا ہے۔ ہیلنگ نے ٹیلیگرام لے لیا اپنے کمرے میں پہنچنے کے لئے کھولا مفعول بہت خرقہ تھا۔ میرے لئے نا سادہ آگیا کہ نہیں۔ ڈیڑی ٹھیک ہو جائیں گے۔ وہ ہمیشہ ٹھیک ہو جاتے ہیں شیلڈ ہیلنگ رات کی ٹی کے باسے میں بھی نگر نہ تھی۔ اس کی آمد مزید یمنیاں پیدا کر سکتی تھی۔ مار پڑے کر اسے اطمینان ہو گیا مگر وہ شیلڈ کی سرورہ پر حیران ہی تھی۔ بہر حال اس نے ٹیلیگرام ایک اور لغام میں بند کیا اور اس پر ہٹلی کا پتہ لکھ کر اسے سرورہ ٹوک کر دیا۔ اس کے بعد اس نے ایک بڑے ٹیگ میں کچھ کپڑے ڈکائی سوٹ اور کچھ ضروری چیزیں لکھیں اور ریڈیو لارڈانہ ہو گئی۔

دلا میں پہنچ کر اس نے ٹوک گرج میں کھڑی کر دی۔ برقی دروازے کا قفل کھول کر اندر داخل ہوئی۔ پراپرٹی انجینٹ نے صرف مزید صفائی کا دی تھی بلکہ گولوں میں بھول وغیرہ بھی رکھوائے تھے۔ یہ سب رولف کی دولت کے کٹے تھے۔ اس وقت شاک کے لئے اپنے کپڑے پہنے تھے۔ ہیلنگ نے کہی سوٹ پہنا اور دلا کے اپنے برادریٹ ساحل سمندر پر تیرنے چلی گئی۔ واپس لوٹی تو فون کی گھنٹی بج رہی تھی۔ ریسورڈ اٹھا۔ دوسری طرف ڈاکٹر ٹیوٹلی ہوئی تھا۔ اس نے ہیلنگ رولف کی حالت پر استوار ہے۔ اگر چاہے کوئی خطرات نہیں ہے مگر وہ ڈاکٹر برن ریشن میں کی مسلسل پیوٹھی کی وجہ سمجھنے سے ناامید ہے۔ اور جب تک اس کی یہ بیوٹی یا نید اسے جہاں پہنچائے تم نہیں ہوتی ڈاکٹر برن اسٹین اپنے طلوع ٹیٹل انجام نہیں لے سکتا۔ یہ نیک ٹوٹے گی؟ اس باسے میں کچھ نہیں کہا جا سکتا۔ وہ چند گھنٹے بھی سوکتے ہیں اور چند روز بھی۔ لیکن یہ کہ اس نے فون اس خیال سے کیا ہے کہ ہیلنگ کے لئے نگر و شیش کی کوئی بات نہیں ہے نیز اس نے یہ بھی بتایا کہ چونکہ ڈاکٹر برن اسٹین اور وہ خود غیر مجید مدت تک یہاں نہیں رہ سکتے اس لئے وہ دونوں ایک داپس چلے جائیں گے۔ جب سالی ڈاکٹر بیلانی رولف کی دیکھ بھال کر رہے گا۔ اور مجھے یہاں سے پوشش کیا وہ ان دونوں کو مطلع کرنے کا۔

ہیلنگ نے ریسورڈ واپس کر لیا کہ دیکھ رولف کے باسے میں سوچتی رہی پھر شیلڈ جنگ اس کا خیال دہن سے نکلتے ہوئے وہ گرج میں آگئی۔ اور اپنی خریدی ہوئی تمام چیزیں کمرے سے نکال کر لائی۔ پہلے ڈوکا ماری کا ایک بڑا گلاس تیار کر کے پیامچہ روڑا تھے ان مختلف کھانوں میں سے انہما کر کھولے

ماسوی ڈاکٹ

مجھے خاصی کھانے پر افسوس ہے، ٹیری کی آواز نرم اور خوشگوار تھی۔
 ”دراصل مجھے ہسپتال میں دیر ہو گئی ہے۔“
 ”ہسپتال؟ کیا کچھ ہو گیا ہے؟“

”نہیں، کچھ ایکسٹرنل ہو گیا ہے،“ ٹیری نے بتایا۔ میں نے اس سے کہا
 تھا کہ یہ موٹر سائیکل اس کے لئے زیادہ بڑی ہے گراس نے نہیں سنا۔ نتیجہ یہ کہ
 آج اپنا بازو توڑ بیٹھا۔

ہیلیکا نے ایک گہری سانس لی۔ خدا باد، میں نے سوچا۔ کیا میرا کوئی
 کام ابھی درست نہیں ہو سکا۔ وہ ٹیری کو اندر لے گئی۔ ٹیری نے بتایا کہ ٹوک کا
 پرزہ کٹنے کے سلسلے میں بہت فکر مند تھا۔ اس نے ٹیری سے درخواست کی کہ
 جب تک وہ ٹھیک نہ ہو جائے اس کے بدن سے وہ جا کر کام کر دیا کرے۔ ہیلیکا نے
 ٹیری سے پوچھا کیا وہ کافی بنا سکتی ہے۔ ٹیری نے اثبات میں جواب دیا اور بتایا
 بغیر خودی کچن کاغذ کیا۔ ٹیری کافی بنانے چلی گئی۔ اور ہیلیکا سگریٹ سلکا کر
 سوچنے لگی کہ اب اسے آج کی رات بھی اکیلے بسر کرنا پڑے گی۔ پھر انتظار کرنا
 پڑے گا۔ کیا اس انتظار کا خاتمہ بھی ہو گیا یا نہیں؟

ٹیری کچھ دیر میں کافی بنا کر لائی۔ اس نے ہیلیکا کو بتایا کہ وہ جس
 مشین کو کافی بنانے کے لئے استعمال کرنے کی کوشش کر رہی تھی وہ ملازمین
 چائے بنانے کی مشین ہے۔ ایک لمحے کے لئے ہیلیکا کو اس لڑکی کے مقابلے میں
 کمتری کا احساس پیدا ہو گیا۔ وہ کافی بننے لگی اور ٹیری کچن کی صفائی کے لئے
 واپس لوٹ گئی۔ بعد میں جب کھانے وغیرہ بات ہوئی تو ٹیری نے ان تمام
 ڈوئیں میں بند کھلنے کی اشیاء کے بارے میں اپنا افسانہ بیان کیا کہ انہیں ہیلیکا
 سے کہا کہ اگر وہ واقعی کچھ اچھا کھانا کھانا چاہتی ہے تو اسے رقم لے کر وہ اس سے
 معقول رقم کا کھانا خرید کر لے لے اور خود پکا کر کھا کرے۔ ہیلیکا نے دوسو ڈالر کی
 رقم لی کہ اپنی مرضی سے جو مناسب سمجھے خرید لائے۔ اس نے یہ بھی کہا کہ اس وقت
 وہ باہر جا رہی ہے وہ پرچہ کو بیچنے کے لئے نہیں لے گئی اس نے ٹیری مکان کی
 صفائی وغیرہ سے فائدہ ہرگز واپس جا سکتی ہے۔ اسے تمام دن وہاں معمر نے
 کی ضرورت نہیں ہے، البتہ رات کا کھانا وہ گھر میں کھائے گی۔ اس نے ٹیری
 ایسے وقت واپس آجائے کہ اس کے لئے رات کا کھانا تیار کر کے جو کہ وہ شاکہ
 ساڑھے آٹھ بجے کھانا پسند کرتی ہے۔ ٹیری نے کہا کہ دوسو ڈالر کی کوئی ضرورت
 نہیں ہے صرف پچاس ڈالر کافی ہوں گے۔ ہیلیکا نے بانی رقم واپس اپنے
 پرچہ میں رکھی اور لباس تبدیل کرنے پیر دم چلی گئی۔

پھر جس وقت وہ اپنی اسٹارٹ کار میں ڈرائیو شروع کر رہی تھی
 تو اس نے زمین کی حالت کا جائزہ لیا۔ ٹوک کے بجائے یہ لڑکی اس کے پلے
 چر گئی ہے۔ مگر اسے اعتراض کرنا چاہا کہ اسے اس لڑکی کو بچھڑی ہوئی تھی۔ شاید اس
 سے ٹوک کے بارے میں کچھ زیادہ باتیں معلوم ہو سکیں اور ہیلیکا ٹوک کے متعلق
 زیادہ سے زیادہ جاننا چاہتی تھی۔ اسے کسی قدر حیرت کے ساتھ احساس ہوا
 اس کی متنبہ تشنگی اب سے کب ختم ہو گئی تھی۔ اس نے سوچا کہ شاید یہ لڑکی
 ٹوک کے لئے تک اس کی تنہائی کی بورت کو کم کر سکے۔

ہٹل میں اس کا تمام سامان حفاظت سے چیک کیا ہوا پالی میں رکھا تھا
 اس نے اپنے واجببات ادا کئے۔ ہال پر ڈر اور دوسرے محلے کو گھر اندر سے
 بخشش دی۔ میجر سے ہاتھ ملایا۔ تین دیریں سامان کار میں رکھ دیا گیا تھا۔ وہ
 وہ واپس بلز ہیرلن ولا روڈ پر تھی۔ سو پرچی تھی کہ سامان گھر میں رکھنے کے
 بعد وہ اس نچ کلب جا کر دہلی کی میرین جگہ کے۔ ہٹل کے تیار کے دوران
 اس نے کلب کے متعلق ایک پمفلٹ میں پڑھا تھا کہ کلب اپنی ممبران کی کچی
 اور وقت گزارنے کے لئے بہت سی چیزیں مثلاً تیرنے کا آلات، ٹینس کورٹ
 گولف کا میدان، ڈانس فلور، برج، کینڈیڈ اور تیز رفتار موٹر بوٹس وغیرہ
 فراہم کرتا ہے۔

مگر کچھ پٹر لیک بہت زیادہ تھا۔ وہ بہت آہستہ کار چلا رہی
 تھی۔ ایک دکان کے سامنے سے گزرتے ہوئے اس نے ٹوک کی مال کو روکھنے
 اٹھائے اندر سے نکلتے دیکھا۔ اس نے کار روک لی اور لفٹ کی پیش کش
 کی۔ مسٹر جوز شاہر کے ادراک کے پیچھے گئی۔ باتوں کے دوران اس نے بتایا کہ ٹوک
 ہیلیکا کے گھر اور اس گھر میں اسے ملنے والے کمرے کی بہت تعریف کر رہا
 تھا۔ اس نے یہ بھی بتایا کہ اسے بہر وقت اپنی ملازمت پر موجود رہنا ہو گا۔
 اور یہ کہ وہ کل شاہی اپنا سامان لے کر رخصت ہو گیا تھا۔ ہیلیکا نے مزید
 معلومات کی خاطر ٹیری شیلڈ کا ذکر کیا۔ مگر ایسا معلوم ہوتا تھا کہ مسٹر جوز ٹیری
 شیلڈ کو قطعی ناپسند کرتی ہے۔ اس نے اسے ناقابل اعتبار لڑکی قرار دیا۔ اگرچہ
 یہ بھی کہا کہ اس کا لڑکا اس لڑکی کا بہت گرویدہ ہے۔ پھر نصیحت کی کہ ہیلیکا
 ٹوک سے کھانا کاج میں آنا۔ ضرورت کے لئے اسے اس لڑکی سے ملنے کا موقع ہی
 نہیں ملے گا۔ مسٹر جوز کا مکان لے کر ہیلیکا نے کار روک کر اسے اتار دیا۔

ہیلیکا دوبارہ چلی تو اس کا ذہن سوچنے میں مصروف تھا۔ ٹوک کی
 ماں سے یہ اتفاقی ملاقات اس کے لئے بڑی معلوماتی ثابت ہوئی تھی۔ تاہم
 پتہ اب بھی اس کے قیام میں گڑبہ تھے۔ مسٹر جوز نے جو کچھ کہا تھا اس سے ظاہر
 ہوتا تھا کہ ٹوک اور ٹیری دونوں مل کر اسے بیوقوف بناتے ہیں۔ ٹوک کل رات
 ہی اپنے گھر سے رخصت ہو گیا تھا۔ یقیناً وہ ٹیری کے ساتھ رہا ہو گا۔ ایک سیٹ
 اور بازو ٹھٹے کی داستان سراسر من گھڑت معلوم ہوتی تھی۔ ٹوک نے ٹیری کو
 بتایا ہو گا کہ اسے زبردستی ہیلیکا کے لئے کام کرنے پر مجبور کیا گیا ہے۔ اس پر
 غائب ٹیری نے اصل مقصد کا اندازہ کرتے ہوئے بازو ٹھٹے کا غدر تراشا۔ تاکہ
 ٹوک کے دلاسے غیر حاضر رہنے کا جواز پیدا کیا جائے۔ مگر ہیلیکا اس طرح محنت
 نبھانے کے لئے تیار نہیں تھی۔ اس نے فیصلہ کر لیا کہ وہ اس معاملے کی تہہ تک پہنچ
 کرے گی۔

وہ سیدھی فریک گارٹن کے پاس پہنچی۔ بلڈ بین میں داخل ہوتے
 ہوئے اسے بہری سبکس میں ملا۔ مگر وہ نظر بچا کر نکلی گی۔ کرٹن ناچے منصوبہ
 مسکراہٹ سے ہیلیکا کا استقبال کیا۔ وہ ایک سگریٹ سلگاتے ہوئے اسے
 سامنے والی کرسی پر بیٹھ گئی۔ اس نے کہا کہ وہ گارٹن کی خدمات حاصل کرنا
 چاہتی ہے اور بطور ایڈوائس ایک ہزار ڈالر کا نوٹ نکال کر منیر پر رکھ دیا۔

تم مجھ سے کیا کام لینا چاہتی ہو؟ اگر تم نے پوچھا۔

میں نے لمبر ہرن ولاڈرائے پرلی ہے۔ اس کی دیکھ بھال اور ادب کے کام کاغذ کے لئے میں نے ٹک جوڑ کر ملازم رکھا تھا؟ یہ بیگن کے جواب میں آج صبح سے اسے کام شروع کرنا تھا۔ اگر اس کے بجائے اس کی ایک دوست لڑکی جس کا نام میری شلیڈ ہے، ٹک جوڑ کر موٹر سائیکل پر آئی۔ اس نے بیگن کو ٹک جوڑا نہ مٹی کی آگے جس میں اس کا بازو ٹٹ گیا ہے اور وہ ٹک کے بجائے کام کرتی ہے۔ دوسری طرف میری ملاقات اتفاقاً ٹک کی ماں سے ہو گئی۔ وہ مجھ رہی ہے کہ ٹک میرے پاس ولاین کا کارڈ ہے۔ یہ سب کچھ مجھ بہت عجیب معلوم ہوا۔ میں اپنے نہیں لکھی کہ ٹک مجھ سے جھوٹا بلین۔ چنانچہ میں چاہتی ہوں کہ تم معلوم کر دو کہ کمال ہے اور کیا کر رہا ہے۔ کیا وہ اتنی اس کا زکس حادثہ میں ٹوٹ گیا ہے۔ یہ میں یہی معلوم کرنا چاہتی ہوں کہ لڑکی ٹیری شلیڈ کی ہے۔ یہ میں یہی جانا چاہتی ہوں کہ ٹک کہ کس جرم کی سزا میں اصلاح خانے میں بھیجا گیا تھا؟

گرتن نے وعدہ کیا کہ وہ ان تمام باتوں کے بارے میں جلد از جلد معلومات حاصل کر کے بیگن کو مطلع کرے گا۔



بیگن لمبر ہرن ولاڈرائے اپنی ٹیری جاتی تھی، کئی ملازم موجود نہ ہونے کی وجہ سے بیگن کو خودی اپنا سامان کارے نکال کر اندر سے جانا پڑا۔ ٹیری ولاڈ صفائی وغیرہ کرتی تھی۔ دوسرے ایک نیچے کمرے میں بیگن سالانہ کئے ہیں معرفت رہی ہیں اس لئے اپنے لئے کھانا تیار کیا اور لمبر ہرن وغیرہ بھی دھو کر رکھ دیئے تاکہ ٹیری کو یہ معلوم نہ ہو کہ جس کھانے کو بیکار سمجھتی ہے اسے بیگن کئے استعمال کیا ہے۔ اسے فارغ ہو کر وہ کچھ دیر کھانے لیٹ گئی۔ وہ سوچ رہی تھی کہ اگر ٹک نے اسے جھوٹا بل کر گرفت بنانا چاہا ہے تو وہ اسے ایسی سزا دے کہ وہ بھی یاد کرے گا۔

تین بجے سہ پہر وہ اوشن بیچ کلب گئی۔ روٹ کام جاوے گی ٹیری کی طرح یہاں بھی کام آیا۔ اسے ممبرانہ کے لئے معرہ قواعدوں کو نظر انداز کر دیا گیا کلب کے سکریٹری نے اس کا تعارف کلب کے دوسرے ممبروں سے کرایا۔ بیگن اگر تنہائی سے عاجز نہ ہوتی تو کبھی ایسے لوگوں سے مل کر راز نہ کرتی۔ کچھ وقت کلب میں گزار کر وہ ولاڈرائے آگئی۔ روٹ کی حالت معلوم کرنے کیلئے ہسپتال فون کیا۔ پتہ چلا کہ اس کی کیفیت میں کوئی تبدیلی نہیں ہوئی ہے۔ اس وقت سوا چھ بجے تھے اس نے ولاڈرائے کو مل گئی کہ ایک کام تیار کیا اور ٹی وی کھول کر خبریں سنے لگی۔

سات بجے چند منٹ پہلے اس نے نوٹس بک کی آواز سنی۔ دوسرے لمحوں میں کاند کا ایک مٹھیلا اٹھا لے اندر داخل ہوئی۔ بیگن ایک مرتبہ پھر ٹیری کے انداز اور اس کے جذبات سے نمایاں ہونے والے مضبوط دیکھ کر اسے شام بہت سے بغیر نہ رہی۔ اس نے ٹک کے بازو کے بارے میں معلوم کیا مگر ٹیری نے ماننے والے انداز میں جواب دیا کہ وہ ٹک کے پاس سے نہیں آ رہی ہے۔ بیگن نے اس سے کئی ذاتی نوعیت کے سوالات کئے کہ وہ ٹک کو کسے جانتی ہے۔ خود کہاں رہتی ہے۔

وغیرہ وغیرہ۔ مگر ٹیری ہر بات کا سہم جواب دے کر کھانے کے سلسلے میں کوئی اور بات پھیر دیتی۔

مجھے ٹک کی ماں ملی تھی؟ بیگن نے کہا۔ وہ ٹیری کے طرز عمل سے جھلانی جا رہی تھی۔ اس نے تیار کر ٹک کو گھر پر نہیں رہ رہا ہے۔ کیا وہ تنہا رہے ساتھ مقیم ہے؟

اس سے کیا فرق پڑتا ہے؟ ٹیری بولی، پھر پوچھا۔ چاول کچالوں یا آلو؟

چاول کچالو۔ بیگن نے ناگوار سے کہا: میں تم سے پوچھتی ہوں کہ کیا ٹک تنہا رہے ساتھ رہتا ہے؟

کیا تمہیں اس سے اتنی دلچسپی ہے؟

شاید تمہیں تعجب ہو مگر مجھے اتنی ہی دلچسپی ہے۔

تو سن کو کہ وہ نہ صرف میرے گھر رہتا ہے بلکہ اس کے میرے درمیان جنسی تعلقات بھی ہیں؟ ٹیری نے بڑی صاف گوئی سے کہا۔

بیگن کو اس کی توقع نہیں تھی۔ وہ ایک لمحے کے لئے سکتے میں رہ گئی۔ اسے احساس ہوا کہ اس لڑکی سے سوالات کر کے وہ خود اپنی تخیل کو روکوت لئے رہی ہے۔

مجھے اس کے اور تنہا تعلقات سے کوئی دلچسپی نہیں ہے۔ وہ بولی۔ میں صرف یہ جانا چاہتی ہوں کہ وہ کہاں ہے؟

ٹیری اس درمیان میں برابر کھانا پکانے میں مصروف تھی۔ اس نے اس سوال کو ٹک کی جواب نہیں دیا۔

اس کی ماں نے مجھ سے کسی حادثے کے بارے میں کچھ نہیں کہا۔ بیگن پھر بولی۔

کیا تم کچھ جلدی کھانا کھاؤ گی، مجھے ایک مزدوری کام ہے۔ ٹیری کا جواب تھا۔

تم نے سنا نہیں کہ میں کیا کہہ رہی ہوں؟ بیگن نے غصہ سے کہا: مجھے یقین نہیں کہ ٹک کو کئی حادثہ پیش آیا ہے؟ اس کا بازو ٹوٹ گیا ہے؟

اگر تمہیں کھانا چاہیے تو یہ باتیں بند کرو۔ یہ میرے کام ہیں جان بوجھ کر میں ٹیری بولی۔

بیگن نے ٹیری کو کشش سے جذب کیا۔ اس لڑکی کا سپاٹ سرو ہنر طرز عمل ایسا تھا جس سے اسے کبھی سابقہ پیش نہیں آیا تھا۔

میں نے تم سے ایک سوال پوچھا ہے اور اس کا جواب چاہتی ہوں؟ اس نے حق الامکان پر کھنکھاتے ہوئے کہا۔

کھانا اس منٹ میں تیار ہو جائے گا، جب تک میں میز درست کر لوں گی۔

ٹیری نے کہا اور ہاتھی کرے میں مل گئی۔

بیگن کا دل تو بہ چاہ رہا تھا کہ وہ اسے ملا جوڑ کے اس لڑکی کا منہ لال کر دے مگر اس نے مضبوط کیا۔ خود بھی ہاتھی کرے میں مل گئی اور ٹیری کی طرف توجہ دینے بغیر ٹی وی سیٹ آن کر لیا۔ اس دوران ٹیری میز پر کھانے

کے برتن کھتی رہی پھر وہ کچن میں مل گئی۔ کچہر دیو داس نے کپڑے کھانا لاکر مسیڑ پر لٹکا دیے اس نے ہیلنگا کھانا تیار کرنے کی اطلاع دی اور خود جلنے کی اجازت چاہی۔ ہیلنگا ڈی بند کر کے کھانے کی میز پر آ بیٹھی۔

”بیٹھے جاؤ“ اس نے ٹیڑی سے کہا اور کھانا شروع کر دیا۔

رہجے انسوں نے مسٹر رولف مگر عجیب اکبرین نے بتایا مجھے ایک ضروری کام ہے۔ ”ٹیڑی نے دروازے کی طرف قدم بڑھانے سے روک لیا۔

”ٹیڑی۔ تم نے سنا نہیں کہ میں کیا کر رہی ہوں۔ بیٹھے جاؤ“

مجھے پہلے ہی بہت دیر ہو چکی ہے۔“

”بیٹھے جاؤ“ ہیلنگا چیخ کر بولی۔ ”ورنہ تمہارا محبوب ڈک جوڑ میل میں نظر آئے گا“

ٹیڑی سپاٹ چہرے کے ساتھ داہیں لوٹی اور کرسی پر بیٹھ گئی۔ پہلی حیثیت ہیلنگا نے دلی کہا۔ ”ٹوٹک داتی اس لڑکی کے لئے کوئی اہمیت رکھتا ہے اب صررت عالی پہلے سے باطل پرکس تھی۔ ٹیڑی بیتاب تھی کہ ہیلنگا کو جو کچھ کہنا ہو جلدی سے کہہ دے تاکہ وہ جان سکے اور ہیلنگا اس کے اصرار کو نظر انداز کر کے کھانا کھاتی جا رہی تھی اور کھانے کی حرکت کرتی جا رہی تھی۔

”لوٹنے کو خور کو مصیبت میں مبتلا کر لیا ہے۔“ آئو ہیلنگا نے کہا۔ ”ایک تہین اس پر کوئی حیرت نہیں ہوئی کہ اس نے چار ہزار روپے زیادہ قیمت کی مورٹسٹیکل کیسے خرید لی۔“

”یہ اس کا اپنا معاملہ ہے۔“ ٹیڑی نے لاپرواہی سے کہا۔ ”نہیں لوگوں کے پاس کرنے کا کوئی اور کام نہیں ہوتا وہی دوسروں کے معاملات میں اپنی ٹانگ اڑاتے ہیں۔“

”گرا اس نے تمہیں یہ نہیں بتایا کہ اس نے میری ایک انگوٹھی ہزار فروخت کی اور اس طرح مورٹسٹیکل کی قیمت ادا کی؟“ ہیلنگا نے کہا۔

”مجھے اس کی کوئی پروا نہیں کہ وہ کیا کرے یا کیا نہیں کرتا۔“ ٹیڑی نے جواب دیا۔ ”بچا کھڑی بھیجی اور پھیلے۔“ کیا تمہیں کچھ اور بھی کہنا ہے؟“

”ہاں۔“ ٹیڑی نے کہا کہ اگر وہ آج رات کو ڈیجے تک یہاں نہیں پہنچا تو پھر پولیس اس کے گھر پہنچے گی اور میں اس کے خلاف اپنی انگوٹھی چرائے گی رپورٹ کروں گی۔“

ٹیڑی نے اذیت میں سر ملایا اور کرسی سے کھڑی ہو گئی۔

”تم سب رات کے ڈیجے کیوں ملانا چاہتی ہو؟“ اس نے پوچھا۔

”بزنس اور کچن وغیرہ کی صفائی کے لئے پھل تم اس سے کہہ دینا کہ میں نے اسے ملایا ہے؟“ ہیلنگا نے سخت لہجے میں کہا۔

”مسٹر رولف میں تمہیں ایک مشورہ دینا چاہتی ہوں۔“ ٹیڑی نے اپنی تپلن کی جیب سے کچاں ڈال کے ڈونٹ نکال کر ترش پر پھینک دیئے۔ یہ وہ رقم ہے جو تم نے ڈک کر دی تھی۔ اب نہ وہ یہاں آئے گا نہ وہی اور نہ میں دوبارہ یہاں قدم رکھوں گی۔ اور مشورہ یہ ہے کہ عجیب ایک ادھیڑ عمر کی عورت ایک ایسے لڑکوں کو جس کے بیٹے کے برابر ہو، اپنی بلاویں کا شکار بنانا چاہتی

ہے تو ٹھنڈا پانی بہت مفید ثابت ہوتا ہے۔ ٹب میں ٹھنڈا پانی بھر کے بیٹھ جاؤ مسٹر رولف یہ بھرتی سر سے اتر چلے گا۔“

یہ کہہ کر وہ ٹیڑی اور ہزار دونوں سے چلتی ہوئی کمرے سے باہر نکل گئی ہیلنگا کی نظر کھانے کے خالی برتنوں پر جمی ہوئی تھی۔ اسے یوں محسوس ہوا جیسے اس وقت وہ ان برتنوں سے بھی زیادہ خالی ہو۔



ہیلنگا ایک آرام کر سی پلیٹیں سوچ رہی تھی۔ ایک ادھیڑ عمر عورت جو بو الہوی میں مبتلا ہے ایک بے رحمانہ مکر صداقت سے بھرپور تنقید جو کبھی کسی نے اس پر کی تھی۔ اس کا خیال تھا کہ اس کا اپنا ذاتی اور مخصوص راز ہے مگر اب اس لڑکی نے اس بناوٹ کا پردہ چاک کر دیا تھا۔ اپنے سامنے کسی کے بارے میں غور کرتے ہوئے ہیلنگا کو اس شرمناک حقیقت کا اعتراف کرنا پڑا کہ وہ لڑکی ہی نہیں کچھ اور لڑکے بھی ہوں گے جو اس کے بارے میں یہ رائے رکھتے ہوں گے۔ اگر چنانچہ میں سے کبھی کسی نے اس بارے میں زبان نہیں کھلی تھی۔ اسے محسوس ہوا جیسے سردی کی ایک لہری اس کے گال پہنچے اس ترقی پاگئی۔ وہ مردوں کو کھاتی تھی۔ مرد اپنی کامیاب رومانی داستانوں کو کمانڈر سے بیان کرنے کے عادی ہوئے ہیں۔ وہ مردوں سے اب تک اس کا تعلق رہ چکا تھا، یقیناً اپنے دوستوں کے حلقہ میں بیٹھ کر اس کا مضحکہ اڑاتے ہوں گے کہتے ہوں گے کہ وہ ایسی عورت ہے کہ کوئی مرد اگر اپنا بیٹھ تانا ہے تو وہ اپنا لباس اتارنے پر تیار ہو جاتا ہے۔

تمہاری یہی سننا ہوتا ہے تھی، اس نے اپنے آپ سے کہا۔ تم نے کبھی اپنی اس کمزوری پر غور کیا ہے؟ کی کوشش ہی نہیں کی۔ اگر یہ کوئی بیماری ہے تو تم اس کا علاج کیا سکتی تھیں مگر نہیں اس بیماری کا علاج خود اسی کرنا ہو گا۔ اب بھی کچھ ایسی دیر نہیں ہوئی ہے۔ آج اس لڑکی نے اسے آئینہ دکھایا ہے۔ کیا اب بھی اسے ہوش نہیں ہے؟ کاش رولف مرحلے سے تارکہ وہ دوبارہ اسے تندرست و توانا مرد سے بخاری کہے کہ ایک نامرسل زندگی گزار سکے اور اسے دوسرے مردوں کو تلاش کرنے کی ضرورت باقی نہیں ہے۔ رولف کا غلط جواب ایک داہرہ کی زندگی بسر کرنے پر مجبور کرنے والا ہے، چوٹی کے سفین میں موجود ہے مگر رولف مگر انہوہ اسے ضمانت کرنے کی گین اگر وہ صحت یاب ہو گیا تب؟ اس نے انہیں بند کر لیں۔

اسے ٹوک جوڑ کا خیال آیا۔ یقیناً وہ احمق تھی کہ اس نوعمر لڑکے کو اپنی خواب گاہ میں لے جانے کے بارے میں سوچ رہی تھی۔ لغت ہے اس پر۔ ایک مرتبہ پھر بال بال بچ گئی۔ اسے اپنے ذہن سے نکال چیتا۔

ایک پابک دروازے پر لگی اطلاع ٹھنڈی ٹھنڈی لگتی۔ ہیلنگا نے اپنی ریش داغ دیکھی۔ پونے نو بجے تھے۔ کیا یہ ٹوک ہے۔ کیا یہی اسے ہیلنگا کا پیغام پہنچا دیا جس سے خوفزدہ ہو کر وہ بھاگا چلا آیا، مگر اب اسے اپنی خواب گاہ میں لے جانے کے خیال ہی سے اسے نفرت ہو گئی تھی۔ پھر بھی اسے اس کے خلاف اتنا غصہ تھا کہ وہ اسے سزا دینے بغیر نہ چھوڑ سکے اسے اسے اسے دروازے کی طرف بڑھی۔

گرد و آلودہ گھولتے ہی اسے ایک ہلکا سا لگا۔ اس کے سامنے ٹک چڑھ کر نہیں فریخت کرکٹ کھڑا تھا۔ بڑی شکل سے اس نے اپنا غصہ چھپاتے ہوئے ایک جبریم مسکراہٹ پیدا کی۔ اسے انداز آئے کہ موت دہا کرکٹ نے اس بائیسویں ٹوٹوٹی کا اظہار کیا کہ ہلکا وہ لاین تیار رہی ہے۔ مگر میکانک سرسٹریچ میں اس کا جواب دے کر یہ ظاہر کیا کہ وہ اس وقت مشرے سے سننے کے مڑوئیں نہیں ہے۔ ہینگانے کرکٹ کے لئے ایک گلاس رکھا اور اپنے لئے دو ڈکائیٹی کا گلاس تیار کیا۔ دونوں تیرن پر آ بیٹھے۔

”ہیں نے ٹک چوز کے بارے میں کچھ حقائق معلوم کئے ہیں“ کرکٹ نے کہا۔ ”انہیں بیان کرنے کے ساتھ ساتھ میں یہ بھی کہنے کو شوق ہے کہ یہ کیا چاہتا ہوں“۔ ”مجھے حقائق سے دلچسپی ہے مشورہ دل کی ضرورت نہیں“ ہینگانے جواب دیا۔

”تم اس آؤ ریڈیٹ انڈیز میں ایک نووارد کی حیثیت رکھتی ہو کر کرکٹ نے اپنا پاپ ملگنے پر ہٹے کہا۔ میں یہاں بیس سال سے رہ رہا ہوں۔ تم نے ٹک کو ملازم رکھا، غالباً یہ خیال کرنے ہوتے کہ وہ مدد کا مستحق ہے مگر تم نے یہ امتیاز نہیں کیا کہ پلاس کے بارے میں پلٹیں سے دریافت کرتیں جب کہ ان علاقوں میں ایسا کرنا فائدہ مند ثابت ہوتا ہے“۔

”تیار ملازم کے کہ ٹک چوز کوئی خطرناک جرم ہے مثلاً قاتل وغیرہ“ نہیں وہ قاتل تو نہیں ہے“ کرکٹ نے سنجیدگی سے کہا۔ ”بارہ برس کی عمر میں اسے ایک مرضی چلنے کے جرم میں اٹھانے لگا تھا۔ شاید تمہیں حیرت ہو کہ شخص مرضی چلنے پر ایسی مزا کیوں دے گی۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ تم ویٹ ڈیٹ لوگوں کو نہیں جانتیں۔ وہ مرضی کھانے کے لئے نہیں چرائی جاتی بلکہ اس سے خون کی قمرانی دینا مقصود ہوتا ہے“۔

”خون کی قمرانی، تو کیا مرضی کی قمرانی دینا جرم ہے؟“ ”مجھے اپنی بات کی وضاحت کرنے کا موقع دو“ کرکٹ نے پاپ کا دھواں اڑاتے ہوئے کہا۔ ”تقریباً سات برس پہلے ایک دوڑو ڈاکٹر ہیٹی نامی جبریم سے یہاں آیا تھا۔ شاید تمہیں معلوم نہ ہو کہ دوڑو ڈاکٹر کے کہتے ہیں وہ ایک ایسا آدمی ہوتا ہے جس میں جادو کرنے کی حیرت انگیز صلاحیت ہوتی ہے۔ اگر وہ کوئی شریف آدمی ہے تو اپنا جادو اچھے کاموں میں استعمال کر لے گا اور اگر وہ کوئی برا آدمی ہے تو پھر اپنے جادو سے برے کام انجام دیتا ہے۔ جس ڈاکٹر کا میں نے ذکر کیا اس کا نام مالا موٹھا اور وہ ایک بد بطن آدمی تھا۔ اس نے یہاں اس قسم کی حرکتیں شروع کیں کہ تمہارے اتنی نرم راکرو ورنہ مہلتا شوہر یا بیوی یا بچہ ہمارے چلنے کا۔ یہاں جو سسٹم نام لگے ہیں وہ مقامی باشندوں کے حالات جلنے سے زیادہ دلچسپی نہیں تھے۔ لیکن پولیس کو ان بالوں کا خیال رکھنا پڑتا ہے۔ دوڑو ایسی چیز ہے جس سے پولیس اپنی آنکھیں بند نہیں کھٹکتی مالا موٹھے ٹک چوز کو مرفیوں، کتے، بلیاں اور کبھی کبھی کوئی بلی بھی چلنے کے لئے ملازم رکھا تا کہ وہ اپنا دوڑو کھلی کر کھنے کے لئے ان جانوروں کے خون کی قمرانی لے سکے۔ انجام کار پولیس نے مالا موٹھا اور ٹک چوز دونوں کو گرفتار کر لیا“

ہینگانے کہا کہ وہ سامنے اور ملٹی ترقی کے اس دور میں ایسی خرافات پر یقین نہیں کر سکتی۔ کرکٹ نے جواب دیا کہ اس کے یقین کرنے یا نہ کرنے سے حقیقت نہیں بدل سکتی اور وہ اپنے ذاتی تجربات کی بنیاد پر جانتا ہے کہ دوڑو کا نہ صرف یہ کہ چوز ہے بلکہ وہ ایک انتہائی خطرناک طاقت ہے اور ٹک چوز بھی اتنا ہی خطرناک ہے جتنا ڈاکٹر مالا موٹھا۔ جلیں مالا موٹھا انتقال ہو گیا تھا مگر یہ کہ پولیس کو یقین ہے کہ مالا موٹھے دوڑو کا علم ٹک چوز کو سکھادیا تھا اور اب ٹک چوز اس پر عمل کر رہا ہے۔ اگر یہ بھی تک پولیس کو اس کے خلاف کوئی ثبوت نہیں ملا ہے۔ مثلاً پولیس کو یہ بات پریشان کر رہی ہے کہ ٹک چوز جیسا غریب جوان چاہر ہزار ڈالے زیادہ قیمت والی موٹر سائیکل خریدنے کے قابل کس طرح ہو سکا۔ دوڑو اور ایک میلنگ ساتھ ساتھ چلنے میں۔ چنانچہ مقامی پولیس چیف انسپکٹر ہیمر لین کو شک ہے کہ یہ رقم ٹک نے کسی کو ملے گی۔ وہ کہہ کر حاصل کی ہے۔ وہ کہہ کر مرد ہو یا عورت۔ ہیمر لین اس کے لئے آمادہ ہے کہ اگر وہ اس سے تعاون کرے تو پولیس اس کا نام قتل کی طرح پریشید رکھ کر ٹک چوز کو مزا دلانے میں کامیاب ہو سکتی ہے۔

ہینگانے ایک لمحے کے لئے سوچا کہ وہ کرکٹ کو سارے حالات بتا دے مگر جس خیال نے اس کی زبان بند کر دی وہ یہ تھا کہ وہ کرکٹ کا کسی کو بھی یہ نہیں بتا سکتی تھی کہ وہ ایک ایسی وجہ پر غور کر رہا ہے جو اپنی انسانی خواہشات کی نلام نہ کر دے گی تھی۔

”میں نے تمہیں یہ معلوم کرنے کے لئے کہا تھا کہ آیا ٹک چوز کا بازو واقعی ٹوٹ گیا ہے، نیز یہ کہ وہ کہاں رہ رہا ہے اور یہ لاکھ ٹیر ٹیر ٹوٹ کر کون ہے“ ہینگانے سر لہجہ میں کہا۔ ”اب میں نے یہ فیصلہ کر لیا کہ ٹک کو ملازم نہ رکھوں چنانچہ وہ کوئی بلیک مڈیا کوئی دوڑو ڈاکٹر ہے یا نہیں اس کا مجھ سے کوئی تعلق نہیں رہے گا۔ کیا اس کا بازو واقعی ٹوٹ گیا ہے؟“

کرکٹ نے بتایا کہ موٹر سائیکل کے حادثے میں ٹک کا بازو واقعی ٹوٹ گیا ہے۔ پھر اس سوال کے جواب میں کہ وہ کہاں ٹھہرا ہوا ہے کرکٹ نے کہا کہ وہ ایک ہسٹ میں مقیم ہے اور وہ ہسٹ ہمیشہ جکین کی ہے۔ ہینگانہ کو یہ سن کر بہت حیرت ہوئی۔ اس نے پوچھا کہ کیا وہ دل اکیلا رہ رہا ہے۔ کرکٹ نے جواب دیا کہ اس کے کارکن کے رپورٹ کے مطابق جو کہ اب بھی ہسٹ کی نگاہی کر رہا ہے گزشتہ رات ہمیشہ جکین ایک بجے کے قریب وہاں آیا تھا پھر راج صبح نو بجے رخصت ہو گیا۔ ٹک چوز اب بھی ہسٹ میں ہے۔ ہینگانے ٹیر ٹیر کے بارے میں سوال کیا۔ معلوم ہو کر ٹیر ٹیر کی رات بھی ہسٹ میں نہیں آتی۔

ہینگانے کرکٹ کا شکوہ اڑا دیا اور پھر کہا کہ جو کہ اب اس کے پاس کوئی ملازم نہیں رہا ہے اس لئے کہ اگر اس سے ہارے میں کوئی مدد کر سکتا ہے۔ کرکٹ نے بتایا کہ خود اس کے گھر جو انگریز ملازمہ کا کرتی ہے اس کی بہن کو ملازمت کی ضرورت ہے۔ اس کا نام مسز جواس ہے وہ اسے سمجھنے کا فنخواہ کے مسئلے میں جب ہینگانے بتایا کہ وہ ٹک کو سڑا لے رہی ہے پھر برائی تھی کیا یہ تمہارا اس ملازمہ کے لئے کافی ہوگی۔ کرکٹ کو اتنی بڑی تنخواہ کا سن کر

حیرت ہوئی اس نے کہا کہ کپاس والی ہفتہ بہت کافی ہوں گے گر بیگنا کے کہا کہ وہ کوئل کی مدد کر کے خوش ہوتی ہے اس لئے وہ ستر جو اس کو سونڈا رہی یا کر گئی۔ گرنے لے ٹیری شیلڈ کے ہائے میں پرچہ کا آیا بیگنا کا اس کے ہائے میں سلوتا چاہتی ہے یا نہیں۔ لیکن ہیلکا۔ اب ٹک جو زرا وٹیری شیلڈ کے ہائے میں اتنی بیزار ہو چکی تھی کہ وہ ان سے کسی قسم کا کوئی تعلق رکھنا نہیں چاہتی تھی اور نہ اب اسے ان کے ہائے میں کچھ جاننے کا عجبس تھا۔ اس نے گرنے سے کہا کہ جو رقم اس نے اسے اید وائس دلی تھی وہ اسے اپنی نفیس خیال کرے اور مزید اس سلسلے میں کوئی تحقیقات نہ کرے۔

لیکن یہ اس کا عملیت میں کیا برا فیصلہ ایسا تھا جس پر اسے بعد میں کف انوس ملنا پڑا۔



ستر جو اس چالیس سال کی ایک تندر اور موٹی مازی اور مر سیلہ انداز رکھنے والی بے تکلف عورت ثابت ہوئی۔ اس کی بنائی ہوئی کافی بیگنا کو پسند آئی اور عجلہ وہ اس کی بے تکلفانہ گفتگو کو بھی پسند کر گئی تھی کبھی اعتبار سے اس کے اور ستر جو اس کے خیالات کی مثال تھے۔ شیلڈ ستر جو اس کے شوہر کا اشتغال ہو چکا تھا کہ وہ اس بات کی ناک تھی کہ جب تک عورت میں بعض خواہشات موجود ہیں وہ کبھی ٹوٹتی نہیں ہوتی اور یہ خواہش محسوس ہونے پر اگر کوئی طور پر کسی مرد کو حاصل کر لیا جائے تو اس میں چنداں مضائقہ نہیں جو زندگی کا کام ہے۔

ستر جو اس کی باتوں نے ایک مرتبہ بیگنا کے دہن میں اپنی تہائی کا احساس اذہ کر لیا۔ ہسپتال نون کرنے پر معلوم ہوا کہ رولف کی کیفیت میں کوئی تبدیلی نہیں آئی ہے۔ بیگنا سوچنے لگی کہ اگر رولف مر جائے تو وہ اس کی لیے ایلاں دولت کے سہائے ایک نئی زندگی کی ابتداء کر سکتی ہے۔ اپنے لئے کسی منزلوں مرد کا انتخاب کر کے اس سے شادی کر سکتی ہے۔ مگر ساتھ ہی اسے کچھ ایسا بھی محسوس ہوا تھا کہ جیسے رولف اب بھی کئی برسوں تک نہیں مرے گا۔ وہ آہستہ آہستہ صحت یاب ہو جائے گا۔ اس کی قوت گویائی واپس آجائے گی وہ ورنہ بے شک کہ دوسرا وصیت نامہ لکھوائے گا اور اسے اپنی دولت سے محروم کرنے کا۔

اس نے ستر جو اس سے کہا کہ وہ دوپہر کا کھانا باہر کھاے گی اس لئے وہ صرف رات کے کھانے کا انتظام کرے اور دوپہر اور شام کا کھانا رولف کے دل کا کچھ دینے تک نہیں کھلیتی رہی۔ دوپہر کو ایک ساحلی ریسٹورنٹ میں کھانا کھایا۔ کھانے کے دوران اسے گرنے کی باتیں یاد آئیں۔ وہ اب بھی وڈو پر یقین کرنے کے لئے تیار نہیں تھی اور اسے حیرت تھی کہ گرنے جیسا آدمی ایسی لائینی بالوں پر کیوں کر عقائد رکھتا ہے۔ اسی سوچ کے دوران اسے ٹیری شیلڈ کا بھی خیال آیا اور پھر یہ حکیمن کا بھی۔

کھانے سے فارغ ہو کر جب وہ واپس پہونچی تو دو بکبر سیس منٹ ہوئے تھے ستر جو اس جانے کی تیاری کر رہی تھی۔ اس نے بتایا کہ کوئی

اداس کا اس کے بیداروں کی کھڑکی کا شٹر درست کرنے آیا تھا اور درست کر کے چلا گیا۔ پھر اس نے اپنے ہائے میں کہا کہ وہ شام کے سات بجے دوبارہ آئے گی یہ کہہ کر وہ اپنی بائیسکل پر سوار ہو کر چلی گئی۔ بیگنا نے غل کی۔ پہلے کے بعد جب اس نے الماری سے دوسرا لباس نکالا تو یہ دیکھ کر حیران رہ گئی کہ جیکٹ کی جیب جس پر اس کے ایک کے ابتدائی حرف کٹیڈ تھے کسی نے ٹیری صفائی سے ٹانگے تراش کر نکال لی ہے۔ بڑی دیر تک وہ حیران نظروں سے جیکٹ کو گھورتی رہی پھر نہ معلوم کیوں اسے ہسم میں ایک سر دھری سی اتنی محسوس ہوئی کہ اس نے جیکٹ سے جیکٹ کو اس طرح پھینک دیا جیسے وہ کوئی کراہیت آمیز کترا ہو۔ اس نے خوفزدہ نظروں سے کرے میں چاروں طرف دیکھا۔ آخر کو اس میں طرح کی حرکت کر سکتا ہے۔ ستر جو اس کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا تھا۔ اور تب اچانک اسے ستر جو اس کی بات یاد آئی۔

کوئی اداس کا بیداروں کی کھڑکی کا شٹر درست کرنے آیا تھا اس نے قدم بڑھا کر دوڑوں شٹر دیکھے وہ باطل ٹھیک تھے۔ اس نے شٹر بند کئے جیکٹ اٹھا کر ہاتھ روہم میں لئی اور اسے جیکٹ کیوں کی ٹوکر میں ڈال دیا پھر واپس آکر الماری میں بسنے ہوئے دوسرے کپڑوں کا جائزہ لیا مگر کسی اور کپڑے کو جھپٹا پھر نہیں گیا تھا جس میں اس کی جیب کا پورا تراش تھا یقیناً اس کے پیش نظر کوئی خاص مقصد باہر کا۔

اس نے ایک گہری سانس لے کر اپنے تیزی سے دھڑکتے ہوئے دل پر قابو پانے کی کوشش کی۔ مگر کسی اسلوم وجہ سے اسے دلی میں ایک عجیب سی فضا کا احساس ہونے لگا تھا۔ ایک عجیب سا احساس جو اسے پریشان کر رہا تھا۔ اسے محسوس ہوا کہ وہ سر پہر اور شام کا قاتی وقت اس دلا میں نہیں گزار سکتی اسے باہر چلے جانا چاہیے۔ کچھ کرنا چاہیے۔ مگر کیا؟ اس نے دوسرا لباس تبدیل کیا۔ اور شٹر کھینچ کر کمران اسے بالکل پسند نہیں تھے مگر ان کا ساتھ دلائی اس تہائی سے ہزار درجہ بہتر تھا۔ اس نے دلا کو مقلد کیا اور کلب روانہ ہو گئی۔

کلب میں کچھ دیر باقی کر کے ایڈمائیٹ لکھل کر اس نے کسی نہ کسی طرح سر پہر کا وقت گزارا۔ سلت بکے سے کچھ پیلے وہ دلا واپس آئی۔ اس کے آنے کے چند منٹ بعد ستر جو اس بھی آئی۔ بیگنا کچھ نہیں اسے کھانا پکاتے دیکھتی رہی۔ ساتھ ہی باتیں بھی جاری تھیں۔ کیونکہ ستر جو اس کی زبان رکنا نہیں جانتی تھی۔ بیگنا نے بالوں کا رخ اس نوجوان لڑکے کی طرف موڑ دیا جو کھڑکی کے شٹر درست کرنے آیا تھا معلوم ہوا کہ نوجوان نے ستر جو اس کو بتایا تھا کہ شٹر درست کرنے کے لئے بیگنا نے کہا تھا کہ چونکہ اس نے نہیں کہا تھا اس لئے اسے خیال ہوا کہ شاید پرانی ٹیچنٹ نے نوجوان کو بھیجا ہو لیکن اس وقت اسے چونکا پڑا جب ستر جو اس نے برسینہ مذکر یہ بتایا کہ نوجوان کے ایک بازو پر پلاسٹر چڑھا ہوا تھا پھر یہ بھی معلوم ہوا کہ چونکہ ستر جو اس کا میں حضرت تھی اس لئے نوجوان بیڈروم میں تنہا ہی کا کا رہا تھا۔ بیگنا نے اس کا نشان پر بڑی شکل سے اپنی حیرت کو چھپایا اور ٹی وی پر خبریں سننے کے بہانے ہاتھ

کرے ہیں آنکھیں۔

نہیں بھونکا۔ اسی طرح کے بے شمار واقعات گزر چکے ہیں۔ اگر تم اپنا کھانا کھاؤ

جب تک میں کچن کی صفائی کر لوں۔

گرسن جو اس کی تائیدی گواہی کے باوجود ہینکا ان باتوں پر یقین کرنے کے لئے تیار نہیں تھی۔ جب وہ کھانے سے فارغ ہو گئی تو مسٹر جوائس اس کے لئے کافی لے آئے۔ اور پھر دوسرے دن صبح آٹھ بجے کھانے کا وعدہ کر رکھت تھی۔ اس کے جاتے ہی ہینکا کو شہرت سے تنہائی کا احساس ہونے لگا۔ اس سوچا کہ اس سے تو بہتر تھا کہ وہ بڑی ہی میں رہتی یا اگر ٹھکانے کا معاملہ دریاں میں نہ ہوتا تو وہ ہینکا کو کپڑاؤں پر سستی واپس نہ بھیجتی۔

کلب میں اس نے راتیں ناول خریدے تھے۔ اس نے سوچا کہ وہ ٹیلیزن پر چاندنی میں بیٹھ کر نئی ناول پڑھنا شروع کرے۔ رہائشی کمرے کے ایک تاریخی ناول اٹھارہ دو بارہ ٹیلیزیں کی طرف دہرائی گئی تھی کہ وہ خفا سے ایسا احساس ہوا جیسے کوئی اسے دیکھ رہا ہو۔ وہ درمیان میں ٹھٹھک کر رک گئی۔ اور کون لٹکا رہے تھے۔ گرسن کو لہروں کے شور کے علاوہ کوئی دوا نہیں آ رہی تھی ایک مرتبہ پھر اسے اپنے تسم میں سرد ہو رہی سی اترتی محسوس ہوئی۔ اسے ہمیشہ اپنے مضبوط اعصاب پر فخر ہوتا تھا۔ لیکن اس وقت اسے احساس ہوا کہ اگر کوئی دلائیں گھس لے کر ترمیم کر دے تو وہ ایک ہی جگہ ٹیلیزیں کے علاوہ مدد طلب کرنے کا کوئی ذریعہ بھی اس کے پاس نہیں ہے۔ اس نے اس خیال کو ذہنی سے نکالنے کی کوشش کی مگر بار بار اسے ایک ہی احساس ہوا تھا کہ وہ اکیلے نہیں ہے۔ کوئی اور بھی چھاپا ہوا نہیں ہے اسے دیکھ رہا ہے۔

دیکھا یہاں کوئی ہے؟ آخر اس نے اپنا بوجھت بناتے ہوئے بلند آواز سے کہا۔

وہ ایک طویل لمحہ تک کسی درجن کا انتظار کرتی رہی۔ تب پھر اس نے ایک سرسراہٹ کی آواز سنی۔ جو ابھر جھاروں کی طرف سے آئی معلوم ہوئی تھی۔ "کون ہے؟" اس نے پھر بہت کے پوچھا۔ "میں ہوں مسٹر ولف۔" ایک آواز سنائی دی اور ساتھ ہی نایکی سے ایک آدمی نکلا۔ ہینکا کی جیسے سانسیں رک گئیں۔

"یہ میں ہوں میری جگہیں۔"

ہینکا دیر تک اسے گھورتی رہی، پھر اچانک اس کے خوف نے غصہ کی شکل اختیار کر لی۔

"میں یہاں آنے کی بہت کچھ ہوئی؟" اس نے تیزی سے کہا۔ فوراً دینے ہو جاؤ ورنہ میں پولیس کو نوٹ کر لی ہوں۔"

میریاب کر کے کہ رشتہ میں آگیا تھا۔ ہینکا نے دیکھا کہ اس کے ہاتھ میں تھکے کا ایک چھٹا سا ڈبہ ہے۔

"اس وقت بہتیں زحمت دینے کے لئے میں معذرت خواہ ہوں مسٹر ولف؟" میریاب نے کہا۔ "مجھے سمجھا رہی اور بہتیں میری ضرورت ہے۔ اس سے پہلے کہ تم کوئی اور قدم اٹھاؤ ورنہ اسے دیکھ لو۔"

اس نے دھکنا کھول کر ڈبہ ہینکا کے سامنے کر دیا۔ ہینکا نے دیکھا کہ

گرمیاب یہ بات واضح ہو گئی تھی کہ وہ لڑخالی ٹھک جھڑکے علاوہ کوئی اور نہیں بوسکتا تھا۔ وہی آگیا تھا اور وہی اس کی جیب کا کپڑا کاٹ کر لے گیا تھا۔ مگر کیوں؟ اسے کتنے کے الفاظ یاد آتے۔ میں بہتیں یقین دلائوں کہ ٹھکانے جہز آتھا ہی خزانہ کا ہے جتنا مالامال تھا۔ پولیس کو رشہ ہے کہ اس نے مالامال سے وڈو کا علم سیکھ لیا ہے اور اب اس پر عمل کر رہا ہے۔ ہینکا اب بھی اسے خرافات ہی سمجھ رہی تھی لیکن اس کے باوجود رولا کا ماحول دلی میں ایک بہم ہا خوف پیدا کر رہا تھا۔ وہ ٹری کو کشش سے اپنا ذہن دلی کی طرف منتقل کر کے خبریں سننے لگی۔

مسٹر جوائس نے ہینکا کو کھانا کھانے کے دوران باتوں باتوں میں اس نے وڈو کا ذکر چھیڑ دیا۔

"کلب میں دوڑ رہے آدمی وڈو کا ذکر کر رہے تھے۔" وہ بولی۔ ان کا خیال تھا کہ وڈو کا وجود حقیقت ہے۔ ہینکا کیا خیال ہے؟

"مسٹر ولف؟" مسٹر جوائس نے سنجیدہ ہو گئی۔ میں ایک نئی عیسائی ہوں۔ یہ سیاح نام لوگ کیا کرتے ہیں اس سے انہیں نہیں چاہی

لیکن تم نے پوچھا ہے تو بتائی ہوں کہ وڈو کا وجود ایک حقیقت ہے۔ مقامی لوگوں کی بستیوں میں بہت سی افسانہ ہیں باتیں ہوتی رہتی ہیں۔ میرا مشورہ کہتا تھا کہ ہمیں ان سے کوئی واسطہ نہیں رکھنا چاہیے۔

کیسی افسانہ باتیں؟

"جادو وغیرہ۔ کچھ سیاح ناکا شمسے جادو کرتے ہیں۔"

کیسے تم کا جادو؟

"بہت سی باتیں ایسی ہوتی ہیں جن کے بارے میں خاموش رہنا بہتر ہوتا ہے۔ تم اس ذکر کو چھوڑو اور اپنا کھانا کھاؤ۔"

"مگر مجھے یہ بات دلچسپ معلوم ہوتی ہیں۔ اگر تم کچھ جانتی ہو تو فوراً بتاؤ۔" ہینکا نے اصرار کیا۔ مسٹر جوائس نے ایک گہری سانس لی۔

"یہ کالے لوگ عجیب غریب حرکتیں کرتے رہتے ہیں۔" اس نے کہا۔ "میں ان کا نہیں پرکان نہیں دھرتی جو انے دن سننے سے آتی رہتی ہیں مگر

اتنا ضرور جانتی ہوں کہ میرے پڑوس میں ایک عجیب سا لڑکا رہتا تھا اس کا باپ میرے شوہر کی طرح چھپایا ہوا تھا۔ ایک دن ایک کالا آدمی اس کے پاس آیا اور کچھ رقم مانگی۔ اس کے کپڑے اُسے ڈنٹ کر کھنکھایا اس کے

ایک دن کے بعد وہ لڑکا بیمار پڑا اور اس پر ششی طاری ہو گئی۔ لڑکا کڑا س کا کوئی علاج نہیں کر سکے۔ تب انعام کا عہدہ بکرا اس کا باپ اس کالے آدمی کے

پاس گیا اور کچھ بھی نقد رقم اس کے پاس تھی وہ اس آدمی کو دیدی۔ دوسرے دن وہ لڑکا دلی محنت پس ہو گیا جیسے بھی بیماری نہیں ہوا تھا۔ یہ میری آنکھوں دیکھا واقعہ ہے۔ اسی طرح کی اور بھی کئی کہانیاں ہیں۔ مثلاً عذرا ایک

آدمی کا کالے دن رات بیدار رہتا تھا۔ اس کا پڑوسی تنگ کر کے کالے آدمی کے پاس گیا اور اسے کچھ رقم دی۔ دوسرے دن اسے کتنے بھونکا بند کر دیا اور پھر کبھی

ڈوبے کے اور لڑکی کا نایاب ایک گڑا رکھا تھا جس کا لباس اور ظاہری شکل
 دشابہت اور لعنت سے اس درجہ مشابہت تھی کہ وہ شکل اپنے منہ سے نکلنے والی
 چیخ ضبط کر سکی اور صرغ آتا ہی نہیں بلکہ گڑے کے گئے سر میں ایک چمکدار
 لہریں بولی آ کر پڑ گئی ہوئی تھی۔

”میں اب زیادہ برداشت نہیں کر سکتا؟ میری کانپنی آواز میں بولا
 ”میری سلامتی میں ہر لمحے کہیں جلد سے جلد یہاں سے نکل جاؤں۔ اور اس
 سلسلے میں صرف تم ہی میری مدد کر سکتی ہو“

وہ بے جان سادک کر رہی بیٹھ گیا اور دونوں ہاتھوں میں منہ چپکا
روئے لگا۔ سید کا کچھ دیر تک سے دیکھتی رہی پھر راستہ کرے میں جا کر شراب
کی الماری سے دو گلاسوں میں برقیہ پی لگالی۔ چارپن بجے پہنچا اور ایک گلاس
بھیر کر کونے کچن کے چرائے کی چرائے سے ایک ہی سانس میں گلاس خالی کر دیا۔
”مجھے روپیہ کی ضرورت ہے منور ولف تاکہ میں یہاں سے بھاگ سکوں

اس کے بدلے میں تمہیں مفید معلومات فراہم کر سکتا ہوں۔ وہ دو غلاموں کو جو زنجیریں پہنے ہوئے تھے، قتل کرنا چاہتا ہے۔“

”یہ کڑا کس نے تیار کیا ہے؟ یہ بیکگانے سگریٹ سلگاتے ہوئے پوچھا۔
 ”اسی دنگ جوتنے۔ اس نے کہا تھا کہ وہ تہلکے ساتھ جلا نہیں
 چاہتا اور چونکہ تم زور دے رہے تھے اس لئے وہ اس لئے وہ ایسے
 حالات پیدا کر کے گا کہ تم کو بھی ماساؤن جاسکے۔ وہ مشرولف کو پیشوا
 مبتلا کرے گا۔ اس نے کہا تھا کہ اس سوئی کو کڑے کے سر میں چھپوٹے
 مشرولف کو بھی ختم ہونے والی ہوشیاری میں مبتلا ہو جائے گا۔“

ہیں تاکہ رنگ نہ پڑیں ایک جھرمیر سی ہاں روڑ گئی سے یاد اکر میرا دل
نے اپنے چہرے کے بائیں میں کیا داتو سنایا تھا ۔ پھر اسے داکٹر موی ۔ ڈاکٹر
بلیاوی اور ڈاکٹر برن اسٹین کے چہروں پہنچائی انھوں نے روڑ گئی کی مائتات
بھی یاد آئے کیا یہ ممکن ہے کہ اس گھر سے کہ میں سوئی چھوڑنے سے روٹ
کو پیش کیا جاسکے ۔ مگر اس کاڑھن اب بھی وہی داکٹر حقیقت تسلیم کرنے کے
لئے آدھ نہیں تھا اسے شہر ہوا کہ میری سے فریب دے کر تم اپنے گھر کو کرش
کر لے۔ اس نے میری سے اپنی بات کی وضاحت کرنے کے لئے کہا کہ میری نے جواب
دیا کہ اگر میرا اپنے چار ڈاکٹر لائے تو وہ اسے سب کے بتائے گا ۔ یہ بتائے گا
دیا کہ اگر وہ اسے ہسپتال دیکھ لیں گے کہ کرش کر آ رہا تو وہ پولیس کو نوٹ
کرنے لگے۔

مسٹر رولف کے ناخن بھی رکھے مہن جڑ کٹنے اس کے کرے کی صفائی کرتے ہوئے حاصل کئے تھے اور اب وہ تہیں مارنا چاہتا ہے :

ہیلیکا اب بھی یقین کرنے کے لئے تیار نہیں تھی۔ میری بے ہمتی جلدی رکھتے ہوئے بنایا کہ وہ جرنل کے لئے ڈراما لکھ کر اس کے پاس جو کچھ تھا سب کچھ لے لیا۔ دوسری طرف ایڈیٹرز اس کے پیچھے چلے گئے۔ اس نے کہا کہ اگر وہ جرنل کا بازو نہ ٹوٹ جاتا تو وہ اب تک گریٹا کی سکرین پر چکا ہوتا۔ اور ہیلیکا اب تک مرجھاتی ہوتی۔ اب میری کی فون پر وہ حالت ہیلیکا کو بھی مناسٹر کرنے لگی تھی اور وہ سوچنے لگی تھی کہ کیا وہ ڈوڈ کی واقعی کوئی حقیقت ہو سکتی ہے۔ مگر بغلام اب بھی اس نے میری کی باتوں کو تسلیم کرنے سے انکار کر لیا۔

”میں تمہاری خرافات بہت سن چکی۔ وہ برلی۔ اب تم یہاں سے
رفیع ہو جاؤ۔“

ہیری جکیں نے بے بسی سے اس کی طرف دیکھا۔

۱۰۔ اس صورت میں مجھے تم پر ہی اعتماد کرنا پڑے گا کہ تمنا کا اہم میں سن کر تم میری مدد فرما کر دے گی ؟ اس نے ایسی سے کہا : میں تمہیں بتاتا ہوں کہ وہ راکٹ ٹیری شیلڈ کون ہے ؟

”میں آخری مرتبہ کہہ ہی ہوں کہ تم اپنی خیریت چاہتے ہو تو یہاں سے نکل جاؤ“

ٹھیکر اور زرک جہیز ملی کر تہنیں دوڑو عبادو کے در لہجہ اپنے
راستے سے بٹھا چاہتے ہیں۔ میری نے جلدی جلدی لے کر تہنوں کے کنارے
ٹھیکر مسرور لٹ کی دولت حاصل کر کے یکے کے ٹھیکر ٹھیکر سوتیلی
بٹی ہے۔ وہ ٹھیکر لٹ ہے جو کہ اپنے آپ کی تمام کی دولت کی واحد وارث
ہو کر بشر لیک تہا انتقال ہو جائے۔

ہیری لا انگشت اتنا حیرت انگیز تھا کہ ہینکاکو اس کے رد عمل سے سنبھلنے اور خود پر قابو پالنے کے لئے برائے کامیاب سہارا لینا پڑا۔ ٹیری سٹیڈی دولت کی بیٹی ہے۔ وہ سچ رہی تھی۔ جب سے انٹیلیجیٹو کو دیکھا تھا وہ کہہ کر سچے حوس کر رہی تھی کہ وہ کوئی معمولی لڑکی نہیں ہوتی۔ مگر کیا وہی وہ دولت کی بیٹی ہے۔ اچانک ہینکاکو وہ ٹیلیگرام یاد آیا جو چیرس نے کیا تھا اور جس میں شلے نے لکھا تھا کہ وہ ڈنساؤ نہیں آسکتی۔

”تم جھوٹ بول رہے ہو۔“ اس نے مہری کو گھورتے ہوئے کہا: ”مطر
 ولف کی بیٹی جس میں ہے اور میرے پاس اس کا ثبوت موجود ہے۔“

وہ شاید اس تاریکی بات کر رہی ہو جو اس نے ہنکل کو کھیا تھا، مری
نے کہا: وہ محض ایک رکھا ہوا تھا۔ وہ نہیں جانتی تھی کہ کہیں اسکی یہاں
موجودگی کا علم ہو۔ اس نے پرس میں اپنی ایک سہیلی کے زریعہ وہ مار دلوایا
تھا۔ میں نے اسے اور ڈک کر اس ہائے میں بائیں کرنے ساتھ کیا۔ یہ سچ کہہ
راہوں کی ٹھہری شعلہ میں شلا ہے اور وہ کہیں مانے کا منصوبہ بنا رہی ہے۔

ہیلکا نے بچائی۔ ہیری کے لہجہ کی صداقت نمایاں تھی۔ پھر اگر یہ جھوٹ تھا تو اسے ان کے اپنے میں کیسے معلوم ہوا۔

”میں تہذیبیات چیک کر سکتی ہوں۔“ اس نے کہا۔ اور اگر یہ جھوٹ نکلا تو پھر تہذیب پڑھنے کے ہاتھ سے کوئی نہیں بچا سکے گا۔ کیا تم اب بھی یہی کہہ گئے کہ ٹیری شیڈر شیلار دلع ہے؟

”میں اس بات کی قسم کھا سکتا ہوں؟“ ہیری نے کہا۔ ”اگر یہ بات ثابت ہو جائے تو کیا تم مجھے یہاں سے فرار ہو جس کے لئے پانچ ہزار ڈالر دیدو گی؟“

ہیلکا نے کہا کہ پانچ ہزار ڈالر تو نہیں البتہ وہ اسے پانچ سو ڈالر دے سکتی ہے۔ پھر اسے وہیں انتظار کرنے کے لئے کہہ کر وہ رہائشی کوہ میں گئی اور پھر ڈاکٹر سٹی میں آجی کو بھی پناہ دینا چند لمحوں کے بعد وہ ہنسل سے ہٹ کر اپنی نئی ابتدائی رسمی باتوں کے بعد جو رولف کی حالت اور اس کی خیریت پر مشتمل تھیں اس نے ہنسل سے پوچھا کہ کیا اسے وہاں لایا تھا جو اس نے بھیجا تھا اور پیرس سے کیا تھا ہنسل نے اشتہار میں جواب دیا اور کہا کہ انہیں کسے مارا ہی نہیں ہوا۔ اس کا خیال تھا کہ شیلار وہاں کے کسی کرکٹسٹ کے تھے۔ مگر شاید یہ ممکن تھا کہ وہ کرکٹسٹ کا اتنا خیال نہیں رہ گیا ہے۔ ہیلکا نے کہا کہ وہ اس سے آج تک نہیں مل سکی اس لئے اسے معلوم نہیں کہ وہ کس سے ہے۔ کیا ہنسل اس کا علیحدہ بتا سکتا ہے۔ ہنسل کو اس بات پر حیرت تو ہونے لگا اس نے شیلکا کا علیحدہ بیان کیا۔

اور ہیلکا کو ایک اور دھچکا پہونچا کیونکہ ہنسل نے علیحدہ بیان کیا تھا وہ سو فیصد ٹیری شیڈر پرنٹ میں تھا۔ اس نے سر پر رکھ دیا مگر ہیری جھوٹ نہیں ہونے کا ہے۔ ٹیری پرنٹ شیلار دلع ہے اور وہ ڈاکٹر کو لے کر اسے نقل کرنے کا پلان بنا رہی ہے۔ اسے اسے گئے کہ کا خیال آیا جس کے سر میں سوئی گھسی تھی اور پھر رولف کی انٹائیٹل پر ہریشی یاد آئی۔ ایک لمحہ کے لئے وہ خوفزدہ ہو گئی۔ مگر پھر اس کے اندر کہ مضبوط عورت نے اسے سہارا دیا۔ اپنے دشمن کو پہچاننا۔ اسے اپنے آپ کی نصیحت یاد آنے لگی۔ اب یہ ضروری تھا کہ وہ جہاز سے تمام معلومات حاصل کرنے کی کوشش کرے خواہ اس کے لئے اسے روپیہ ہی کیوں نہ خرچ کرنا پڑے۔ وہ ٹیری پر یقین مانتی تھی۔

”تھک چکے ہو ہیری؟“ اس نے کہا۔ ”میں ماننے لیتی ہوں کہ وہ ڈاکٹر شیلار ہے اب تم تفصیل سے وہ اتنا ہی بتاؤ جو تم جانتے ہو؟“

ہیری نے جواب دینے سے پہلے رڈری کا ایک ٹکاس اور پیلا روتین گلاس پہنے سے وہ کچھ نئے میں معلوم ہونے لگا تھا لیکن اس نے اس وقت تک کچھ کہنے سے انکار کیا جب تک ہیلکا تم نے اسے کا وعدہ نہ کر لے۔ ہیلکا نے پہلے ایک ہزار اور پھر آٹھ ہزار پانچ ہزار ڈالر دے کر اسے کا وعدہ کیا مگر ہیری اور بھیلی کا اس نے کہا پہلے تم لاؤ۔ اگرچہ ہیلکا کے پاس اور پیلا روم میں اس کے پاس میں آٹھ ہزار ڈالر موجود تھے مگر وہ ہولی کوئی نقد تم اس کے پاس نہیں ہے وہ چیک دے گئے۔ گریٹر نے کہا کہ وہ چیک نہیں لے گا۔ اسے نقد تم چاہئے۔ اس کا انتظام بھی ہو سکتا ہے۔ مجھے ڈاکٹر شیڈر پرنٹ سے تم مل سکتی ہے۔

ہیلکا نے جواب دیا

”اچھی بات ہے۔“ ہیری نے مزید بڑھتی پتے ہوئے کہا۔ ”مگر تم بڑی سخت عورت ہو؟“

”ہیلکا بات میں سو کو؟“ ہیلکا نے انکار سے کہا۔ ”یہ بتاؤ کہ تہذیبیں کیسے معلوم ہو کر کیڑی ہی شیلار ہے؟“

”وہ آج ہمارے سامنے آئی تھی جس سے تم یہاں پہونچی تھیں۔ ہیری نے بتایا۔ رولف کے حکم پر میں تہذیبی نگاروں کے لئے ایئر پورٹ پہونچا تھا۔ جب تم ہڈوں رولف ہرگین ٹو شیلار سے پاس آ کر پوچھے مگر کسی کی سسٹے ہڈوں سے

دانت ہوں۔ پھر اس نے تھکے بارے میں سوال کیا کہ کیا تم سر پر رولف ہو۔ میں نے سوچا کہ یہ لڑکی تمہارے اندر اتنی ڈیپ کیوں لے رہی ہے۔ چنانچہ اسے جلد ہی بے لکھت ہو گیا۔ میں نے اسے ایک سسٹے ہڈوں میں لے گیا۔ اسے اپنے کام کے بارے میں بتایا۔ جواب میں اس نے کہا کہ وہ تہذیبی سسٹے مٹی ہے۔ میں نے اس سے پوچھا کہ وہ یہاں کیا کر رہی ہے۔ اس نے بتایا کہ جب اس نے اخبارات میں پڑھا کہ اس کا باپ ناسا آیا تو پہلے تو وہ اپنے باپ کو دیکھنے لگتی تھی مگر اسے ملاقات نہیں کر سکی۔“

ڈاکٹر جونز کا اس معاملے کا اعلان تھا؟“ ہیلکا نے سوال کیا۔

”جیہا کہ میں نے نہیں بتایا تھا کہ اس نے اسے تھکے کر کے تلاش لینے کے لئے کیا تھا اور ڈاکٹر جونز کا وعدہ کیا تھا کہ جب اسے وہ خط ملا اور اس نے اسے پڑھا تو مجھے مہمور کیا کہ اگر میں وہ خط لینا چاہتا ہوں تو اسے چارٹر اڈال کی موٹر سائیکل خرید کر دوں اور مجھے دینا پڑی۔ مگر پھر تم نے مجھے ایک میل کے وعدہ خط واپس لے لیا۔ اصل مصیبت کی ابتدا اس وقت ہوئی جب تم نے ڈاکٹر کو پڑاؤ سسٹے لے جانے کا فیصلہ کیا۔ وہ میرے پاس آیا مگر میں کیا کر سکتا تھا۔ اس پاس اس نے کہا کہ اگر میں بھی اس کی مدد نہیں کر سکتا تو پھر وہ ایک ایسا طریقہ استعمال کرے گا جس سے تم پڑاؤ سسٹے نہیں جاسکو گی۔ سامع سسٹے پر میری ہٹ میں وہ اکثر اپنی ایسی چیزیں بھیجا کر کستا تھا جن میں وہ اپنی مال کے علم میں لانا نہیں چاہتا تھا۔ میری ہٹ میں ہمارا اس نے طر رولف کی شکل سے ملتا جلتا ڈاکٹر بنایا۔ پھر اس نے گڑے کے سر میں سوئی چھو دی اور رولف بن گیا لگا لگا کچھ دیر کے بعد اس نے بتایا کہ اب رولف اتنا بیمار ہو گیا ہے کہ سفر کرنے کے قابل ہے۔“

”میں نہیں مانتی؟“ ہیلکا بولی یہ بعض اتفاق تھا کہ پھر مشہور امپاک زیادہ بیمار ہو گیا۔“

”تم یقین کر دیا کہ وہیں تہذیب وہ باتیں بتا رہا ہوں جو شیڈر پرنٹ میں ہیری نے کہا۔ ایک دن شیلار میری عدم موجودگی میں میری ہٹ میں آئی اور اس کی ملاقات ڈاکٹر سے ہوئی۔ اور ان دونوں میں تعلقات پیدا ہو گئے۔ اس دوران اسے معلوم ہو گیا تھا کہ شیلار رولف کی بیٹی ہے۔ جب میں نے نہیں بتایا تھا کہ اس نے پانچ لاکھ ڈالر کا مطالعہ کیا ہے تو تہذیبی یقین نہیں آیا تھا مگر حقیقت یہ تھی کہ اسے خط پڑھا تھا۔ اسے معلوم تھا کہ رولف کے مرنے

پیشلا کوں لاکھ ڈالڑ ملین گے مگر بعد میں اس نے سوچا کہ چھکر وڑکی دولت کے مقابلہ میں دس لاکھ ڈالڑ کی حیثیت ہے اگر دولت ادم تم دونوں مر جاؤ اور دنیا وصیت نامہ بھی نہ لکھا جائے تو شیلا پوری جا بڑا کو قانونی وارن ہوگی اور پھر وہ اس سے شادی کر لے گا۔ چنانچہ اس نے تمہاری شکل کی گڑیا بنانا شروع کر دی لیکن اس دوران حادثہ میں اس کا بازو ڈھٹ گیا اور وہ بالکل نہیں کر سکا پھر اسے تمہاری کسی ذاتی چیز کی ضرورت بھی تھی۔ اس نے مجھے حصہ دار بنانے کا لاٹھ مارنے کے کوئی چتر چرانے کے لئے کہا مگر اس نے انکار کر لیا۔ اس پر وہ خود ہی تمہاری جیسے کپڑا چھڑا کر لے گیا۔ مگر اسے خوف ہو کر اکیس جن اس کا بازو ناشی زکروں چنانچہ اسٹینڈ اپٹر لوپ کو فونل کے میرے اور مارا کے سامنے بنایا۔ اب لوپ میرے غرن کا پیاسا ہو رہا ہے اور مجھے اس سے بچنے کے لئے ناساؤ چھوڑنا پڑے گا۔ لیکن بغیر بوجہ کے میں کہیں نہیں جا سکتا۔

ہیلنگا نے کہا کہ وہ میری کہی کہ اس پر بالکل یقین نہیں کرتی لیکن اس چھپا چھپانے کے لئے وہ ایک چڑا ڈالڑا کرتی ہے۔ میری نے کہا اسے زیادہ رقم کی ضرورت ہے اور اگر وہ وڑو کی حقیقت کو جاننا چاہتی ہے تو گڑے کے سر سے سوئی نکال کر دیکھو۔ ٹوکنے کہا تھا کہ اگر سوئی نکال لی جائے گی تو وہ ٹھیک ہو جائے گا۔ ہیلنگا نے اس تجویز کو رد کر لیا۔ اس پر میری نے فوراً مداخلت کرنے کے لئے تیار تھا، جلدی سے ایک دوسری تجویز پیش کی۔ اس نے کہا کہ وہ جانا ہے کہ اگر اس وقت دولت مر جائے گا تو ہیلنگا تمام دولت کی تمہارا وارث ہوگی۔ لیکن جو نے یہ بھی بتایا تھا کہ اگر سوئی گڑے کے سر سے نکال کر اس کے دل کے مقابل پر چھو دی جائے تو دولت مر جائے گا کیوں نہ ہیلنگا اس کا تجربہ کرے اس سے اس پر یہ بھی ثابت ہو جائے گا کہ وڑو کی کوئی حقیقت ہے یا نہیں۔

مگر دولت کی دولت اور اس کی موت کی خواہش نہ ہونے کے باوجود ہیلنگا اس تجربہ پر بھی تیار نہیں ہوئی اس پر میری نے خود ہی عقد اور وحش کی حالت میں گڑا اٹھایا اس کے سر سے سوئی نکالی اور ایک ٹوکرو تفت کے بدلے گڑے کے دل کے مقابل پر اس وقت سے چھوڑ دیا کہ وہ اگر ہار ہو گئی۔ ہیلنگا درشتا ہی خوفزدہ ہو گئی کہ اپنے بیدار میں طرف بھاگ کھڑی ہوئی اور اندر داخل ہو کر دروازہ بند کر لیا مگر میری نے اس کا تعاقب کیا۔ کہیں سے گھسے ہی ہیلنگا نے فونل کرنے کی کوشش کی میری نے اسے کمرے کے باہر سے چیخ کو فونل کرنے سے منع کیا۔ مگر ہیلنگا اپنی کڑا منہ بڑا کی کرچی تھی۔ اسی نے میری نے اپنے کندھے سے ٹکڑا کر دروازہ توڑ دیا۔ اور ابھی ہیلنگا کے منہ پر پولیس کا غلط ہی ٹھکا تھا کہ میری نے اس کے ہاتھ سے ریسور جھینے پر اسے اس کے منہ پر پوری طاقت سے گھونسا مارا اور ہیلنگا بیہوش ہو کر گر پڑی۔



پھر جب وہ ہوش میں آئی تو صبح ہو چکی تھی۔ وہ دلا کے بیدار دم میں آرام دہ بستر پر لیٹی ہوئی تھی۔ اسے غالباً کوئی سکین وڑا دی گئی تھی کہ وہ اپنے آپ کو ہلکا ہلکا محسوس کر رہی تھی۔ نرس فیرلے اس کے قریب ہی ایک کرسی پر بیٹھی تھی۔ ہیلنگا کمرات کے واقعات یاد آنے لگے۔ اسے اس نے محسوس کیا کہ وہ پولیس کو فونل کر کے کئی بڑی غلطی کر چکی ہے۔ کتنا بہتر ہوتا کہ وہ میری کو جاسوسی ڈائجسٹ

ترم لے کر اس سے چھپا چھپا رہتی۔ اب معلوم نہیں کتنی پیچیدہ گیاں پیدا ہوں گی خاص طور سے اس صورت میں کہ اگر میری کو پولیس نے گرفتار کر لیا ہو۔ کیا میری پولیس کے آگے پہلے جھگڑنے میں کامیاب ہو گیا تھا۔ اگر نہیں تو پھر یہ ساری داستان اذیتوں میں اچلتی۔ اس نے اپنے پتے غلط کیلے یا یوں کہنا چاہیے کہ پتے اس کے حق میں چلے آ رہے تھے کہ اچانک میری کی صورت میں ایک جگہ ٹکرائے کہ اس کی جتنی خدائی بازی پلٹ دی۔

اس نے انھیں کھول دیں۔ اسی وقت ڈاکٹر لیوی کے رہیں داخل ہوئے ہوش میں دیکھ کر وہ بستر کے قریب آیا۔ ہیلنگا وہ بات کرنے کی کوشش نہ کرے اسے سکون و راحت کی ہے اس نے آرام سے سو جاتے۔ سب کچھ ٹھیک ہے اور پریشانی کی کوئی بات نہیں ہے۔

مگر ہیلنگا نے کہا کہ وہ جتنا اس کا دل چاہے گا اس بات کرے گی۔ اس نے ڈاکٹر سے اپنی حالت کے بارے میں پوچھا۔ ڈاکٹر نے بتایا کہ اس کے جڑے پر شدید غریب آتی ہے اور وہ سو جا رہا ہے۔ ویسے تو کوئی بات نہیں ہے۔ پھر ہیلنگا نے میری کا نام لے بغیر پوچھا کہ جس آدمی نے اس پر حملہ کیا تھا اس کا کیا بنا یا پولیس نے گرفتار کر لیا۔ ڈاکٹر لیوی نے بتایا کہ پولیس اسے پٹنے میں کامیاب نہیں ہو سکی ہے۔ ہیلنگا نے اطمینان کی سانس لی اور دکانے کی کرسی پر اس کے پیچھے رقم نکال کر اساتے کہیں بہت دور چلے جانے میں کامیاب ہو گیا ہو۔ ڈاکٹر لیوی نے یہ بھی بتایا کہ پولیس ہیلنگا سے سوالات کرنے کی خواہش مند ہے مگر اس نے ابھی اس کی اجازت نہیں دی ہے۔ ہیلنگا نے بھی کہا کہ وہ ابھی کسی سے ملنا نہیں چاہتی۔

جب ڈاکٹر مل گیا تو ہیلنگا سمجھنے لگی کہ وہ پولیس کر کیا بیان لے، اگر میری بچ کر نکل گیا ہے تو پھر وہ پولیس سے جو چاہے ہوٹل برلن کھتی ہے۔ وہ کہے گی کہ کلاد کو اسے سہاؤ دیا تھا اور پھر کوئی اس کا ایسا علیہ بیان کرے جو بہت سے افراد پر پورا اثر ہو۔ اسی دوران نرس فیرلے نے اسے کافی کے ساتھ خواب آور دوا کی ایک خوراک پڑی۔ اور وہ دوبارہ سو گئی۔

پھر جڑا کھلی تو اگرچہ ہم ہلکا پھتم ہو گیا مگر سر میں درد ہوا تھا۔ یہ دوسرے دن کی صبح تھی۔ اس نے نرس سے وقت پوچھا، معلوم ہوا کہ آٹھ بجے ہیں اس نے چائے مانگی۔ نرس چلی گئی۔ اور دوسرے دنے ہلکا چائے کی ٹڑائی لے کرے میں داخل ہوا۔ ہیلنگا اسے دیکھ کر خوش بھی ہوئی اور حیران بھی۔ پہلے نے بتایا کہ وہ گذشتہ دن سر پر واپس آیا تھا۔ مگر اس کے چہرے اور باتیں کرنے کا انداز بتا رہا تھا کہ کوئی غیر معمولی بات واقع ہوئی ہے۔ ہیلنگا نے چائے پی۔ پہلے نے بتایا کہ پولیس نے ابھی باہر موجود ہیں اور سٹرک وینز بھی سر پر ہر ایک پہنچ چکا کہ اس پر ہیلنگا کو غیر حیرت ہوئی کہ وینز کیوں آ رہا ہے۔ پہلے نے یہ بھی معلوم ہوا کہ کلاد ابھی تک گرفتار نہیں ہوئے۔ نیز یہ کہ پولیس ہیلنگا سے بیان لینے کے لئے بہت بے چین ہے۔ وہ حملہ آور کا علیہ جاننا چاہتی ہے کیونکہ وہ ملے دیکھنے میں کامیاب نہیں ہوئی ہے۔

ہیلنگا نے اطمینان کی سانس لی۔ نئے ایک مرتبہ پھر اس کے حق میں گزرتے لگے تھے۔ اس نے کہا کہ وہ کچھ دیر کے بعد پولیس سے بات کرے گی۔ مگر پہلے انڈاز اور اس کے کے تاثرات دیکھ کر اسے برا بھلا ہو رہی تھی۔ آخر اس نے پوچھ ہی یا جاسوسی ڈائجسٹ

میں محفوظ رکھا کرتا تھا۔

گھنٹی کے جلاب میں بھل اذرا تو اس نے بھل سے کہا کہ وہ ابھی درخت سے بیچ پڑا ہوا ہے۔ خط میجر کو لے کر وہ لغات واپس لائے جو اس نے میجر کو حفاظت سے رکھنے کے لیے دیا تھا۔ ساتھ ہی اس نے کہا کہ وہ پولیس انسپکٹر کو بھی اس کے پاس بھیج دے اب وہ اس سے بات کرنے کے لیے آیا ہے۔ بھل نے بتایا کہ وزیر کا فون آیا تھا اور اس نے کہا کہ وہ کسی وجہ سے آج شام نہیں آسکے گا اس کے بجائے کل صبح کسی وقت پہنچے گا۔

بھل کے جانے کے بعد وہ باغ و دم گئی منہ ہاتھ دھو کر اور میک اپ سے اپنی آنکھوں اور جڑوں کی سوچی کو چھپانے کی کامیاب کوشش کی۔ سب منٹ بعد جب وہ سٹریٹ سٹاک پر تھی تو سنا پولیس چیف انسپکٹر ہیرسین اندر داخل ہوا، اس نے رولف کی موت اور ہیلکا جرم کے سلسلے میں تعزیت اور مدد کی ضرورت پر کچھ فکریہ کی۔ ہیلکا نے اس کا شکریہ ادا کیا۔ شکریہ انسپکٹر میں تھی بولی توں آرام کرنا چاہتی ہوں اس نے ناپاؤ باتیں نہیں کر سکتی، وہ بولی۔ مجھے بتا دیجئے کہ تم مجھ سے اس آدمی کا علیحدہ کرنا چاہتے ہو جس نے مجھ پر حملہ کیا تھا۔ وہ سیاہ فام تھا۔ قد بالا، جسم دھلا، تیز عمر۔ اس نے اپنے گھر میں ایک زوردار سرورنگ تنگ کارڈ مال بانڈ رکھا تھا ایک میل سفید ٹیبلٹ اور سیاہ ٹیڈن پہن کر تھی گئی اور نیچے پر تھا۔ کیا اس کے علاوہ تم کچھ اور بھی جانتا ہاتھ ہے؟

تم نے اس آدمی کو پہلے بھی نہیں دیکھا تھا؟ ہیرسین نے سوال کیا اسے اس بات پر قدرے حیرت تھی کہ ہیلکا اس سے جلد سے جلد چھوڑا جا رہی ہے۔

نہیں۔

کیا کوئی چیز چوری ہوئی نہیں کی گئی؟

اسے یہ خیال کیوں نہیں آیا کہ وہ بیگ دیکھ لیتی۔ ہیلکا نے سوچا یہ جاننے کے لئے کہ آیا میری رقم نکال کر لے گیا ہے یا نہیں۔ اسے اس مغلط پر اپنے آپ پر غصہ آ گیا۔

میرے خیال میں تو کوئی چیز چوری نہیں گئی، بظاہر وہ بولی۔ یہ مکان میں نے ہی طرح آزمائے کرتے پر لیا ہے اور یہاں میرے چند کپڑے والے زبردست باغیچہ ہی رقم کے علاوہ اور کوئی قیمتی چیز نہیں ہے۔

وہ اٹھی، الماری کھول کر زیورات کا بس دیکھا۔ تمام زیورات موجود تھے پھر میز پر چڑھا، اپنا بیگ دیکھا۔ آٹھ ہزار ڈالر غائب تھے۔ بڑی کوشش سے اس نے اپنے چہرے کو اثرات سے غماز رکھا اور بیگ بند کرنے سے پہلے بتائی۔ نہیں انسپکٹر کی چیز چوری نہیں گئی ہے۔ خوش قسمتی سے میں جاگ رہی تھی۔ میں نے آواز میں سنیں اور اور اپنی آخری سیر میں یہی کہیں نے اس آدمی کو دیکھا اور جلدی سے بیڈروم میں گھس کر دروازہ بند کر لیا اور پولیس کو فون کرنے لگی۔ وہ دروازہ توڑ کر اندر آ گیا۔ اور مجھے فون کرنے سے روکے۔ یہ میرا خیال ہے کہ میری وہ خوفزدہ ہو گیا۔ اور صبا نکلا۔

یہ ایسا ہی معلوم ہوتا ہے مارچ ۱۹۷۲ء میں اس نے ہیلکا کو غور سے دیکھتے ہوئے جواب دیا۔

ماسٹر ڈائریکٹ

کہ کیا بات ہے اور بھل نے بھیجے ہوئے بتایا کہ جس رات ہیلکا پر حملہ ہوا ہے اسی رات اور تقریباً اسی وقت مشرور رولف چند محلوں کے لئے ہوش میں آیا اور پھر دنگنا اس کے دل کی حرکت بند ہو گئی اور وہ مر گیا۔ پینے سے ہی ہیلکا کو وہ منظر آوا گیا جب بڑی گڑھے کے سرے سوئی کال کراس کے دل میں چھوڑا تھا۔ اس نے دونوں ہاتھوں سے اپنا چہرہ چھپا لیا۔ بھل نے اسے تسلی دی کہ چونکہ ہوا وہ خود رولف بند کی تھی۔ بہتر تھا۔ وہ اتنی تکلیف اٹھا چکا تھا اور اسیں مفلوج حالت کو پہنچ چکا تھا کہ موت ہی اس کا واحد علاج تھی۔ یہ کہہ کر وہ چپ چاپ کرے سے چلا گیا اور زین فیرلے کو بھی منٹ کر لیا کہ ابھی کرے میں نہ جاؤ کیونکہ اس وقت ہیلکا کو دل کی بھراس کا نکلنے کے لئے تنہا ہی کی ضرورت ہے۔



ہیلکا اپنا کہہ بند کرنے میں چار گھنٹے تک روتی رہی اور اپنے گذشتہ طرز عمل پر پچھتاوے کے اندر بہا رہی۔ اس کے لئے خاص طور پر یہ خیال بہت تکلیف دہ تھا کہ جو رولف پہلے اس کی عزت کا تھا، اتنا احترام کرتا تھا وہ اس سے نفرت کرتے ہوئے مرے۔ اگرچہ وہ اس کی وفادار نہیں تھی۔ دوسرے مردوں سے اس کے تعلقات تھے تھے کہ جہاں تک اس کی دولت کا تعلق تھا اس نے نہایت اہمائی سے اپنے فرائض ادا کیے تھے لیکن رولف مرے وقت اس بائیس میں اس پر اعتماد کو دھوکا تھا۔

ایک مرتبہ پھر اسے ہیری کے گڑھے کے سینے میں سوئی چھوئے کا خیال آیا اور وہ سوچنے لگی کہ کیا یہ ممکن ہو سکتا ہے کہ محض اس سوئی کی وجہ سے رولف کی موت واقع ہوئی ہو۔ اس کا ذہن اب بھی اسے تسلیم کرنے کے لیے تیار نہیں تھا اسے رولف کی اس نفرت کا خیال آیا جو زندگی کے آخری چند دنوں میں اس کے لئے رولف کے دل میں پیدا ہو گئی تھی۔ اسے وہ خط یاد آیا جو رولف نے وزیر کو لکھا تھا۔ مرث چند روز پہلے اس نے یہ فیصلہ کیا تھا کہ اگر رولف مر گیا تو وہ اس خط کو ضائع کر دے گی۔ رولف نے وزیر کو لکھا تھا کہ ہیلکا نے اس کے ہمتا کو دھوکا دیا ہے۔ ہیلکا کو خط کے یہ الفاظ اچھی طرح آتے۔ بیشک۔ اس نے سوچا ہیلکا میں نے تنہا ہے ہمتا کو دھوکا دیا اگر تم نے مجھے کسی وجہ سے جذبات کا سوا نہیں کیا نہیں مرث ایک قابل سکرٹری اور میری مٹا خاوند کی مرث تھی۔ اور اگرچہ میں بیوی کی حیثیت سے وفادار نہیں تھی کہ میں نے تنہا ہی دولت کے سلسلے میں کوئی بے ایمانی نہیں کی تھی۔ پھر تم نے تھوڑی سی ہمدردی اور سمجھداری سے کام لے کر میرے ذاتی معاملات کو نظر انداز کرنے کی کوشش کیوں نہیں کی تھی۔

وہ کئی منٹ تک بیٹھی کھڑکی کے باہر گھورتی رہی اور تب اس نے ایک فیصلہ کیا۔ تم ممکن سے خود معذور ہو۔ بے وفائی ہو کر مجھ پر نہیں ہو۔ اسٹاپ اپنے آپ سے کہا۔ اس نے فیصلہ کیا کہ وہ خط کو ضائع نہیں کرے گی۔ اور جب وزیر آئے گا تو اس کے حوالے کرنے گی۔ وہ دھوکا باندھنے اور بے ایمانی نہیں ہے اور ایک مجرم آدمی کی آخری خواہش کو بے ادراک بنائی دینی درج کی بے ایمانی ہوتی ہے۔ اور پھر اس فیصلہ کے مطابق وہ لوگوں کے قدموں سے اٹھی گھنٹی بجائی اور دروازہ کھول لیا۔ پھر میرا چہرہ دکھائی دیا کہ وہ کاندھ نکال کر بھل کے منبر کے آگے ایک خط لکھا کہ اس خور کے حوالے کر وہ لغات فریڈ یا جانے جس نے بھل کے سیف

ماسٹر ڈائریکٹ

کوئی اور سوال تو نہیں کرنا ہے، ہیلکا نے مضطرب ہو چکا۔

ہمیں ایک گڈائیے پڑ ملا ہے، ہیرسین نے کہا، اس کے بارے میں تم کچھ باتسکتی ہو؟

وہ اس کلمے کو بالکل بھول گئی تھی، مگر ایک مرتبہ پھر اس کے مضبوط اعصاب نے اس کی مدد کی۔

گڈا، کیسا گڈا، مجھے اس سلسلے میں کچھ معلوم نہیں، اس نے اپنا سرگٹ اپٹیشن ٹڑے میں سلسلے ہوتے جواب دیا۔

ہیرسین واپس گیا اور گڈا لائے ہوتے آیا۔

ہمیں اس کلمے کی بات کرنا ہوں، وہ بولا۔ ہیلکا نے بڑی ہمت کر کے کتے کی طرف دیکھا۔

نہیں، میں نے اسے پہلے کچھ نہیں دیکھا، اس نے کہا اور قریب دیکھنے کا بہانہ کیا پھر مدلی سے جھپکے ہٹ گئی۔ یہ تو میرے شوہر کی شکل کا معلوم ہوتا ہے۔

ہاں ادا م، میں۔

ایسا معلوم ہوتا ہے کہ وہ آدمی سے یہاں لایا ہوگا۔ شاید وہ اسے میرے ہاتھ فروخت کرنا چاہتا ہوگا اس کے علاوہ کوئی دوسری بات سمجھ میں نہیں آتی، ہیلکا نے مدلی سے بات کاٹنے پر ہنسے کہا۔

تو قسمی سے دوسری بات مروجہ ہے مادم، تم نے شاید وڈو کا نام سنا ہو۔

ہمیں اس وقت جاوٹوٹے کے موضوع پر بات کرنا نہیں چاہتی، ہیلکا نے سخت لہجہ میں کہا، اگر تمہارے سوالات ختم ہو گئے ہوں تو براہے نہرانی چلے جاؤ۔ میرے سر میں شدید درد ہو رہا ہے۔

ہیرسین عجیبی لہجہ میں اسے احساس تھا کہ اس وقت وہ کیل سی عورت سے بات کر رہا ہے جو چھکر وڈو ڈار کی مالک ہے اور اتنی کثیر دولت بیدار و صرخ پیکر کر سکتی ہے۔ پھر اسے یہ بھی احساس تھا کہ ہیلکا کے شوہر کا انتقال ہو گیا ہے اور خود اس پر بھی حملہ کیا گیا ہے۔ اگر اس نے اپنے سوالات جاری رکھے اور ہیلکا نے اس کے افسران بالا سے شکایت کوئی تو اسے جلدی شکل جو مانے گی۔ چنانچہ اس نے یہی مناسب سمجھا کہ سر و دست رخصت ہو جائے۔

بہت اچھا مادم، میں خیال رکھوں گا کہ آپ کو مزید پریشان نہ کیا جائے۔ مگر میں یقین دلاؤں چاہتا ہوں کہ پولیس حملہ آور کو تلاش کرنے میں کوئی دقیقہ اٹھا دے گی؟

جب وہ چلا گیا تو ہیلکا نے ایک آگرمی سائنسلی ہیرسین سے اس کی ملاقات تو تین سے زائد بار کیا ہے مگر وہ اسے کھٹھنار واز نکال کر لے گیا۔ اس کا مطلب یہی ہوتا ہے کہ وہ اب تک یہاں سے ہینکوں میں در در پہنچ چکا ہوگا۔ اسے جس اسکینڈل کا خوف تھا اب وہ دور ہو چکا تھا۔ پتے پھر اس کے حق میں گرنے لگے تھے۔

میں سنٹ بعد مشکل وہ ڈیٹا فائڈ لے کر آیا۔ ہیلکا نے لفافہ کھول کر جاسوسی ڈائجسٹ ۷۴ مارچ ۱۹۷۵ء

اندر رکھا جو اس سرخ فانی دیکھا۔

فائنا بتم نے اندازہ کر لیا ہوگا کہ کیا ہے، اس نے ہنسل کی طرف دیکھا بہتر ہوگا کہ مجھے اس بارے میں کچھ بتایا جائے، ہنسل نے سٹاپ چہرے کے ساتھ کہا، مجھے مشورہ دینے کا حق تو نہیں، لیکن بہتر ہوگا کہ اگر تم اس لفافے میں رکھی ہوئی چیز کو ضائع کر دو۔

ہیلکا نے غور سے ہنسل کی طرف دیکھا۔ اس کے دل میں ایک مرتبہ پھر خط کو ضائع کرنے کی خواہش ابھری۔ اس نے سوچا کہ ہنسل بھی یہی مشورہ دے رہا ہے۔ اپنی عقائد ایمان داری پر اصرار کرنے کی کوشش مت کرو۔ اس نے اپنے آپکے کہا۔

شکر ہے ہنسل، وہ بولی، تم بہت اچھے دوست ہو۔

ہنسل نے کھانے کی تجویز پیش کی اور ہیلکا نے کہا کہ اگر وہ اپنے ہاتھ سے اس کے لئے کھانا تیار کرے تو وہ بڑے شوق سے کھائے گی۔ ہنسل خوش ہو گیا اور کہا کہ وہ اسی اس کے لئے کھانا تیار کرتا ہے اور جلد ہی صرف نصف گھنٹے بعد وہ اس کے لئے کھانا لے آیا۔ ہیلکا اس دوران لباس تبدیل کر چکی تھی اور خاصی دلکش نظر آ رہی تھی۔ ہنسل نے اس کی تعریف کی کہ وہ ایک بہت غیر معمولی شخصیت ہے۔ ہیلکا نے سرگلاس کا شکریہ ادا کیا۔

کھانے سے نامتا ہو کر اس نے وڈو کا ٹیبلٹ کے دو کلاس پتے اور اپنے کو بہت بہتر محسوس کرنے لگی۔ پھر سگریٹ سلگنے سے اس نے رولف کی ذمہ داری کے انتظامات کے بارے میں پوچھا۔ ہنسل نے بتایا کہ اس نے سب انتظام کر لیا ہے اور تو نہیں ایک دن کے بعد پیر ڈاکٹر سٹی میں سہ پہر تین بجے مل جائے گی۔ جس میں صرف چند قریبی افراد ہوں گے۔ یا پھر وینڈا اور شیللا۔ ہیلکا شلا کے نام پر چونک کر ہنسل نے بتایا کہ شیللا آگئی ہے۔ اس نے آج صبح شیللا سے ملاقات کی ہے اور اگر ہیلکا کے لئے تسکین ہو تو وہ آج شیللا سے بچے ہیلکا سے ملاقات کرنا چاہتی ہے۔ ہیلکا عجیبی لہجہ سے شیللا، یا بیٹی شیللا کے وہ الفاظ یاد آتے جو اس نے آخری ملاقات میں کہے تھے۔

جب ایک اور طعمر کی عورت ایک ایسے نوجوان کو جس کے پیشے کے بارہم، اپنی بواہوی کا شکار بنانا چاہتی ہے تو ٹھنڈا پانی بہت مفید ثابت ہوتا ہے۔ شیللا ٹھنڈا پانی پھر کر بیٹھ کر سوسنر رولف یہ بصورت سر سے اتر جائے گا؟

مجھ سے اپنا وہ انبار ادا چاہو کرنے جاری تھی اس نے سوچا کہ وہ کم سے کم یہ جانی کر کہ وہ ہنسل کو خط دینے کا فیصلہ کر چکی ہے شاید شیللا کے لئے اس بارے میں بدل جلتے۔ اس نے ہنسل سے کہا کہ وہ شیللا سے ضرور ملاقات کرے گی۔



ہیلکا کیس پر بیٹھی شیللا کی مکرانہ تلاش کر رہی تھی۔ تاکہ کچھ بچے والے تھے اور شیللا ان کو بچے آقا خاص رو میں انٹر لیویڈ آکر جا چکا تھا۔ اس نے ہیلکا کو کچھ سکون دوا دیا اور آرام کرنے کی ہدایت کی۔ رولف کی موت پر غصہ کا اظہار کیا اور ہیلکا نے فرس نے بھی جانچ لی تھی۔ اب دلائل سولنے اس کے اور

منہکل کے کوئی اور نہیں تھا۔ اچانک ایک آواز نے کھٹک کر اسے اپنی طرف متوجہ کیا۔ یہ منہکل تھا۔ اس نے شہلا کی آمد کی اطلاع دی اور رجب شہلا یا تیری کرے میں داخل ہوئی اور خود خاموشی سے چلا گیا۔ تیری شہلا کے قریب آ کر رک گئی۔ اسے غور سے دیکھا۔

”تمہارا یہ طبیعت تو ٹھیک ہے۔“ اس نے ہمدردی سے پوچھا۔ ہلکا سا اس ہمدردانہ لہجے پر غصہ ہوا۔
”شکر میں تم تک ہوں؟“ اس نے جواب دیا۔ اور کسی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے بولی۔ ”مجھے جاؤ۔“

”امور اچھے تھے تم سے سانی بھی مانگنا ہے اور اپنے رویہ کی وضاحت بھی کر لیا۔“ تیری نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔ گذشتہ ملاقات پر جب میں رخصت ہونے لگی تھی تو میں نے کچھ سخت الفاظ کہے تھے۔ میں ان کے لئے معذرت خواہ ہوں اور مجھے امید ہے کہ تم ان کی وجہ سے مجھ سے نفرت نہیں کرنے لگی ہوگی۔ دراصل مجھے دس کے پانچہ لگا دے اور اس لگاؤ کی وجہ سے میں خود پر ضبط نہ کر سکی۔“

ہلکا کو ان الفاظ پر مزہ حیرت ہوئی۔

”تمہیں سچائی کے الفاظ لگے معذرت خواہ ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔ اس نے جواب دیا۔“ تو تم دس کو بہت چاہتی ہو۔“
”ہاں۔ میں اسے دوبارہ تعلیم سے رہی ہوں اور مجھے اس کے مستقبل سے بڑی توقعات ہیں۔“
”اچھا۔ مگر کا وہ اس کی تبدیلی کرے گا۔“

”اسے احساس ہے کہ وہ بہت اچھے گلیا ہے اور اسے دوبارہ تعلیم حاصل کرنے کی ضرورت ہے۔ میں اسے اچھی طرح سمجھا دیا ہے اس میں پسند اور پسند کا کچھ زیادہ سوال نہیں ہے۔ لوگ عام طور پر تبدیلی پسند نہیں کرتے لیکن اس نے دوبارہ تعلیم حاصل کرنا منظور کر لیا ہے۔ میں اسے اپنے ساتھ پیرس لے جا رہا تھا جی ہوں اور مجھے امید ہے کہ وہ دلال پہنچ کر بہت ثمر حاصل کرے گا۔“
”کس معمول ہیں؟“

”اپنی غیر معمولی طاقت سے۔ وہ ایک سچا دوڑو لکڑ ہے؟ تیری نے کہا۔
”ہلکا نے کہا۔
”دوڑو لکڑ۔“ یقیناً تم ان خرافات پر یقین نہیں کرتی ہوگی۔ اس نے ہر سے پوچھا۔

”یہ صرف ان لوگوں کا خیال ہے جو دوڑو کے بارے میں کچھ نہیں جانتے۔“ تیری نے تنبیہ کی۔ لیکن ہر چیز کی طرح دوڑو بھی دو طرح کا ہوتا ہے۔ نیک اور بد۔ نیک اس کی دوڑو کو برائی کے لئے استعمال کر رہا ہے میں اسے سمجھا چکا ہوں کہ وہ اپنی اس طاقت سے اچھے کام بھی کر سکتا ہے؟
”ناہا۔ تمہیں معلوم ہوگا کہ اس نے تمہارے باپ کا نام نہیں گڑا یا تھا۔“
”ہاں۔ مگر اس کی وجہ یہ تھی کہ تم اسے زبردستی اپنے ساتھ لے جانا چاہتی تھیں۔ بلاشبہ میں اس کا غلط اقدام تھا۔ لیکن اس نے جو کچھ کا بد میں مجھ پر کیا۔“
”مگر تم واقعی یہ یقین کرتی ہو کہ اس نے تمہارے باپ کو بیوی میں متلا

کر دیا تھا۔“

”ہاں۔“

”اور تم یہ بھی جانتی ہو کہ وہ میری شکل کی بھی ایک کڑا بنا رہا تھا۔“
”ہاں۔ مگر میں نے اسے ایسا کرنے سے روک لیا۔“ تیری نے جواب دیا۔

”وڈو سے میرا مطلب یہی تھا۔“ اس نے اس کے خیالات کو تبدیل کر دیا ہے۔
”امید ہے کہ میں اسے بہت اچھا متعلقہ جانتی تھی۔“

”لیکن ان سب باتوں کے رویہ کی ضرورت ہوگی؟“

”ایک مرتبہ ٹک لوگوں کو یہ یقین دلانے میں کامیاب ہو گیا کہ وہ واقعی دوڑو جانتا ہے تو دولت خود بخود اس کے قدم چنے لگے گی۔“

”لیکن تمہیں اسے کم سے کم پیرس لے جانے کے لئے تو رقم کی ضرورت ہوگی۔“
”میں اس کوئی دشواری پیش نہیں کرتی۔“ جب میں نے اسے سمجھا اور اسے اپنے بڑے بھائی کا احساس دلایا۔ ”... تو اس نے اپنی موٹر سائیکل سا ہزار ڈالین فروخت کر دی، اس نے تم کی کوئی پرالیم نہیں ہے۔ اس وقت اصلی کام یہ ہے کہ وہ صحیح طور پر سوچتا ہے اور اپنی طاقت کو اچھائی کے لئے استعمال کرے۔“

”کیا تمہیں یقین ہے کہ لوگ ڈسک جیسے نوجوان کی ضرورت محسوس کریں گے۔“
”اصلی ہے۔ لیکن اس بحث سے کوئی فائدہ نہیں کیونکہ میں جانتی ہوں کہ تم اسے نہیں سمجھ سکتی۔“

”تمہارا ساؤ کیوں آتی تھیں؟“ ہلکا نے گفتگو کا موضوع تبدیل کر دیا۔
”میں نہیں فرمیں گے دیکھنا چاہتی تھی۔ مجھے اس عورت کے بارے میں جاننے کا تجسس تھا جس سے میرے اپنے شادی کی تھی۔“

”اب جبکہ تم نے مجھے دیکھ لیا ہے تمہارے کیا اثرات ہیں؟“
”ایسا انداز سے تو بھئی ہو تو مجھے تم پر افسوس تھا۔ مگر اب نہیں ہے مجھے غصہ ہے کہ میرے باپ کے ساتھ آؤنا اس کا ایک طویل عرصہ گزار کر خوش کام ہو گئیں۔“
”ہلکا نے چونکہ کبھی اس کی طرف دیکھا۔

”میں تمہارا مطلب نہیں سمجھی۔“ اس نے کہا۔
”تم اس تمام شان و شوکت کو پسند کرتی ہو جو دولت کا قلم ہے۔“
”یہ کہیں اس میں عربیت بہت کم ہوں گی جو مسٹر مرین وولف کا درجہ اس خوش اسلوبی سے انجام دے سکیں جس طرح تم نے انجام دیا ہے اگر کوئی میرے باپ کی دولت کا جائزہ مقدار ہو سکتا ہے اور اگر کوئی اسے مجھے ترین معترف ہیں لا سکتا ہے تو وہ صرف تم ہو۔ اور تم نے اس کے لئے عزت بھی بہت کی ہے۔“

”یہ الفاظ ہلکا کے لئے غیر متوقع تھے کہ وہ اپنے ناگزیرات چھپانے کے لئے دوسری طرف دیکھنے لگی۔ اس نے منہ بٹلے ہوئے کہا۔
”ہلکا میں نے اس کے لئے عزت کی ہے کہ میں نے اس کے لئے دعوہ کا ہی دیا ہے۔ میں تمہیں ایک چیز دکھانا چاہتی ہوں۔“
”اس نے ہاتھ بٹھا کر اس سے روک لیا جس میں سرخ فانی

رکھا تھا۔ اور یہ قابل کھول کر روٹت کا خط نکالا۔ اس نے وہ خط پڑھی کے ہاتھ میں لے دیا۔

”تم چاہتی ہو کہ میں اسے پھولوں؟“ ٹیری نے حیرت سے پوچھا۔
”ہاں۔“

اور جب تک ٹیری خط پڑھتی ہی رہی تھی ایک اٹھ کر بیٹھ کر پڑھنے لگی۔ آخر ٹیری خط پڑھ چکی تو ان دونوں نے ایک دوسرے کی طرف دیکھا۔

”میں نہیں مہلکار ہوتی ہوں؟“ ہیلک نے کہا۔ اب تم اپنے لئے دنیا کی تمام آسائشیں فراہم کر سکتی ہو۔“

”میرے لئے یہ کوئی نئی اطلاع نہیں۔“ ٹیری نے خط واپس قائل میں رکھتے ہوئے جواب دیا۔ ”تو کسے یہ خط پڑھا اور مجھے اس بارے میں بتا دیا تھا۔“ اس وقت اس کے خیالات برائی کی طرف مائل تھے اس لئے مجھے یہ مشورہ بھی دیا کہ وہ وہوڈ کے ریلوے پر نہیں راستے سے ہٹا کر مجھے سے شادی کر لے گا اور ہم دونوں بے شمار دولت کے مالک بن جائیں گے۔ مگر یہ سب مافی کی باتیں ہیں۔“

”کچھ بھی ہے۔ لیکن اب تم ایک کچھ بتاؤ۔“

”مجھے تمہاری زبان سے یہ سب کچھ سن کر مایوسی ہوئی۔“ ٹیری نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔ ”میں سمجھتی تھی کہ تم بلائی نہیں ہو۔ میں اپنے باپ کی دولت کا ایک دارسی لینا نہیں چاہتی۔ البتہ اگر میں خود اپنی کوشش اور محنت سے دولت کا سکون تب دوسری بات ہوگی۔ کوشش کرنا بہر حال میرا کام ہے۔ کامیابی ہوتی ہے یا نہیں یہ وقت ہی بتائے گا۔ لیکن یہ میرے قلعے فیصلہ کے ہیں۔ اپنے باپ کی دولت سے ایک جہی قبول نہیں کروں گی۔“

ہیلک نے قدرے حیرت کے ساتھ محسوس کیا کہ ٹیری یہ جھگڑا کر رہی ہے وہ بناوٹ سے نہیں سنجیدگی سے کہہ رہی ہے اور جو کچھ کہہ رہی ہے فی الواقع اس کا مقصد بھی وہی ہے۔

”اگر ہمیں نہیں تو شاید کبھی آئندہ تمہیں اس کی ضرورت ہو۔ میں دیکھنے سے کہوں گی کہ وہ کس قدر لاکھ ڈالر تمہارے آگے ایک ٹرسٹ کی صورت میں محفوظ کرے؟“

”نہیں تمہارا کوئی کام نہیں روگی۔“ ٹیری نے مضبوطی میں کہا۔ ”غور سے میری بات سنو۔ تمہیں میرے باپ سے شادی کئے ہوئے چند برس ہی گذرے ہوں گے۔ جبکہ میں اس کے ساتھ بیس برس تک زندگی گزار چکی ہوں۔ میں اس سے نفرت کرتی تھی اور نفرت کرتے رہوں گی۔ وہ ایک سنگ نظر تنگ ذہن اور تنگ دل انسان تھا۔ ماشی تھا اور تانے بزم کو کوئی امریکی آئینہ بزم نہیں پرستگا۔ اس نے میری ماں کے ساتھ انتہائی دولت آمیز اور شرمناک بڑا نکالیا۔ اس کے اندر عہدہ دار اور ذی کاکوئی شاہی بھی موجود نہیں تھا۔ اس نے مجھے اتنا غرور کیا کہ میں اپنی ماں کے انتقال کے فوراً بعد ہی گھر سے نکلنے پر مجبور ہو گئی۔ میری ماں ہلنے چالنے کی عورت تھی۔ ایک ایسی ہی عورت جو شوگر کر مرورت میں تالی پرستش خیال کرتی ہیں۔ اور دوسری اس کے گھر سے نکلتا چاہتی ہیں۔ گھر سے نکلنے کے بعد میں نے اپنا اچھی دیکھ کر ہی سٹیلٹ جاسوسی ڈائجسٹ ۵۰ تاریخ دسمبر ۱۹۵۰ء

رکھ لیا۔ کیونکہ میں اپنے باپ کے کام کی جگہ اپنے آپ کے ساتھ برداشت نہیں کر سکتی تھی۔ میں ایک مرتبہ پرزور الفاظ میں کہنا چاہتی ہوں کہ میں اس سنگدل انسان کی دولت قبول کرنے کے بجائے ناقول سے مرزا پسند کر دے گی۔“

”ہیلک جیوان دشمن نہ رہی۔“

”لیکن تم نے اسے کہنا چاہا مگر ٹیری نے روک دیا۔“

”میرا چوری باتیں ہی ہو۔“ وہ سلسلہ کلام جاری رکھتے ہوئے بولی۔ ”میں اس کی تردید میں صرف اس لئے شریک ہو رہی ہوں کیونکہ میں ہٹکل کو دکھ پر ہو گیا نہیں چاہتی۔ وہ ہمہ روز انسان اپنے نزدیک یہ خیال کر لیا کہ میں اپنے باپ سے محبت کرتی ہوں۔ اگر ہٹکل نہ ہوتا تو میں کبھی اس سے بچھڑنے والی کے گھر میں ایک طرحی نہیں گزار سکتے۔ جو کچھ تم نے اسے کہا اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ تم یہ خط دیکھ کر کوئیے کا ادا ہو گئی ہو لیکن اگر تم نے ایسا کیا تو مجھے واقعی... اپنی سنجیدگی سے تمہارے اس دوسرے ایسی اور کثرت ہوگی۔ یہ خط ایک بے رحم اور عاقلانہ کے مالک سے کھیلے۔ اگر تم یہ کہہ کر ایک مرتبہ فلائی آؤی خواہش پر یہ وہ کہے تم ساری عمر اپنے ضمیر پر ایک بوجھ محسوس کر دگی تو میں کہہ سکتی ہوں کہ تم اپنے آپ کو ایک ملاوٹ چھوڑنے میں مست لگا کر چاہتی ہو۔ یہ بات ادا کھو کر جو تمہارے لئے کسی بات کا کوئی احساس ہوتا ہے اور نہ اس کی پرواہ۔ لیکن جو ترک زندہ میں نہیں رہنا چاہیے۔“

”مجھے امید ہے کہ میں بہت جلد تان و شرکت کی مالک بنوں۔“

”دولت کے بارے میں سنو گی کہ وہ شغلدار کا زائے خاندان ہے۔ وہ،“

”صحیح معنوں میں اپنی زندگی کا اٹھ اٹھاپا ہے۔“ ٹیری سرکاری ”امید ہے تم سے چرچ پر ملاقات ہوگی۔“

”یہ کہہ کر وہ کھو ادا کرے سے ابتر نہ ہو گئی۔“ ہیلک نے جس حرکت کھڑکی سے جاتے دیکھتی رہی ہمال تک کہ وہ دروازے سے گزر کر نظروں اوجھل ہو گئی۔

”میں نے گفتگو کا آخری حصہ سن لیا ہے۔“ ہٹکل نے کاک ٹیل کی ایک ٹرالی اٹھالے کر کتے ہوئے کہا۔ ”اس میں پہلے ہی کہہ چکا ہوں کہ وہ ایک غیر معمولی سیرت و کردار کی لڑکی ہے۔“ اس نے کلاس میں شراب اٹھ لی۔ کلاس ہیلک کے سامنے رکھا اور سرخ قائل اٹھایا۔

”جو تکہ اب تمہیں اس کی ضرورت باقی نہیں ہے۔“ ہٹکل نے بولا۔ ”اس نے میرا مشورہ کہ اسے آتش دھوکے کے لئے کہا ہے۔“

”تمہارے مشورے ہمیشہ بہت مفید اور بہترین ہوتے ہیں۔“

ہیلک نے سنبھلے ہوئے جواب دیا۔

”میرا بھی یہی خیال ہے۔“ ہٹکل نے کہا۔ ”غالباً ڈر کے لئے آئیت پسند کر دگی۔“

”بہت ہی زیادہ! ہیلک مسکراتے لگی۔“

”ہٹکل سرخ قائل نے کر کے سے ابتر نہ ہو گئی۔“ ہیلک نے ایک گہری سانس لیتے ہوئے آدھ کرسی پر سر ٹکایا۔ ”آخر کار۔“ اس نے سوچا۔ ”آخر کار جاو گی جہاں اب اس کے تعلق میں آج بھی۔“